یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجهک المنیر لقد نور القمر
بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
تحفہ محمدیہ
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله
لا یمکن الثناء کما کان حقه بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

یہہ کتاب مستطاب حقیقت انتساب دو حصہ ہے

پاک اعتقاد والے دیندار مسلمانوں کی خواہش کے موافق

معمورۂ بمبئی مین فضل الدین ککمکر کے چھاپے خانہ مین چھاپی گئی

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

اس رسالے کا نام

تحفۂ محمّدیہ

مرتب کیا ہوا

مفتی سیّد عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سیّد اشرف علی گلشن آبادی کا

سنہ ۱۲۶۵ ہجری مقدسہ مطابق ۱۸۴۹ سنہ عیسویہ مین

فضل الدین کھمکر کے چھاپے خانے مین

چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی میز بکلامہ بین الحق والباطل وجعل الاولیاء والائمۃ دافعین عنہ حجۃ کل زائغ وعاطل والصلوۃ والسلام علی رسولہ وحبیبہ محمد المختار الامین کما قال اللہ تعالیٰ فی شانہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وعلی الہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المہدئین واتباعہ المومنین الی یوم الدین اما بعد فقیر حقیر خاکسار خادم الطلاب الراجی الی رحمۃ اللہ الباری سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی عفی اللہ عنہ وعن جمیع المومنین سب دیندار صاحبونکی خدمت مین ظاہر کرتا ہی کہ کئی برس سے ایک نیا فرقہ ہند مین پیدا ہوا تھا اور اسکے سال یعنے ۱۲۶۵ سنہ ہجری مقدسہ مین حرمین الشریفین کے علماؤنکے اجماع اور اتفاق سے استیصال پایا اُس فرقے کا احداث ہونا اور استیصال پانا اور دہلی مدراس کلکتہ منبئی حرمین الشریفین کے سب دیندار عالمون کی

صحیح اور مہر دستخط کے فتوے اور چارون مصلّونکے مفتیونکے جواب
وسوال اور خطونکے داخلے جو یہان کے رئیس بزرگونکو مکّہ معظمہ سے
آئے ہین مع تفصیل نام ونشان ہندی عبارت مین ترجمہ کرکے اس مختصر رسالے
مین جمع کیا اور نام اسکا تُحفہ محمّدیہ رکھا تا ہر ایک مسلمان اِسکو پڑھکر اُنکے
احوال سے واقف ہوجاوے اور پھر انکے مکر و فریب کے دام مین نہ پھسے
اور ناظرین بحُکم اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ چشم انصاف
سے اس رسالے کو اوّل سے آخر تک دیکھین اور اس عاجز کی خطا اگر کہین
ہوئی ہو تو اسے اصلاح دیوین اور دُعاے خیر سے یاد کرین اِس رسالے مین
ایک مُقدّمہ سات باب اور ایک خاتمہ مُقرّر کیا وَبِاللّٰہِ التَّوفیق حَسْبُنَا اللّٰہُ
نِعْمَ الْوَکِیْل نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر

مُقدّمہ

جاننا چاہیے کہ ابتدا مین اس فرقے والون نے اپنے پانچوین مذہب کا نام محمّدیہ
رکھا اور خود کو عامل بالحدیث قرار دیا لیکن ہند کے عُلماؤن نے جو اُنکے رد مین
کئی رسالے تصنیف کئے ہین بعضون نے اسکا نام نئے مذہب والے بعضون نے
متوغّلین رکھا اور بعضون نے معتزلہ وہابیہ اور اسماعیلیہ کے نام سے مخاطب

گیا لیکن ابھی حرمین الشریفین اور حضور بادشاہ ادام اللہ تعالی برہم و
حسانہم علی روس المسلمین الی یوم الدین کے خاص خطوں سے ان لوگونکا
نام وہابیہ ثابت ہوا الغرض انکا اعتقاد معتزلہ اور وہابیہ سے بھی بدتر بلکہ بہتّر
فرقونمین یہہ شریر اور بد اعتقاد زیادہ ہی کیونکہ اُن فرقونمین بعضے
فروعات مین اختلاف کرتے ہین اور بعضے اہل بیت کی شانمین اور بعضے
رسول اللہ کے اصحابونکے باب مین گفتگو اور تکرار کرتے ہین لیکن جناب
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت مین کُچھ بے ادبی نہین کرتے اور
یہہ لوگ تو جو آیتین بتونکی اور بت پرستونکی شان مین نازل ہوئین ہین
انکو انبیا اولیا ملایک اور دین کے بزرگونکی طرف لگاتے ہین اور اہانت
وحقارت سے پڑھکر عداوت اور نفاق پر نوبت پُہنچاتے ہین اللہ تعالی ہمکو
اور سب مُسلمان بھائیونکو انکے شر وفساد سے بچاوے آمین یارب العالمین

باب پہلا

اس فرقے کے پیدا ہونے اور احداث پانے کے بیانمین

اخبار آئینہ گیتی نما کلکتے کی چھپی ہوئی مورخہ غرہ جمادی الاوّل ۱۲۶۱ھ ہجریہ مقدسہ
جو مولوی حکیم احمد حسین صاحب کے اہتمام سے سرکاری مدرسے کے علاقے مین

چھپی ہے اور اُسکی نقل مجمع الاخبار مین ۳ جمادی الاوّل سنہ مذکور کو چھپی ہے

اصل فارسی نقل آئینہ گیتی نما کی عبارت

خبر ماجرای مبتدعین ضالین مضلین خذلهم الله جمیعا پوشیدہ نماند کہ بوجود برکت و ہدایت آمود اکمل اولاد مصطفوی اجمل احفاد مرتضوی قدوة العارفین زبدة الواصلین مقدمة الجیش عارفان دین مروج احکام شرع متین سر حلقہ اتقیا رئیس الشہداء المؤید من الواحد الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت سید احمد رضی الله تعالی عنہ وعن اخوانہ وانصارہ بسیاری از بدعتہای دیرینہ و ضلالتہای پارینہ اکثر بلاد سیما ملک وسیع الفضاء کثیر البلائی ہندوستان کہ اکثر افراد ساکنین آن مبتلای دام ملاہی و بدعات میباشند برخاستہ و ہزاران ہزار مردان و زنان و پیر و جوان از افعال نامشروعہ دست کشیدہ بشرف توبہ و انابت مشرف گشتہ اختیار طریقہ مسنون و اعمال نجات مقرون اختیار نمودند و دائرہ برین ہدایت آنمقدار وسعت پذیرفت کہ از شاہجہان آباد تا کلکتہ کمتر دیہی خواہد بود کہ در انجا اثری از آثار آن نرسیدہ و عالمی بفیض برکات آن عالیہ درجات از گرداب جہالت و بادیہ ضلالت خلاص یافتہ بشاہراہ ہدایت قدم نہادند و انچہ در راہ خدا بخلوص نیت ازان عارف کامل بوجود آمد مشاہدۂ دوست و دشمن

گیا لیکن ابھی حرمین الشریفین اور حضور بادشاہ ادام اللہ تعالی برہم و
حسانہم علی روس المسلمین الی یوم الدین کے خاص خطوں سے ان لوگوں کا
نام وہابیہ ثابت ہوا الغرض انکا اعتقاد معتزلہ اور وہابیہ سے بھی بدتر بلکہ بہتّر
فرقوں میں یہہ شریر اور بد اعتقاد زیادہ ہی کیونکہ اُن فرقوں میں بعضے
فروعات مین اختلاف کرتے ہین اور بعضے اہل بیت کی شان مین اور بعضے
رسول اللہ کے اصحابوں کے باب مین گفتگو اور تکرار کرتے ہین لیکن جناب
انحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین کچھ بے ادبی نہین کرتے اور
یہہ لوگ تو جو آیتین بتوں کی اور بت پرستوں کی شان مین نازل ہوئین ہین
انکو انبیا اولیا ملایک اور دین کے بزرگوں کی طرف لگاتے ہین اور اہانت
وحقارت سے بڑھکر عداوت اور نفاق پر نوبت پہنچاتے ہین اللہ تعالی ہمکو
اور سب مسلمان بھائیوں کو انکے شر و فساد سے بچاوے آمین یارب العالمین

باب پہلا

اس فرقے کے پیدا ہونے اور احداث پانے کے بیان مین

اخبار ائینہ گیتی نما کلکتے کی چھپی ہوئی مورخہ غرہ جمادی الاوّل ۱۲۶۱ سنہ ہجریہ مقدسہ
جو مولوی حکیم احمد حسین صاحب کے اہتمام سے سرکاری مدرسے کے علاقے مین

چھپی ہے اور اُسکی نقل مجمع الاخبار مین ۳ جمادی الاوّل سنہ مذکور کو چھپی ہے

اصل فارسی نقل آئینہ گیتی نما کی عبارت

خبر ماجرای متبدعین ضالین مضلین خذلهم الله جمیعا پوشیده نماند که بوجود
برکت و ہدایت آمود اکمل اولاد مصطفوی اجمل احفاد مرتضوی قدوة العارفین
زبدة الواصلین مقدمه الجیش عارفان دین مروج احکام شرع متین سر حلقه
اتقیا رئیس الشهدا المؤید من الواحد الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت
سیّد احمد رضی الله تعالی عنه وعن اخوانه وانصاره بسیاری از بدعتهای دیرینه و
ضلالتهای پارینه اکثر بلاد وسیما ملک وسیع الفضاء کثیر البلائی ہندوستان که اکثر
افراد ساکنین آن مبتلای دام ملاہی و بدعات میباشند برخاسته و ہزاران ہزار
مردان و زنان و پیر و جوان از افعال نامشروعه دست کشیده بشرف توبه
و انابت مشرف کشته اختیار طریقه مسنون و اعمال نجات مقرون اختیار نمودند
و دائره برین ہدایت آنمقدار وسعت پذیرفت که از شاہجہان آباد تا کلکته کمتر دیہی
خواہد بود که در انجا اثری از آثار آن نرسیده و عالمی بفیض برکات آن عالیدرجات
از گرداب جہالت و بادیه ضلالت خلاص یافته بشاہراه ہدایت قدم نہادند و
انچه در راه خدا بخلوص نیت ازان عارف کامل بوجود آمد مشاہدهٔ دوست و دشمن

گردید تا اینکه جان عزیز درین کار درباخت و برفاقت و صحبت شهداء الخلد برین شتافت بعد شهادت آن مقبول بارگاه کبریا احدی از اصحاب صفوت و تقوی انتساب که بعد آنحضرت مسند سلسلهٔ عالیش بیاراید و طریقه هدایت و ارشاد مسلوک دارد نماند که اکثری بلکه جمیع آن پاک بازان باشتیاق جنان سبقت جسته روبروی آنجناب هدایت ماب شربت خوشگوار شهادت نوشیده بانتظار روح مطهرش چشم براه گشتند مگر نااهلان چند باغراض نفسانی و تسویلات شیطانی بسند مختار بودن خودها باخذ بیعت بحکم آنجناب که نظر بر توسیع احاطهٔ ارشاد هر طالب را اجازت میفرمودند قدم بر بساط وعظ و نصیحت نهاده بشهرت خلافت آنحضرت دوکان تزویر برچیدند و خودها را پیشوا و مقتدای وقت قرار داده بسیاری را از بندهای خدا بدام ضلالت آوردند و چون همه آن طایفه از جمیع علوم درسیه که از شرایط علوم دینی اند بی بهره محض بودند و در تحصیل آن قطع نظر از امتداد زمان قلت وقعت و اعتبار خود نزد عوام فهمیده گرفتار شکهای شیطان شدند یعنی بر جمیع علوم دینی از فقه و اصول و کلام و علمای آن زبان طعن و تشنیع کشاده خود را عامل بحدیث مشتهر ساختند و بدین ترجمه فارسی مشکوٰة شریف شیخ عبد الحق دهلوی علیه الرحمه و ترجمه هندی فرقان مجید

حضرت مولوی عبدالقادر و مولوی رفیع الدین علیہما الرحمہ دعوی محدثی و
مفسری نمودہ علانیہ بشان ائمہ اربعہ و دیگر فقہا رضوان اللہ تعالی علیہم
اجمعین تہمت کذب و افترا ساختہ خاک بدہان کندہای خود انباشتند و
رفع یدین و امین بجہرہ و تلاوت سورہ فاتحہ بعقب امام وغیرہ مسایل بکمال
اصرار و استبداد بمعتقدین خویش تعلیم نمودند و باین حرکت این بیہودکان
طلبہ بردو نسخ اقوال و اعمال باطلہ این باطلان پرداختند و رسالہا بتالیف
رسید و اختلافی عظیم و تفرقہ جسیم میان خواص و عوام اہل سنت و جماعت
پیدا گشت تا اینکہ در بسیاری جاہا نوبت زد و ضرب و کشت و خون رسید و
وبال اینہمہ افتنان بنامہ اعمال آن سیہ درونان مندرج گردید و چون کاسہ
حرص این حریفان بندور وغیرہ سلوکات مریدان حسب مطلب پر نگشت دامی
دیگر گستردند و ان اینکہ حضرت سید صاحب شہید نگشتہ بلکہ بفلان کوہ
بفکر درستگی سامان جہاد مصروف میباشند پس ہر مسلم را باید کہ تائید آنجناب
بارسال زر و مال کہ در ثواب مقدم بر جان واقع گشتہ نماید و بسیاری پاک
اعتقادان نیک نہاد از رجال و نساء اسباب و زیورات و جایداد خود فروختہ
بخدمت واعظان مذکورین رسانیدند و آن خود گم گشتگان باین حیلہ کیسہای

آرزو و حسرهای تمنّا پر کردند و سالها الیست که بوسیلهٔ ایندام مالهای مردمان
شکار میکنند و هیچ قریه و ده از آفت و غارت این بدبختان و کوچک ابدالان
ایشان محفوظ نمانده حتی که تا حیدرآباد دکهن وغیره صوبجات که خارج از احاطهٔ
تصرف سرکار کمپنی است از تاخت و تاراج آنها باقی نمانده ازانجاکه کشف
این راز بر خواطر عوام که قول خواص بتاثیر افسون انها طائفه درینباب مقبول
نمیدارند بدون اختلاف و ناموافقت بعضی ازان گروه با بعض دیگر ممکن نبود
درین جزء زمان بمقتضای مشیت ایزدی مسمّی زین العابدین احدی ازان
زمره را با مُرشد و استاد خود که ولایت علی عظیم آبادی باشد خلاف افتاد
لهذا خطی متضمن بعضی حالات او بخدمت احدی از معتبرین کلکته برنگاشته که
برای تنقیظ غافلین و تصریح عاقلین نقلش درین اوراق سمت نگارش مییابد
امید از ناظران انکه مضمون آنرا تا هرجا که دسترس باشد اعلان فرمایند
که خالی از ثواب عظیم نیست و پوشیده نماند که اصل و امام این فساق مولوی
فضل الحق بنارسی که بالفعل تبدیل مذهب اهل سنّت و جماعت با ثنا عشری نمود
و محمّد حسین و ولایت علی عظیم آبادی صادق پوری و دیگر برادران او میباشند و
دیگران را بمنزله قیاس باید نمود اللهم احفظنا من مکاید الشیطان و نقل خط اینست

نقل بجنسه خط مرقومه

از زین العابدین بعد سلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاته معروض آنکه با وجودیکه اند
یمن خدمت کاری جناب مولوی ولایت علی صاحب این عاجز بر آفات مبتدعه
را در حق کسی که دین و ایمان خود مقرر کند نهایت بد میداند و در حق کسی که برای
جمع این بدعات شروع کند سنّت می انکارد معهذا اعتماد بر صداقت و دانائی
و خیر خواهی جناب مولانا و مرشدنا ولایت علی صاحب نموده هر چند بشارات
جناب موصوف در احاطه عقل نمی گنجید ند خود در ا روانه بطرف منزل معلوم کرداند
انجا رسیده قولی یا فعلی یا حرکتی یا سکونی که شایان امام همام باشد نشنیدم
و ندیدم بلکه کریم اللّٰہ میواتی که در فریب قاسم کذاب آمده بود از طرف ملاغاور
در قافله آمده اظهار میکرد که امیر المومنین میفرمایند شیخ ولی محمّد اینقدر مردود
شده که اگر رنجیت سنگه از قبر برخاسته توبه کند قبول خواهد شد و توبه ولی محمد نخواهد
شد و میفرمایند که مسلمان شدن بس مشکل است درین زمانه یک قاسم را خدا
مسلمان نمود و میفرمایند که زین العابدین مرد خوب است که همه مال و اسباب خود
حواله قاسم نمود و از عنایت علی نهایت ناخوش هستند که همه مال و اسباب خود
حواله قاسم ننمود و علی هذا القیاس همچنین خرافات که قطرهٔ از دریا هم نمی توانم

که بنویسم شنیده متحیر میشدم و از قاسم میپرسیدم شخصیکه پرتو انبیا علیهم السلام
در اخلاق و رحمت و عقل داشته باشد صد و همچنین اقوال درشت از جناب او
در فهم نمی آید پس متحیرم قاسم جواب میداد که حضرت بالفعل در جذب هستند
و ضمیر الدین یک مُهر نام امام از طرف خود کنده کنانیده از هندوستان
باخود برده بود روزی کریم الله از طرف ملاغاور پیام آورد که امام همام مهر
نام خود میطلبد قاسم همان مُهر بدست کریم الله فرستاد و بعد چند روز کریم الله
مُهر واپس آورد و گفت امام میفرمایند که جابجا از طرف من خطوط بنویسند و
و همین مُهر ثبت نمایند آنوقت هم این عاجز گفت که هنوز مردمانرا در حیات امام
شک است کتابت خطوط یا ثبت این مُهر جدید که بجز مضرت توقع منفعت نمیدارد
از عقل رسائی امام همام پس بعید معلوم میشود بعد یک دو روز کریم الله پیام
آورد که امام ناخوش میشوند و میفرمایند که زین العابدین مرا عقل می آموزد و نیز
ملاغاور میگویند که دو صحابی در جنگ بدر و گاهی میگوید احد نام یکی ابن
عباس و دیگر ابن خُزیمه غایب و مخوف شده زیر زمین هدایت کرده الحال که زمان
ظهور امام قریب است از میان سنگی بالای کوه شاه کرادن بیرون آمده معیت
امام اختیار کردند و نیز میگویند که بادشاه جن از چین کلان طلبیده است بران

لخت

تخت امام ہمام با تمام اولیای زمانہ مثل سلیمانؑ بر ہوا سیر میکیند و نیز ملاغاور
قبل عید الضحی میکفت کہ تمام اولیا با پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلّم پیش
امام آمدہ بودند ہمہ اولیا امام ہمام را کفتند کہ برخیز لشکر کفار بر بالاکوٹ آمدہ
امام فرمودند کہ بجز حکم خدا نخواہم برخواست آخر پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فرمودند
کہ برخیز امام جواب دادند کہ غلام را اختیار خود نیست و ملاغاور قبل ملاحظہ کنانیدن
جسد مصنوع عہد و پیمان واثق از مردمان بکرفت کہ ارادۂ کلام و مصافحہ نکنند
والّا چہاردہ سال دیگر غایب خواہد شد از کمال محبّت ہمان جسد بی حس و حرکت را
میدیدند و سلام ہم میکردند کو جواب نمیداد لیکن قصد مصافحہ نمیکردند آخر شدہ
شدہ بمصداق مثل کلمۂ خبیثہ چون شک در دل مردمان زیادہ شد و قصد مصافحہ
کردند ملاغاور ترسانیدن شروع نمود کہ اگر کسی بی اطلاع قصد مصافحہ خواہد کرد
میان چشتی صاحب و یا میان عبداللّٰہ صاحب از طپنچہ خواہند زد چون دید کہ ترسانیدن
ہم بکار نمی آید مردمان بغیر مصافحہ نخواہند کذاشت و حقیقت حال واضح خواہد کشت
کفتن کرفت کہ امام میفرمایند کہ مردمان بر دیدن من بغیر مصافحہ و کلام اکتفا
نکردند و شکر این نعمت بجا نیاوردند او سبحانہ ناراض شد تا وقتیکہ در قافلہ
نخواہم آمد ہرگز ملاقات نخواہم کرد بعد ازین دیدن مردمان آن جسد را یک بار

مفقود شد تا اینکه مُلّا تراب با یک دو شخص دیگر از کابل وقندهار آمده بودند طمع بسیار
ملاغاور را دهانید ند و در دام طمع افتاده هر سه کس را پیش همان جسد مصنوع برد
اینها کماحقّہ دیدند که بتی مصنوع از پوست بز وکیاه وچوب وریش ساخته بود
این ماجرا را از قاسم کذاب پرسیدم جواب داد درست است این کرامت امام
هست که بهمین صورت ممزّخه بنظر آنها آمدند بعد ازین ملاغاور گفتن گرفت که
حضرت ناخوش شده آمد و رفت در خانه من ترک نمودند بالفعل مُیان چشتی بخانهٔ
صاحب گاه گاه می آیند بجای میان چشتی صاحب نیز قاصد مولوی خدا بخش صاحب
کوجر نوجوان را گرفته زد وکوب نموده تاج وپای پوشش میان کاذب
بفرخ آباد آورده اینست شمّه از احوال افترا وضلالت اینجا فقط وفقیر که در اوائل
همان جسد بی حس وحرکت را دیده خطوط نوشته بود وجهتش فرط عقیدت جناب
بود الحال که کذب وافترا وضلالت اینجا اظهر من الشمس گردید خیر وانجام کار
انجا هیچ وجه ندید بمصداق فماذا بعد الحق الا الضلال خود را از ضلالت رها نمود
درین خط مولوی بدیع الزمان ومولوی رجب علی را سلام نوشته بود

خلاصه ترجمه اُسکا هندی عبارت مین

پوشیده نرہیے که حضرت اکمل اولاد مصطفوی واجمل احفاد مرتضوی قدوة العارفین

زبدۃ الواصلین المؤید من اللہ الصمد المبشر من جناب رسول الامجد حضرت سید احمد
رضی اللہ تعالی عنہ وعن اخوانہ وانصارہ کے وجود برکت آمود سے بہت بدعت اور گمراہی
کے کام ہندوستان کے ملک مین سے موقوف ہوے اور ہزارون مسلمان مرد
عورت شرک و بدعت کے قید سے خلاصی پاکر انکے مرید ہوکر توبہ اور ہدایت سے
مشرف ہوے چنانچہ دہلی کلکتہ اور بمبئے کے تمام اطراف کے شہرونمین ایسا
کوئی مقام باقی نرہا کہ جہان انکے فیض کا اثر نپہنچا اور اکثر مومنین پاک اعتقاد
انکی مریدی اور بیعت کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ
وسلم کی پیروی اور سنت پر قایم ہو گئے اور جو کچھ انھون نے اللہ کی راہ مین
کوشش کی سب دوست اور دشمن پر ظاہر ہے یہان تک کہ اپنی جان بھی فدا کر گئے
اور شہیدونکے ساتھ بہشت برین کیطرف چلے گئے انھونکے رفیق اور خلفا انکے
سامنے سب کے سب شہید ہوے اور کوئی باقی نرہا جو انکے مسند خلافت کو
زیب دیوے مگر جو لوگ اپنی جان بچاکر وہان سے بھاگ نکلے سو ہندوستان مین
اکر پیری مریدی کا سلسلہ بڑھانے لگے اور حضرت سید صاحب ممدوح ومغفور نے
دین محمدی کی تقویت اور افزایش کی نیت سے اکثر لوگونکو یہان سند خلافت و
اجازت عنایت کئے تھے اس لئے بہتیرے نالایق اور نفسانیت والے شخصون نے

وعظ و نصیحت کا بازار گرم کیا اور خود کو دین کا پیشوا اور مقتدی سمجھکر بہت سے
بندگان خدا کو اپنے دام فریب مین کھینچا اور یہہ لوگ اکثر علم صرف نحو منطق
معانی فقہ اصول کلام عقاید وغیرہ علوم درسیہ سے بے بہرہ تھے اور فقط مشکات
شریف کا ترجمہ علم حدیث مین اور حضرت تاج المفسرین سلطان المحدثین مولوی
عبد القادر صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب علیہما الرحمۃ والغفران کا ہندی
ترجمہ کلام مجید اور فرقان حمید کا پڑھکر بڑے مولوی بن بیٹھے اور دعوی
اجتہاد کا شروع کیا اور سب ائمہ اربعہ اور فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی
شانمین ناشایستہ باتین اور جھوٹی تہمتین ظاہر کرکے بدبختی کی خاک اپنے
منہہ مین بھرے اور خود کو عامل بالحدیث جان کر بہت سے مسلمانونکو شیطانی
دام مین گرفتار کئے مگر علوم درسیہ سے بالکل ناواقف تھے اسلئے ہر ایک
طالب العلم کے ساتھ مباحثے مین ذلیل و خوار ہوتے رہے انکے پیروی کرنیوالے
جاہلون نے زبان درازی زیادہ شروع کی اور اکثر جگہہ مار پیٹ لڑائی اور جھگڑے
کی نوبت پہنچی اور اہل سنت و جماعت کے اجماع اور اتفاق مین بڑا تفرقہ پڑ گیا
ہندوستان کے اکثر عالمون نے انکے باطل مذہب کے رد دیئے لکھے اور انکے
استیصال مین جان و دل سے ساعی ہوئے مگر یہہ لوگ اتنی بھی فتنہ انگیزی پر

بس انکے دوسرا مکر کا دام پھیلایا اور نفسانی طمع کے واسطے ایک نئی
ڈھب سے مریدونکے پاس سے روپئے کھینچنے کی تدبیر کی اور اپنے مریدون
اور معتقدون سے کہنے لگے کہ سیّد احمد صاحب شہید نہین ہوئے بلکہ فلانے
پہاڑ مین ایک غار کے اندر چھپ کر بیٹھے ہین اور اپنے لشکر کی درستی
کرنے مین مشغول ہین مگر پیسا نہین اسلئے ناچار ہین اب ہر ایک مرید ور
معتقد مُسلمان کو لازم ہی کہ حضرت کی مددگاری اپنے مال و جان سے
کرے بلکہ زر و مال سے مدد کرنے کا ثواب زیادہ ہی تب اکثر مُسلمان
پاک اعتقاد والے کیا مرد اور کیا عورت اپنا زیور اسباب گھر دار بیچ کر
ان مولوی لوگونکو روپیہ دینا شروع کیا کوئی شہر باقی نہین رہا جو انکی
غارتگری اور لوٹ سے بچا ہو چنانچہ حیدراباد دکن وغیرہ کئی شہر جو سرکار
کمپنی بہادر کے علاقے مین نہین تھے وہان سے بھی ان لوگون نے ایسا فریب
کر کے خوب روپیہ جمع کیا اور اس بہانے سے مدّت تک حرام کا مال کھاتے
اور اپنا کیسہ طمع بھرتے رہے اگرچہ بُہت دیندار لوگون نے یہہ احوال ظاہر کیا
کہ سیّد صاحب مغفور مُدّت ہوئی کہ شہید ہو گئے تم عبث ان مکّار دغاباز
لوگونکو کیون روپیہ دیتے ہو لیکن انکے مریدون اور معتقدونکے دلپر اس باتکی

تاثیر نہین ہوتی تھی بلکہ ایسا کہنے والیکو دشمن جانتے تھے جب اللہ تعالے جل جلالہ وعم نوالہ نے جو آپ دین محمدی کا نگہبان اور منتقم حقیقی ہی چاہا کہ ان لوگونکا فساد منقطع کر دیوے تب زین العابدین نام ایک اس فرقے کا مولوی جو مرید اور شاگرد ولایت علی عظیم آبادی کا تھا اپنے مُرشد سے پھر گیا اور ایک خط اِن لوگون کے مکر اور فریب کی سب کیفیت کا لکھ کر کلکتے کے ایک معتبر شخص کو بھیج دیا اب وہ خط بجنسہ چھاپا جاتا ہی تا غافلونکی غفلت بھری ہوئی آنکھ کھل جاوے اور ہر ایک مُسلمان اسکے مضمونکو ہر ایک جگہہ ظاہر کرے اور دوسرے بھائیونکو انکے فریب سے بچاوے تا موجب حسنات کا ہووے جاننا چاہئے کہ اصل اس فساد کے بانی مولوی فضل الحق بنارسی جو ابھی دہریہ مذہب کا بن گیا ہی اور محمد حسین صادق پوری اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی اور انھون کے رفیق اور خلفا ہین اور دوسرونکو اسی پر قیاس کر لیا چاہئے اللھم احفظنا من مکاید الشیاطین

ترجمہ مولوی زین العابدین کے خط کا

بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے عرض یہہ ہی کہ یہہ عاجز مولوی ولایت علی کے خدمت گاری کی برکت سے بدعتونکو دین وایمان کے کامونمین داخل کرنا

بُرا جانتا ہی اور ایسے بدعات کو دفع کرنا سنّت سمجھتا ہی باوجود اسکے
مُرشدنا و مولانا ولایت علی صاحب کی سچائی اور دانائی پر جو عقل سے باہر
ہی بھروسا کر کے منزل معلوم کیطرف روانہ ہوا جب وہان پُہنچا تو کوئی
کام کاج کردار گفتار جو امام ہمام کے لایق ہووے سو مین نے بالکل ندیکھا نہ سُنا
بلکہ کریم اللہ میواتی جو قاسم کذّاب کے فریب مین آیا تھا ملا غاور کیطرف سے
قافلے مین اگر یون ظاہر کیا کہ امیر المومنین ایسا فرماتے ہین کہ شیخ ولی محمد ایسا
مردود بنا ہی کہ اگر رنجیت سنگہ قبر مین سے اُٹھکر توبہ کرے تو اُسکی توبہ
قبول ہوگی مگر شیخ ولی محمد کی توبہ قبول نہوگی اور ایسا ہی فرماتے ہین کہ مُسلمان
ہونا بہت مشکل ہی اِس زمانے مین ایک قاسم کو خدا نے مسلمان کیا ہی اور
زین العابدین بہت اچھا آدمی ہی کہ اُسنے اپنا تمام مال و اسباب قاسم کے
حوالے کیا اور عنایت علی سے حضرتنا خوش ہین کہ اُسنے اپنا سارا مال و اسباب
قاسم کے حوالے نکیا اور اسیطرح کی بہت باتین جو دریا مین سے ایک قطرہ کے
برابر مین نہین لکھہ سکون سُنکر حیرت کرتا تھا اور قاسم کو پوچھتا تھا کہ
جو شخص انبیا علیہم السّلام کا پرتو اپنے اخلاق رحمت اور عقل مین رکھتا ہو
سو وہ ایسی سخت باتین کرے تو کچھ سمجھہ مین نہین آتین ہین اسلئے مین بہت متحیر ہون

قاسم جواب دیتا تھا کہ حضرت ابھی حالت جذب مین ہین اور ضمیر الدین نے
ایک مُہر امام کے نام کی اپنی طرف سے گندہ کر کے ہندوستان سے ہمراہ
لے گیا تھا ایک دن کریم اللہ ملا غاورکیطرف سے آیا اور پیغام لایا کہ امام ہمام اپنے
نام کی مہر مانگتے ہین قاسم نے وہ مُہر لیکر کریم اللہ کے ہاتون بھیجدی چند روز کے
بعد کریم اللہ نے وہ مہر پیچھے لایا اور کہا کہ امام ایسا فرماتے ہین کہ میری طرف سے
جابجا خط بھیجین اور یہہ مہر اُسپر لگاوین اسوقت بھی اِس عاجز نے کہا کہ اب تک
امام کی زندگانی مین لوگونکو شک ہے اسواسطے خطونکا لکھنا اور یہہ مہر اُسپر
لگانا امام ہمام کی رسائی عقل سے دور نظر آتا ہے کیونکہ سواے نقصان کے
اسمین کچھہ نفع کی اُمید نہین بعد دو روز کے پھر کریم اللہ آیا اور کہنے لگا کہ امام
ناخوش ہوتے ہین اور فرماتے ہین کیا زین العابدین مجھکو عقل سکھاتا ہے پھر ملا غاور
ایسا کہتے ہین کہ دو صحابی جنگ بدر مین سے اور کبھی کہتے ہین جنگ احد مین سے
کہ ایک کا نام ابن عبّاس اور دوسرے کا نام ابن خُزیمہ تھا غایب ہو کر زمین کے
نیچے ہدایت کے لئے مشغول تھے اب جو امام کے ظہور کا زمانہ نزدیک آیا ہے
سو وے دونون شاگردان کے پھاڑ پر پتھّر کے تلے سے باہر نکل آئے اور
امام ہمام کی رفاقت مین آبیٹھے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ جن کا بادشاہ مہاچین سے

بلایا گیا ہی کہ اسکے تخت پر امام ہمام سب اولیای زمان کے ساتھہ بیٹھکر
سلیمان علیہ السلام کے مانند ہوا پر سیر کرتے پھرتے ہین اور عید الضحی کے اوّل ملا غاور
ایسا کہتا تھا کہ سب اولیا پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ امام ہمام کے نزدیک آئے تھے
اور امام ہمام کو کہتے تھے کہ اٹھو کافرونکا لشکر بالا کوٹ پر آیا ہی امام نے
فرمایا کہ مین خدا کے حکم سوائے نہ اٹھونگا آخر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اٹھو امام نے
جواب دیا کہ غلام کو اتنا اختیار نہین ہی ملا غاور نے یہہ ایک پتلا بنایا ہوا
دکھلانے کے اوّل سب لوگون سے عہد و پیمان لیا تھا کہ تم ہرگز مصافحہ اور
بات چیت کا ارادہ مت کرو نہین تو پھر امام ہمام چودہ برس تک غایب
ہو جائینگے تمام آدمی اپنے دل کی محبت سے وہی بیجان جسم کو دیکھا کرتے
اور دور سے سلام کیا کرتے اگرچہ کچھہ جواب نہ سنتے تھے مصافحہ کا ارادہ بھی
ہرگز نکرتے تھے جب چندروز اسیطرح سے گذرے لوگونکے دلون مین
شبہہ پڑھتی چلی مصافحہ کا قصد کئے ملا غاور سبھونکو ڈرانے لگا کہ اگر کوئی
بے اطلاع مصافحہ کریگا تو میان چشتی صاحب یا میان عبد اللہ صاحب اسکو
طمنچے سے مار ڈالینگے ملا غاور نے دیکھا کہ میرا ڈرانا کچھہ کام مین نہین آتا
اور لوگ مصافحہ کئے بغیر نچھوڑینگے اور اس پتلے کی حقیقت حال کھل جائیگی

تب یون کہنے لگا کہ امام ہمام ایسا فرماتے ہین کہ لوگون نے میرے دیکھنے پر
بغیر مصافحہ اور کلام کے صبر نکیا اور اِس نعمت کا شکر بجا نہ لایا اسلئے حقتعالے
ان لوگون سے ناراضی ہوا بعد اسکے مین جب تک قافلے مین نہ آونگا تب تک
کسی سے ملاقات نکرونگا پھر تو اُس پتلے کا دیدار کسیکو میسّر نہوا الغرض
چندروز کے بعد ملاتراب اور ایک دو شخص بزرگ انکے ہمراہ کابل وقندہار سے
وہان آیئے اور ملاغاور کو بہت سی طمع دیکر فریب کے شکنجے مین کھینچے آخرالامر
ملاغاور انھکو دیدار دکھانیکے واسطے اُس پتلے کے پاس لے گیا انھون نے
اچھی طرح دریافت کیا کہ وُہ پتلا بکری کے چمڑے کا اسمین کھاس بھرا ہوا
اور لکری بال وغیرہ کا بنایا ہوا تھا اِس عاجز نے یہہ احوال قاسم کذّاب
سے پوچھا اُسنے جواب دیا کہ سچ ہی اور یہہ بھی امام ہمام کی کرامت
ہی کہ ان لوگون کی نظر مین ایسی صورت سے دکھلائی دئے بعد اسکے
ملاغاور کہنے لگا کہ حضرت مجھسے ناخوش ہوے اور میرے گھر کا آنا جانا موقوف
کیئے بالفعل میان چشتی صاحب کے یہان کبھی کبھی آتے ہین پھر مولوی خدابخش
صاحب نے کوجر نوجوان کو پکڑ کر مارپیٹ کر کے انکا تاج اور پاے پوش
فرخ آباد مین لاے ہین یہہ ایک شمہ ان لوگون کی ضلالت اور شرک و بدعت کا

احوال ہے اور اس فقیر عاجز نے اول وہی بے جان جسم کو دیکھکر خط محرر
لکھا تھا اور بہت اعتقاد صادق حضرت کی جناب مین ظاہر کیا تھا اب ان لوگون
کی گمراہی اور جھوٹا بہتان اظہر من الشمس ہوگیا اور حق کے بعد ضلال آگیا اسلئے
خود کو انکی گمراہی اور تہمت سے بچایا اور اس خط مین مولوی بدیع الزّمان اور
مولوی رجب علی کو سلام لکھا ہے فقط

اب یہان سے صاف معلوم ہوا کہ یہہ لوگ حضرت سیّد احمد صاحب رح کے
دشمن اور ان سے منکر ہین انکے طریقے ظاہر مین بھی خلاف عمل کرتے
ہین اور باطن مین انکے اذکار اشغال مراقبے مشاہدے بالکل چھوڑ دئے وہ تو
خاصے اہل سنّت جماعت تھے مذہب حنفی رکھتے تھے اور قادریہ چشتیہ نقشبندیہ
اور مجددیہ ان چارون طریقونکی اجازت اپنے مرشد حضرت افضل المتاخرین
سلطان المفسرین والمحدثین جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ
سرہ العزیز سے انکو ملی تھی اور انھون نے اپنے والد اور استاد حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے خلافت واجازت
اور علم باطن کی نعمت پائی تھی اور انھون نے اپنے والد اور استاد حضرت
مولانا شیخ عبد الرحیم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز سے ان چارون طریقونکی

بیعت اخذ کی تھی اور انھون نے حضرت سید عبد اللہ اکبر آبادی سے اور انھون نے حضرت سید احمد بنوری سے اور انھون نے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی سے اور یہہ بزرگ موجد طریقہ مجددیہ کے ہین اور انکو نعمت باطنی حضرت شاہ باقی باللہ صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے ملی تھی اور اس فقیر حقیر کو بھی مجددیہ طریق کی اجازت حضرت مُرشدنا سیّد عبد الرزاق المدعو سیّد عطا حسین صاحب داناپوری سے ہی اور اِن بزرگوارونکی جناب مین کمال اعتقاد رکھتا ہی مگر یہہ مردود لوگ اپنے پیرون اور مُرشدون سے بالکل منکر ہوے کیونکہ یہہ سب بزرگوار حنفی مذہب رکھتے تھے اور یہہ لامذہب ہین واللہ اعلم بالصواب

باب دوسرا

کلکتے مین ان لوگون نے فساد کیا تھا اسکے بیان مین

معلوم ہو وے کہ مولوی عبد الجبّار ابن حبیب اللہ ساکن شیخپورہ نے ایک بڑا فتنہ دین مین ڈالا اوّل تو پیری مریدی کرکے اپنا پیٹ بھرتا تھا بعد ازان حضرت فضایل ماب مولوی کرامت علی جونپوری کے پاس جو حضرت سیّد احمد صاحب کے بڑے نامی خلیفہ ہین مشکات شریف کا ہندی ترجمہ پڑھکر تین دن

مین استاد اور مرشد سے بھی زیادہ بڑھگیا اور چارون مذہبون کو
بدعت کہنے لگا آخر مسجدونمین نمازی مسلمانونکے درمیان فساد ہونا
شروع ہوا اور زبان سے ہاتھہ پر نوبت پہنچی تب عالم باعمل فاضل
بے بدل مولوی محمدؐ وجیہہ صاحب مدرس اول مدرسۂ کلکتہ نے بڑی
تلاش کرکے پچیس سوال اور جواب آیات اور احادیث سے مدلل کرکے
چھپوا دیا اور نام اسکا نظام الاسلام رکھا اور وہانکے علماونکی مہرین جو اس رسالے مین

غلام سبحان	احمد کبیر	وارث علی	محمد وجیہہ	بشیر الدین	نور الحق	محمد مرتضی
قاضی القضاۃ صدر کلکتہ	امین مدرسہ کلکتہ	مفتی عدالت بادشاہی کلکتہ	مدرس اول مدرسہ کلکتہ	مدرس دوم	مدرس سیوم	مدرس چہارم

محمد ابراہیم	خادم حسین	محمد مظہر	احمد حسین	محمد اکبر شاہ	خادم حسین

معاون اول   معاون دوم   حکیم سیوم   مدرسہ   مدرس اوّل مدرسہ محسنیہ واقع شہر چہرہ متعلقہ ضلع ہوگلی   مدرس مدرسہ مذکور

خادم حسین	منصور احمد	سید رمضان علی	حافظ محمد صدیق	احمد	خادم حسین	حسین الیسین شطاری
مدرس مدرسہ مذکور	مدرس مدرسہ مذکور	مدرس مدرسہ مذکور	واعظ و خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ	مفتی ضلع بیست و چہار پرگنہ	مفتی ضلع ندیہ	مفتی سرکوٹ

صوفی نور محمد	سید عبد اللہ	محمد عبد اللہ	سب ملکر اسی علمائونکی مہرین ہین اور اس
خلیفہ حضرت ممدوح	خلیفہ حضرت ممدوح	مولوی کالیح	کتاب کے دیباچے کی نقل یہہ ہی

اس رسالے کا نام نظام الاسلام اس زمانیکے بعضے لوگ فقہ کے مسلونکو
خلاف قران اور حدیث کے تصور کرکے عوام کو بہکاتے ہین اور فقہا کی بہ نسبت
حقارت کے کلمات زبان پر لاتے ہین اور آئمہ اربعہ کی تقلید سے لوگونکو بداعتقاد بناتے
ہین خصوصًا امام ابو حنیفہ کی فقہ سے لوگونکو روگردان کرواتے ہین اسلئے
علماے دیندار اور فقہاے نیک کردار نے اس رسالے مین نماز کہ رکن اعظم
ہی دین کا اسکے مسایل کو قران اور حدیث سے مدلل کیا اور حنفی مذہب
کی حقیت کو ظاہر کیا اور مقلد کتئین اپنی سمجھ کے موافق قران و حدیث پر عمل
نکرنے کی وجہونکو بیان کرکے بمہر و دستخط اپنے درست کردیا کہ لوگ
اسکو پڑھکر دین کے امور مین مضبوط ہوجاوین اور اپنے مذہب پر قایم ہین
پھر کسیکے بہکانے سے نہ بہکین اور یہہ کتاب مطبع احمدی مین ۱۲۸۷ سنہ ہجری
مولوی سید عبد اللہ ابن سید بہادر علی کی تصحیح سے چھاپی گئی ہی اور اس
کتاب مین اس نئے مذہب والونکو منافق لکھا ہی کیونکہ ظاہر مین یہہ لوگ
حدیث پر عمل کرنا عوام مسلمانون مین ظاہر کرتے ہین لیکن اجماع امت اور

اتفاق اہل سنت وجماعت کو توڑتے ہین اور ہزارون فساد ڈالتے ہین اور
اور انکے مددگار ہر ایک جگہہ اس پانچوین مذہب کے رواج دینے مین بڑی کوشش
کرتے ہین اور مشکات شریف کے باب الاعتصام مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا
السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ کہا حضرت ابن عمر رض نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو بڑی جماعت مسلمانونکی یعنے اکثر
علما جس طرف ہون انکی تابعداری کرو کیونکہ جو شخص دور رہا جماعت سے اور نکلا
اجماع سے جمہور علما کے تو ڈالا جاویگا جہنم کی آگ مین مشکات شریف کے باب
الاعتصام مین ۶۹ صفحے پر یہہ حدیث ہی وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِی عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَ
یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ یعنے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک خدا تعالی نہین جمع کرتا
ہی میری اُمت کو گمراہی پر یعنے ہماری امت جس بات پر اتفاق کریگی وہی حق
اور ثواب ہوگا خدا کا ہاتھہ جماعت پر ہی یعنے اللہ تعالی جماعت کا نگہبان اور
مددگار ہی جو کوئی جماعت سے نکلے گا اور انکے طریقے کو چھوڑیگا پڑیگا یا

ڈالا جایگا جہنم کی اگ مین اب جاننا چاہئے کہ حرمین الشریفین کے سب عالمونکا
جو اتّفاق اور اجماع ہی وہی سند اور صحیح ہی اور وہان سوائے اہل سنّت و
جماعت کے اور بغیر چار مصلونکے پانچوان مذہب کبھی رواج نہین پایا اور اہل
سنت وجماعت کے مذہب کی سچائی پر اور ان وہابیونکے مذہب کے
جھوٹھہ ہونے پر اتنی دلیل بس ہی کہ مکّہ معظمہ سے انکو شہر بدر کیا اور
خارج کر دیا یہہ لوگ رسول اللہ سے منکر ہوے اسلئے بیت اللہ سے نکالے گئے
نعوذ باللہ منہا ظاہر ہووے کہ کلکتے مین ان لوگون نے تراویح کی نماز کو منع کر دیا
اور کہا کہ یہہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین اور حضرت
خلیفہ ثانی عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت کے عہد مین تراویح
کی نماز کی بیس رکعتین مقرر کین اور سب اصحابونکو یہہ نماز پڑھنے کی تاکید کی
اگر کوئی پڑھے تو آٹھہ یا بارہ رکعتین پڑھے دوسرا فساد ان لوگون نے یہہ
نکالا کہ قران شریف کا ہندی ترجمہ جاہل لوگونکو پڑھا کر مولوی بنا دیا
اور انکو کہہ دیا کہ تفسیر قران بدعت ہی آنحضرت کے اور صحابہ کے زمانے
مین نتھی اب وے جاہل آیتونکے ناسخ منسوخ اور شان نزول محکم و متشابہات
اور مجمل مبین سے ناواقف رہکر جیسا دلمین آیا اور عقل ناقص مین سمایا ویسا

بیان

بیان اور وعظ کرنے لگے اور دوسرے غریب مسلمانونکو بہکانے لگے اگر کوئی
عالم کہتا ہی کہ یہہ آیتین بتونکی شان مین ہین تم پیرون اور پیغمبرون کو اسمین
کیون شامل کرتے ہو اُسسے کہتے ہین کہ تفسیر پر ہمارا کچھہ اعتبار نہین تیسرا
فساد ناف کے نیچے نماز مین ہاتھہ باندھنے کو فعل یہود کہا نعوذ باللہ منہا
تب حضرت مولوی کرامت علی جونپوری جو سید احمد صاحب کے بڑے خلیفہ
ہین ان لوگونکے بداعتقاد و کفر کی باتونکے ردّے مین ایک کتاب بنام
قوۃالایمان تصنیف کی اور اسمین بائیس علماونکی صحیح مہر ہی اور وہ کتاب
کلکتے کے مطبع قادری مین مولوی عبدالجلیل صاحب کے اہتمام سے ۱۲۵۳ سنہ ہجریہ
مقدسہ مین چھاپی گئی اور ان سوال جوابونکی تفصیل اور ان لوگونکے
اعتقاد کی باتین اسمین مفصل لکھی ہین اب پہلے فساد کا جواب یہہ ہی کہ
مشکات شریف کے باب الاعتصام کے ۶۶ صفحے پر حدیث شریف مین
صاف آیا ہی عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ یعنے
تم کو لازم ہی کہ میرے طریقے پر عمل کرو اور میرے خلفاء الراشدین کے
طریقے پر عمل کرو جو تمکو ہدایت کرنیوالے ہین پہر اہل سنت وجماعت کے
نزدیک جو فعل کہ اصحابون کے زمانے مین رواج پایا اسکو بھی سنت کرکے

سمجھتے ہین اور اسی لئے تراویح کے بیس رکعتین پڑھتے ہین اور اسکو سنت التراویح کہتے ہین مساجد اور منابر کو زینت دینا فرش روشنی تکلف سے کرنا بھی حضرت خلیفہ ثانی کیوقت سے جاری ہوا اسی لئے اُنکو مُزیّن المسجد والمنبر والمحراب حضرت امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین یعنے مسجد منبر اور محراب کو زینت دینیوالے اور اسکا خلاصہ سراج الہدایت کے باب البدعت مین لکھا ہی یہان سے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ پیغمبر سے تو منکر ہوئے تھے مگر اصحابونکے اجماع سے بھی منکر ہوے دوسرے فساد کا جواب یہہ ہی کہ نبی علیہ السلام اور آپکے تمام اصحابونکی اس زمانے مین یہی زبان اور اصطلاح تھی جس زبان مین اللہ سبحانہ تعالی نے اپنا کلام مجید نازل کیا تب بھی اصحابونمین اکثر آیتون کے معنے سمجھنے مین اختلاف پڑتا تھا اسلئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما جو حضرت نبی علیہ السلام کے چچیرے بھائی تھے انھون نے تفسیر لکھی اور اب تو خاص عرب لوگون کو بھی بغیر تفسیر پڑھے کے ہر ایک آیت کے معنے معلوم نہین ہوتے پھر اور ملک کے رہنے والونکو کیونکر فقط تحت اللفظی معنے پڑھے سے سب کلام مجید کا مطلب معلوم ہو جایگا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ قران مجید کی

ہر ایک آیت کے ظاہری معنے اور باطنی معنے ثابت ہین اور باطنی معنے سات
درجے تک ہین اور حضرت تاج المفسرین والمحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دس مسایل کے رسالے مین نحو صرف اور منطق معانی
کے علم کو پڑھنا فرض کفایہ لکھا تا تفسیر کی عبارت اچھی طرح ذہن مین آوے
یہان سے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ قران شریف کے بھی تابعدار نہین کیونکہ
اسکا اصل مطلب تو تفسیر سے معلوم ہوتا ہے اسکے پڑھنے پر یہہ اعتبار
نہین رکھتے تیسرے فساد کا جواب قوت الایمان کی بجنسہ ۱۴۳ صفحے کی عبارت
لکھتا ہے تیسری بھول یہہ ہے کہ جاہلو نسے کہتے ہین کہ ناف کے تلے نماز
مین ہاتھ باندھنا یہود کا فعل ہے اللہ انکو توبہ نصیب کرے سُنّت کو فعل
یہود کہا ایسی بات کہنے مین جو عالم لوگ فتوی دیتے ہین سو ہمکو انکے حق مین
کہنے سے شرم آتی ہے کیونکہ آخر وہ لوگ کلمہ گو ہین اور ایسی بات
بے علمی کے سبب کہتے ہین اگرچہ سب عالم کہتے ہین کہ کفر کا کلام جہالت سے
کہنے سے بھی کافر ہوتا ہے مگر ہم انکے حقمین دعا ہی کرتے ہین کہ اللہ ان کو
ایسی باتون سے توبہ کی توفیق دے اب ناف کے تلے ہاتھ باندھنا سُنّت
ہونے کی دلیل سنو تیسیر الاصول کے ۲۱۲ صفحے مین کتاب الصلوۃ کے

پانچوین باب مین یہہ حدیث ہی عن ابی جُحیفَۃَ رضی اللہ تعالی عنہ
اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ قَالَ السُّنَّۃُ وَضعُ الکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ وَ
یَضَعُھَا تَحتَ السُّرَّۃِ اخرجہ رزین روایت ہی ابی جحیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے تحقیق علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا سنّت ہی ہاتھ رکھنا نماز مین
یعنے ہاتھونکا باندھنا نماز مین سنّت ہی اور رکھنا دونون ہاتھونکو ناف کے
تلے روایت کیا اسکو رزین نے اور احمد اور ابوداؤد اور دارقطنی اور بیہقی کی
روایت مین ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا اَلسُّنَّۃُ وَضعُ الکَفِّ
عَلَی الکَفِّ تَحتَ السُّرَّۃِ یعنے سنّت ہی رکھنا ہاتھ کا دوسرے ہاتھ پر نیچے
ناف کے اور ایک روایت مین وَضعُ الیَمِینِ عَلَی الشِّمَالِ بھی آیا ہی یعنے سیدھا
ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر رکھنا سُنّت ہی ہدایہ بحرالرائق کفایہ عنایہ نہایہ
اور کافی مین بھی اس مضمون کی حدیث ہی صرف لفظ مین اختلاف ہی اور معنے مین
اتّفاق اور بحرالرائق مین ہی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ثلٰثٌ مِن
سُنَنِ المُرسَلِینَ وَذَکَرَ جُملَتَھَا وَضعُ الیُمنٰی عَلَی الشِّمَالِ تَحتَ السُّرَّۃِ
یعنے تین چیزین ہین پیغمبرونکی سُنّت سے اور بیان کیا انمین سے رکھنا
داہنے ہاتھ کا بائین ہاتھ پر نیچے ناف کے فقط اور اسطرح کے تمام مسئلونکا

اختلاف

اختلاف مع سوال جواب اور سب ہندوستانکے علماونکے رسالے اور فتوے
اورحرمین الشریفین کے سب عالمونکی مسایل چالیس جزو کے قریب ہندی عبارت
مین اسی فقیر حقیر نے جمع کیاہی اور دلایل عقلی و نقلی بتفصیل اسمین لکھکر
بطریق تحفہ محمدیہ کبیر اسکا نام سراج الہدایت رکھاہی اسلئے یہان فقط مختصر
تین مسئلون کے جواب لکھدیا تا معلوم ہووے کہ ہرایک جاکے عُلماون نے
بلکہ حضرت سیّد احمد صاحب کے دیندار خلفاؤنے بھی ان لوگون پر کُفر ثابت کیا ہی

باب تیسرا

مولوی عبد الجبار کے خط کا احوال

ظاہر ہووے کہ یہہ شخص کلکتے مین مولوی ولایت علی کے گماشتے تھے
کئی طرح کے فساد وہان نکالے مگر جناب حضرت مولوی کرامت علی صاحب
جونپوری جو حضرت امیر المومنین سیّد احمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے
اعظم الخلفاء اور عالم باعمل ہین ظاہر کے علم کے ساتھ اللہ سبحانہ انکو باطن
کی بھی نعمت عطا کی ہی قوّت الایمان کے خاتمے مین ۲۳ صفحے مین کیا
اچھی باتین انصاف سے لکھی ہین جسکی عبارت بجنسہ یہان داخل ہوتی ہی
اور سب دیندار مسلمان خصوص حضرت مولانا و مرشدنا سیّد احمد صاحب کے

خلفا اور مریدونکو اسکا ماننا اور اسپر عمل کرنا لازم ہی اگر چشم انصاف

سے دیکھین تو بالکل اپنی نفسانیت اور گمراہی چھوڑ دین اور اپنے پیرونکی

تابعداری اختیار کرلین اور کبھی چارمذہبون سے منکر نہو وین اور ان بدعتون ایجادیونکو

نکالنے سے توبہ کرین اور اگر اپنے پیرونکی اور اُنکے خُلفا ونکی بات نمانین تو

جہنّم مین جاوین نعوذ باللہ منہا قوت الایمان کا خاتمہ صفحہ ۳۲۳

جب کتاب قوت الایمان تمام ہوچکی تب مولوی عبدالجبّار ابن حبیب اللہ ساکن

شیخپورہ نے فارسی زبان مین نادر علی کے ہاتھ ایک سوال لکھہ کے بھیجا

اور کھلا بھیجا کہ اگر اس سوال کا جواب نہ لکھو گے تو ہم جو قوت الایمان کا

جواب لکھین گے اسمین لکھین گے کہ ہمارے اس سوال کا جواب نہ لکھہ سکے

تب اس خاکسار نے کہا کہ اس سوال کو انسے لکھوالاؤ اور نیچے انکا نام

بھی لکھوالاؤ تب بارے مولوی عبدالجبّار صاحب نے اس سوال کو لکھکے

اور اسکے نیچے ایک رقعہ بھی لکھہ کے پھر نادعلی کے ہاتھہ بھیجا اور رقعہ کے

نیچے نام حیات نبی کا لکھا تب ہمنے نادرعلی کو قسم دیکر پوچھا کہ سچ کہو یہہ

رقعہ کسکا ہی تب اسنے کہا کہ عبدالجبّار کا اور حیات نبی کا نام بھی انھون نے

اپنے ہاتھہ سے لکھا ہی سو اس رقعہ اور سوال کو بجنسہٖ ہم لکھہ کے اُسکا

جواب

جواب ہندی لکھتے ہین جسمین ہر خاص و عام کی سمجھ مین آوے اور سب
مسلمان لوگ سوال وجواب دیکھ کے اُنکے مذہب کا حال بخوبی دریافت
کرلین **رقعہ** عبدالجبار کا یہہ ہی بعد سلام علیکم واضح باد این سوال مشکل
است نوشتن جواب خیلی دشوار چنان نشود کہ بجای جواب بنویسند کہ این طعن
است بر جناب امیرالمومنین سید احمد چہ سوای این جواب دیگر از انصاحب ممکن نیست
واگر قصد جواب باشد در سوال من کم و بیش ننمایند ورنہ در قیامت دامن گیر
خواہم شد بقدر وسع در اصلاح کوشند ؛ حیات نبی **رقعہ** کا جواب علیکم السلام
پہلے لیجئے رقعہ کا جواب سُنئے مولویصاحب آپ نے جو رقعہ لکھا
اور اُسکے نیچے نام حیات نبی کا لکھا تو اِسّے کیا فایدہ آخر نادعلی کو جب ہمنے
قسم دیا تب اسنے صاف کہا کہ یہہ رقعہ بھی مولویصاحب نے لکھا ہی اور حیات
نبی کا نام بھی انھون نے لکھا ہی تو کیا آپکو معلوم نہین ہی کہ جیسا جھوٹھ
کہنا منع ہی ویسا ہی جھوٹھ لکھنا بھی اسیطرح آپ لوگونکو مسئلہ بھی بتاتے
ہونگے اور آپ نے جو لکھا ہی کہ یہہ سوال مشکل ہی اسکا جواب لکھنا بہت
دشوار ہی ایسا نہو کہ بجاے جواب کے لکھو کہ یہہ جناب امیرالمومنین سیّد
احمد پر طعن ہی کیونکہ اسکے سوا دوسرا جواب انصاحب سے ممکن نہین

سوآپ سے ہم پوچھتے ہین کہ اگر آپنے یہہ سمجھا ہی کہ اس سوال کا جواب کسی بشر سے نہو سکے گا تو ایسا سوال لکھ کے مومنونکے دلمین وسواس ڈالنا کیا ضرور تھا اور اگر اس سوال کا جواب آدمی سے ہو سکتا ہی تو پھر یہہ لکھنا کیا ضرور تھا کہ تمسے دوسرا جواب نہو سکیگا سوائے اسکے کہ بجائے جواب کے لکھوکے کہ یہہ جناب امیر المنین سیّد احمد پر طعن ہی اگر شاید ہمنے جواب لکھا تو پھر تم جھوٹھے ہوئے اور پھر یہہ جو آپنے لکھا ہی کہ اگر جواب کا قصد ہو تو میرے سوال مین کمی زیادتی نہ کرنا نہین تو قیامت مین دامن گیر ہونگا تو بھائی کمی زیادتی کیون کرینگے ہمنے پہلے سوالونمین کمی زیادتی کب کی ہی آپنے دلمین خود سوچو سو اسے خاطر جمع رکھو کمی زیادتی نہونے پاویگی باقی ہم یہہ پوچھتے ہین کہ اگر ہم سوال مین کمی زیادتی نہ کرینگے اور جواب معقول دینگے تب کیا ہمارا دامن چھوڑنیکا ارادہ ہی تمکو تو مناسب تھا کہ ہمارے دلمین سے لگے رہتے کیونکہ تمنے ہمسے چند روز مشکوۃ شریف پڑھا ہی اور جب جواب معقول پاؤگے اور دل کی شک دفع ہوگی تب تو زیادہ دامن سے لگے رہنا مناسب ہی لیکن بھائی اسمین تو شبہ نہین کہ نیت تو تمھاری بخیر نہین ہی اور تمھارے سوال سے تو حضرت پیرومرشد کے حقمین طعن ٹپکتا ہی چنانچہ ہمکو بھی

معلوم ہو گیا اور تمنے پیش بندی کر کے لکھا کہ اس سوال کو سید صاحب
پر طعن سمجھو گے سو بھائی اسمین تو تم بڑے سچے ہو ہمکو تو اس سوال
مین صاف طعن معلوم ہوتا ہی مگر بھائی ہمنے یہہ جو لکھا ہی کہ سوا ے
اسکے کہ اس سوال کو امیر المومنین پر طعن سمجھو تمسے دوسرا جواب ممکن نہین
ہی سو اسمین تو ہمکو خوف ہی کہ کہین تم جھوٹے نہو جاؤ کیونکہ جواب
تو ہمسے ہو سکیگا انشاء اللہ تعالی اور بھائی ہمتو تمکو سچا کرنے کے واسطے
جواب نہ لکھتے مگر لاچار ہین حق چھپانا گناہ ہی اسّے ہم مجبور ہو کے جواب لکھتے
ہین اور اسوقت اب تمھارا پردہ ڈھاپنا نامناسب ہی کیونکہ تمنے عوام کے
بہکانے مین اور ہم سب بھائیونکو آپس مین لڑوانے مین قصور نکیا اور وُہ
ہندیکی مثل کہ لاوے جلہا جو جھین پٹھان ہم لوگو نمین سچ ہو جاتی اگر ہم
لوگ بھی تمھارے سے ہوتے اب آ اپنے سوال کا جواب سنو بسم اللہ الرحمن
الرحیم سوال چون طریق اربعہ کہ عبارت از چشتیہ و نقشبندیہ و قادریہ و مجددیہ است
و نعمت ہای گوناگون این طریقہا در عالم واقع است بعض در طریقہ چشتیہ بیعت
حاصل کردہ چشتیہ میگویانند و بعض قادریہ و بعض نقشبندیہ و بعض مجددیہ و نزد
جمہور اہالی این طریقہا داخل اند بزمرہ آنہا کہ در شان آنہا انعمت علیہم اشت

و خارج اند از زمرۂ آنہا کہ در شان آنہا غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیہِم وَلَا الضَّالِّین
است و احدی قایل نیست کہ کسی از متاخرین و متقدمین این ہمہ طریقہ را یکجا
ساختہ بطور معجون مرکب و مخلوط ساختہ گاہی بطور نقشبندیہ شغل نمودہ باشد
و گاہی بطور طریقہ دیگر درین جزو زمان جناب سیّد احمد صاحب کہ اہل طریقہ بودند
و نام طریقہ خود محمّدیہ داشتہ بآن چار طریقہ منتظم ساختہ در پنج طریقہ بیعت میگرفتند
چنانچہ در خلفای ایشان الی الآن این طریقہ جاری است پس این ترکیب و
تخلیط ہدایت است یا ضلالت اگر ضلالت است چرا سیّد ممدوح و مریدانش این
راہ پیمودند اگر ہدایت است در انضمام مذاہب اربعہ کہ ہمہ قایل حق دایر اند
نہ محصر چہ قباحت میدانند بر تقدیر قباحت حسبةً للہ جواب دادن این اعتراض
کہ جناب امام ابو حنیفہ و امام محمّد و امام ابی یوسف و امام زفر رحمہم اللہ با وجودیکہ
با خود ہا اختلافات کثیرہ دارند مخلوط و مرکب کردہ چرا یک مذہب قرار دادند
و نامش حنیفہ کردند اگر کسی مذاہب اربعہ را حق پنداشتہ ہمہ را مخلوط کردہ
مذہب محمّدیہ نام نہد و گاہی فتوی بر قول امام اعظم و گاہی بر قول امام شافعی
و گاہی بر قول ائمہ آخر دہد چنانکہ فتوی گاہی بر قول امام محمّد و گاہی بر قول امام
ابی یوسف و گاہی بر قول امام زفر میدہند چہ قباحت پیدا می شود بیّنوا و توجروا

جواب حقیقت یہ ہے کہ سوال کرنیوالے کو مطلق علم سے بہرہ نہین ہی کسی فسادی نے
بیچاریکو دھوکا دینے کیواسطے اور حضرت سید احمد صاحب کے طریقہ سے
اسکو بے اعتقاد کرنیکے واسطے یہہ سوال عوام فریب سنا دیا ہی سو سایل
سچ مچ دھوکا کھا گیا ہی اور اُسکے دلمین ایسی شک آگئی ہی کہ اُسنے
جان لیا ہی کہ اس سوال کا جواب کسی سے نہو سکیگا سو ہم اس سوال کا جواب
لکھتے ہین ۞ اب جواب ہر مضمونکا بخوبی سنو یہہ جو سایلنے لکھا ہی کہ چونکہ
چارون طریقے کہ مراد ہی چشتیہ اور نقشبندیہ اور قادریہ اور مجددیہ سے اور
ان طریقونکی طرح طرح کی نعمتین عالم مین پھیلی ہین بعضے لوگ طریقہ چشتیہ مین بیعت
حاصل کرکے چشتیہ کہلاتے ہین اور بعضے قادریہ اور بعضے نقشبندیہ اور بعضے مجددیہ
اور سب لوگونکے نزدیک ان طریقونکے لوگ داخل انکے گروہ مین کہ جنکی شان مین
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ہی اور خارج ہین انکے گروہ سے کہ جنکی شان مین غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ
وَلَا الضَّالِّیْنَ ہی سو سایل کا ان طریقہ کے لوگونکو ایسا غنیمت سمجھنا ہی
اور یہہ جو لکھا ہی کہ کوئی شخص اس بات کا قایل نہین ہی کہ کسی نے متاخرین
اور متقدمین سے ان سب طریقونکو بطور معجون مرکب کے اکھٹا کرکے اور ایک ہی
مین ملا کے کدھین نقشبندیہ کے طور پر شغل کیا ہو اور کدھین دوسرے طریقہ کے

طور پر اور اس زمانے مین جناب سیّد احمد صاحب کہ اہل طریقہ تھے اور اپنے
طریقہ کا نام محمدیّہ رکھہ کے اُن چارون طریقہ مین شامل کر کے پانچ طریقہ مین
بیعت لیتے تھے جیسا کہ اُنکے خلیفونمین اب تک یہہ طریقہ جاری ہی سو اسکا
جواب یہہ ہی کہ سایل مطلق متاخرین اور متقدمین کے طریقہ سے واقف نہین ہے
بلکہ باوجودیکہ مرید کرنیکا دعوی رکھتا ہی اور اگرچہ حضرت پیر و مرشد برحق
حضرت سیّد احمد صاحب ادام اللہ برکاتہ سے اسکو ملاقات بھی نہین ہی اور
بعضے ناواقف اسکو اس جناب کا خلیفہ بھی جانتے ہین مگر انکے ملفوظات کو
بھی جسکا نام صراط المستقیم ہی نہ دیکھا کاش دنیا کمانے کے لالچ سے
بھی اسکو دیکھا ہوتا تب اسکے آج کام آتا اور اس شک مین گرفتار نہونے پاتا
افسوس تو یہہ ہی کہ ہزارون شجرے اس جناب کے طریقہ کے گھر گھر موجود
ہین کبھی اسکو بھی نہ دیکھا جو آج وہ شجرہ بھی اسکے کام آتا خلاصہ یہہ کہ حضرت
پیر مرشد کا بطور معجون مرکب کے ان طریقونکو ملانا ثابت نہین ہوتا یہہ البتہ
ثابت ہوتا ہی کہ چار طریقون کی نعمت بیعت اور اجازت کی انکو اپنے مرشد
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز سے حاصل ہی جیسا
کہ حضرت پیر و مرشد کے شجرہ سے صاف ظاہر ہی اسیکو اگر معجون مرکب

سمجھو تو متاخرین مین حضرت شاہ عبد العزیز اور انکے اُستاد اور مرشد اور
باپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور انکے باپ اور مرشد شیخ عبد الرحیم
رحمہم اللہ نے بھی مرکب کیا ہی اسیطرح سے کہ شیخ عبد الرحیم نے چشتیہ طریقہ
اپنے مرشد اور نانا شیخ رفیع الدّین سے حاصل کیا اور قادریہ اور نقشبندیہ
اور مجددیہ طریقہ سیّد عبد اللہ اکبر آبادی سے حاصل کیا پھر اُنسے چارون
طریقے اکٹھان شاہ ولی اللہ محدث کو حاصل ہوے اور انسے شاہ عبد العزیز
محدث کو اور انسے حضرت پیر و مرشد سیّد احمد کو اور متقدمین مین جو طریقہ
حضرت محی الدّین عبد القادر جیلانی کو پُہنچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے
حضرت امام محمد باقر سے حاصل کیا اور جو طریقہ حضرت بہاو الدین نقشبند کو
پُہنچا وہ طریقہ حضرت امام جعفر صادق نے قاسم ابن محمد سے حاصل کیا پھر اگر
دو چار طریقہ مین ایک شخص کا بیعت کرنا اسیکو معجون مرکب سمجھا ہی تو متاخرین
متقدمین سب سے یہہ فعل سرزد ہوا ہی اب کیا کہین اتنا کہتے ہین بے ادب
بے نصیب با ادب با نصیب باقی یہہ جو لکھا کہ یہہ بات کوئی نہین کہتا ہی کہ کسی
متاخرین اور متقدمین نے سب طریقونکو بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی
بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہو اور کبھی دوسرے طریقونکے طور پر سو یہہ بھی

جہالت کا باعث ہے جن متاخرین بزرگونکا ذکر ہوا وہ سب ایسا کرتے تھے
چنانچہ قول الجمیل مین حضرت ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ ایک فصل مین مشایخ
جیلانیہ یعنے قادریہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہین دوسری فصل مین مشایخ
چشتیہ کے اشغال کا بیان لکھتے ہین اور ان سب پر انکا عمل تھا اور اسی طرح سے
حضرت مولانا محمد اسماعیل محدث دہلوی رحمۃ اللہ حضرت پیر و مرشد برحق
سیّد احمد صراط المستقیم کے تیسرے باب مین روایت کرتے ہین چارون طریقہ
کے اشغال کو جدا جدا پہلی فصل مین طریقہ قادریہ کے اشغال کا بیان فرماتے ہین
دوسری فصل مین طریقہ چشتیہ کے اشغال کا بیان تیسری فصل مین طریقہ
نقشبندیہ کے اشغال کا اور نقشبندیہ مجددیہ چونکہ دونون کے اشغال ایک ہین
مگر کچھ اصطلاحات کا فرق ہے سو اُسکو بھی چوتھی فصل مین بیان فرماتے ہین اور
یہہ جو سایل لکھتا ہے کہ کسی متاخرین و متقدمین نے ایسا نکیا کہ سب طریقونکو
بطور معجون مرکب کے ملا کے کبھی بطور نقشبندیہ کے شغل کیا ہوا اور کبھی بطور دوسرے
طریقہ کے اور سیّد صاحب نے ایسا کیا سو سیّد صاحب کا طریقہ جو مذکور ہوا اسمین
تو معجون مرکب کی صورت نہوئی معجون مرکب کی صورت تو تب ہوتی جب ایک ہی
شغل مین دونون یا چارون طریقونکے شغل اکٹھا ن کرتے اور ایسا حضرت پیرو

مرشد برحق کا شغل کرنا ثابت نہین ہوتا جیسا کہ صراط المستقیم مین موجود ہی
دیکھ لو بلکہ اسمین تو ہر طریقہ کے شغل کو اوّل سے آخر تک جدا جدا بیان فرمایا
ہی حق تو یہہ ہی کہ **بیت** چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر
طعنہ پاکان بردہ اور تماشا تو یہہ ہی کہ آپ ہی سایل لکھتا ہی کہ حضرت سیّد
احمد صاحب اپنے طریقہ کا نام محمّدیہ رکھ کے ان چارون طریقہ مین شامل کر کے
پانچون طریقو نمین بیعت کرتے تھے سچ ہی دروغ گو را حافظہ نباشد کیونکہ
اسکے لکھنے سے تو خود معلوم ہوتا ہی کہ چارون طریقونکو حضرت پیر و مرشد نے
اپنے حال پر جدا رکھا اور پانچوان طریقہ اپنا جدا نکالکے اُنکے شامل کیا جیسا کہ
انکے شجرہ مین بھی پانچون طریقہ کے نام جدا جدا مذکور ہین اسطرح پر چشتیہ اور
قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمّدیہ تو طریقونکا ملانا کہان ہوا اور حضرت
پیر و مرشد بیعت لیتے وقت بھی اپنے مرید سے یون کہلاتے تھے کہ بیعت
کیا مین نے بیچ طریقہ چشتیہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور محمدیہ کے
اوپر ہاتھ فقیر سیّد احمد کے اللہ توفیق کر اور نعمتین ان طریقونکی ہمارے
نصیب کر ہزارون مرید اس جناب کے موجود ہین شک ہو تو پوچھ لو باقی حضرت
پیر و مرشد کے طریقہ کا نام محمّدی ہونے کی یہہ وجہ ہی کہ جسطرح سے حضرت

غوث الاعظم کا نام عبد القادر ہی تو جس نام کیطرح انکی نسبت تھی اسی نام
سے انکا طریقہ مشہور ہوا یعنے قادریہ کہلایا اور خواجہ بہاو الدین کی نسبت
نقشبند کی طرف تھی اسیواسطے انکا طریقہ نقشبندیہ کہلایا بہاو الدینیہ نہ کہلایا
اور حضرت خواجہ معین الدّین چشتی کی نسبت چشت کیطرف تھی اسیواسطے انکا
طریقہ چشتیہ کہلایا معین الدّینیہ نہ کہلایا اسیطرح سے حضرت پیر و مرشد کی
نسبت محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تھی کہ قدم بقدم آنحضرت
کے تھے اسیواسطے انکا طریقہ محمّدیہ کہلایا احمدیہ نہ کہلایا اور باقی اس راہ سے
کہ سب طریقونکی نسبت آخر کو محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی
ہی حقیقت مین سب طریقے محمّدیہ ہین مگر یہہ نسبت کرنا فقط پہچان کیواسطے
ہی جیسا کہ قریشی ہاشمی مکی مدنی حنفی شافعی مالکی حنبلی جیسا کہ اسکا
ذکر اوپر ہو چکا اور یہہ جو لکھا کہ پھر ان طریقونکا ملانا اور ترکیب دینا ہدایت
ہی یا گمراہی اگر گمراہی ہے تو سیّد ممدوح اور اُنکے مریدوننے کسواسطے یہہ
راہ اختیار کی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ طریقہ ملانا کیسا ہے خدا جانے
تم کیا خلط ملط کر رہے ہو اگر مزاج شریف مین کچھ جنون کا سا فساد آگیا ہو
تو آخر طبابت بھی تو کرتے ہو کچھ تنقیہ کر ڈالو آگے شفا دینا اللہ تعالی کے

ہاتھہ ہی باقی پیر و مرشد کے طریقہ کا جو مذکور ہوا ہی اس صورتمین توانکے
طریقہ مین سراسر ہدایت ہی اُنکے طریقے کو ہنسی یا کسی طرح سے گمراہ کہے
تو وُہ خود گمراہ ہی اور یہہ جو لکھا ہی کہ چارون طریقہ کا ملانا اگر ہدایت ہی تو
چارون مذہب کے ملانے مین کہ سب کوئی قائل حق دایر کے ہین نہ منحصر کے
یعنے سب کوئی اس بات کے قایل ہین کہ حق چارون مذہب مین دایر ہی چارونمین
سے کسی ایک ہی مین منحصر نہین ہی کہ فلانے ہی مذہب مین حق ہی اسکے
سوا دوسرے مین نہین کیا قباحت جانتے ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر
تمھاری یہہ غرض ہی کہ چارون طریقہ کو ملایا تب چارون مذہب کے ملانے مین کیا
قباحت ہی سو طریقہ کا ملانا ثابت نہوا اب اپنے سوال بموجب یعنے جب شرط
جاتی رہی تب جسکام کی شرط کیا تھا وہ کام بھی جاتا رہا اذا فات الشرط فات
المشروط پڑھ پڑھ کے رویا کر یعنے چار مذہب کے ملانے مین قباحت سمجھو
کیونکہ چارون مذہب کے ملانے مین سواد اعظم کا خلاف کرنا ہی اور پھر یہہ جو لکھا
ہی کہ جس تقدیر مین چارون مذہب کے ملانے مین قباحت ہی تو اللہ کی رضامندی
کیواسطے اس اعتراض کا جواب دینا ضرور ہی کہ جناب امام ابو حنیفہ اور امام محمد
اور امام ابی یوسف اور امام زفر رحمہم اللہ نے باوجودیکہ آپس مین بہت اختلاف

رکھتے ہین سبکو ملا کے کسواسطے ایک مذہب ٹھہرالیا ہی اور اسکا نام حنفیہ
مقرر کیا اگر کوئی شخص چارون مذہب کو حق جانکے سب مذہب کو ملا کے
مذہب محمدیہ نام رکھے اور کبھی امام اعظم کے قول پر اور کبھی امام شافعی کے
قول پر اور کبھی دوسرے اماموںکے قول پر فتوی دے جیسا کہ کبھی امام محمد
کے قول پر اور کبھی امام ابی یوسف کے قول پر اور کبھی امام زفر کے قول پر فتوی
دیتے ہین تو کیا قباحت پیدا ہوتی ہی سو اسکا جواب تو چوتھے سوال کے
جواب مین گذر چکا مگر پھر بھی ہم لکھتے ہین ایمانکے کان سے سنو کہ امام محمد اور
ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب حنفی تھا اُن لوگونکا کوئی مذہب جدا نتھا
وہ لوگ مجتہد فی المذہب کہلاتے ہین یعنے ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب
مین مجتہد تھے نہ یہہ کہ انکا کوئی دوسرا مذہب علیحدہ تھا تو حقیقت مین ابو حنیفہ
اور محمد اور ابو یوسف اور زفر رحمہم اللہ کا مذہب ایک تھا چار کہانسے سمجھا
جو ملانا کہا خلاف امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد
حنبل کے کہ یہہ لوگ مجتہد مطلق اور صاحب مذہب تھے اسواسطے چارون امامون
کے مذہب کو ایک مین ملانے سے سواد اعظم نے منع کیا ہی مگر تین وجہ سے
جیسا کہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ کے فتوی سے اوپر بخوبی لکھ چکے کہ انھون نے

بلغر

بغیر تینون وجہ کے دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنیکو حرام لکھا ہی اور
ایسا ہی شرح سفر السعادت مین بھی لکھا ہی باقی رہا مجتہد مطلق یعنے مجتہد فی الشرع
اور مجتہد فی المذہب کا فرق حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ دہلوی نے
عقد المجید کی دو فصلونمین اور قرۃ الانظار کے اوایل مین بخوبی لکھا ہی جو
چاہے سو دیکھ لے مگر ہم فایدہ عام کے واسطے کچھ یہان بھی لکھ دیتے ہین کہ
قرۃ الانظار مین لکھا ہی کہ فقہا کے سات طبقے یعنے سات درجے ہین پہلا طبقہ
مجتہدین فی الشرع کا مثال چارون امامونکے یا مثل اس شخص کے کہ اصول
کے قاعدے مقرر کرتے اور چارون دلیلونسے یعنے کتاب اور سنت اور اجماع
اور قیاس سے اصول کے قاعدے موافق فقہی مسئلے نکالے ہین انکی راہ اختیار
کرے بغیر اسکے کہ کسیکا مقلد ہو فروع مین یا اصول مین اور دوسرا طبقہ مجتہدین
فی المذہب کا ہی مثل ابو یوسف اور محمد وغیرہ اصحاب ابی حنیفہ کے کہ جنکو چارون
دلیلون سے احکام نکالنے کی قدرت تھی اس قاعدے موافق جو انکے استاد
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے مقرر کر رکھا ہی اور اُن لوگون نے اگرچہ بعضے فقہی احکام
مین ابو حنیفہ کے خلاف کیا ہی لیکن اصول کے قاعدونمین ابو حنیفہ کی تقلید کرتے
ہین اور اسی تقلید کے سبب سے وہ لوگ ان لوگونمین سے جو مثل ابو حنیفہ کے

صاحب مذہب ہین مثل شافعی کے صاف پہچان پڑتے ہین تیسرا طبقہ مجتہدین
فی المسایل کا ہی کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے روایت نہین پاتے
ہین تو اسمین انکو قدرت نہین ہی کہ صاحب مذہب سے مخالفت کرین نہ اصول مین
اور نہ فروع مین لیکن وہ لوگ کیا کرتے ہین کہ جس مسئلے مین صاحب مذہب سے بیان
صریح نہین پاتے تو اس مسئلے کے احکام نکالتے ہین اسی صاحب مذہب کے اصول
موافق جو اُسنے قاعدے مقرر کر رکھا ہی اور یے لوگ کون ہین مثل خصاف
اور ابی جعفر طحاوی اور ابی حسن کرخی اور شمس الایمہ حلوائی اور شمس الائیمہ
سرخسی اور فخر الاسلام بزودی اور فخر الدین قاضی خان وغیرہ کے چوتھا
طبقہ اصحاب تخریج کا مقلدین مین سے مثل رازی اور اسکے مانند کے تھا کیونکہ
یے لوگ اجتہاد کی قدرت مطلق نہین رکھتے لیکن یہہ لوگ اس سبب سے کہ اصول
کے قاعدے انکو خوب ضبط ہین اور جس مقام سے امام نے مسئلے نکالا ہی وہ
مقام انکو خوب معلوم ہین یہہ طاقت رکھتے ہین کہ امام کا جو قول مجمل ایسا ہو کہ
اسمین دو وجہ ہو سکتی سو اسمین سے جو وجہ قوی ہو اسکو بیان کر دین اور
جو فقہی مسئلہ صاحب مذہب سے یا اسکے اصحاب سے منقول ہو اور اسمین دو احتمال
پایا جاتا ہو اسمین سے جو احتمال قوی ہو اسکو بیان کر دین سو بعضے مقام مین

جو ہدایہ مین لکھاہے کہ کذافی تخریج الکرخی وتخریج الرازی تو اسکے بھی معنے ہین
پانچوان طبقہ اصحاب الترجیح کاہے مقلدین مین سے مثل ابو الحسن قدوری اور
صاحب ہدایہ وغیرہ کے انکا کام یہہ ہے کہ بعضے روایتونکو بعضے پر فضیلت دینا
یعنے اسکی افضلیت بیان کرنا اپنے قول سے اسطرح سے کہ افضل روایت یہ
لکھتے ہین ط ہذا اولی وہذا اصح روایت وہذا اوضح روایتہ وہذا اقویٰ وہذا
اوفق للقیاس وہذا ارفق للناس ط چھٹا طبقہ ان مقلدین کا جنکو طاقت ہے
کہ فرق کردین درمیان اقوی اور ضعیف کے اور ظاہر مذہب اور نادر روایت
مثل اصحاب متون اور معتبرہ کے متاخرین مین سے مانند صاحب کنز اور صاحب
مختار اور صاحب وقایہ اور مجمع کے اور ان لوگونکا کام یہہ ہے کہ اپنی کتابون
مین جو قول کہ مردود ہے اور جو روایت کہ ضعیف ہے اسکو نہ نقل کرینگے
ساتوان طبقہ ان مقلدین کا جنکو ان باتونکی جو مذکور ہو مین طاقت نہین ہے
اور دبلی اور موٹی کا فرق نہین کرسکتے اور داہنے بائین کی امتیاز نہین بلکہ
جو پاتے ہین بٹورتے جاتے رات لکڑی ہارے کیطرح سو ایسون پر افسوس
ہے اور جو ایسونکی تقلید کرے اس پر تو بڑا افسوس ہے یہہ بات ٹھیک ٹھیک
انھین کے شایان ہے کہ آنکھہ موند ہرکسی کی تقلید کرتے ہین اور جاہلون کے

کہنے سے سنّت ترک کرتے ہین اپنے دلمین خوب سوچین کہ جنکو یے سب
اپنا پیشوا سمجھے ہین وہ کیسے ہین ط سبحان اللہ تقلید چھوڑین ابوحنیفہ کی
اور تشاہد کرین غیر کی

باب چوتھا

شہر مدراس مین جو اُن لوگون نے فساد کیا اسکے بیان مین

جب ان مکارون نے آپسمین ایسا اتفاق سوگند اور عہد وپیمان سے
کیا کہ ان چارون مذہبون کو باطل کر ڈالنا اور ایک نیا طریقہ محمدیہ نکالنا تب
ہر ایک شہر مین ایک دو مرید خلیفہ بھجوائے اور وعظ ونصیحت کا بازار
گرم کیا اور بہتیرے جاہل غریب مسلمانون کے ایمان مین خلل ڈالا جب عام
لوگونکو معلوم ہوا کہ وہابیہ فرقے کے لوگ چارون مذہب کو بدعت کہتے ہین
اور فاتحہ نیاز درود وغیرہ اکثر ثواب کے کامونکو منع کرتے ہین تب تو
یہی انکے درپے ہوے اور ہر ایک جگہہ خصوص مسجدونمین فتنہ فساد ہونے لگا
علماے اہل سنّت وجماعت بھی اگر وعظ مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بیان
کرتے اور بدعت کے فعلونکو منع کرتے تو جھٹ عام لوگ انکو متہم کرتے کہ
یے بھی وہابی ہین یا دنیا کیواسطے وہابیونکی رعایت کرتے ہین غرض عالمون نے

حق بات بولنا چھوڑ دیا اور مسلمانون مین بدعت کا کام اور فساد بڑھتا چلا اور
یہان تک نوبت پہنچی کہ مسلمانون کے دلون مین ایک دوسرے سے نفاق پڑگیا
اور جونا گڑھہ ضلع گجرات مین جہان نواب بابی خان بہادر کی اولاد کا عمل ہے وہان
بڑا فساد ہوا آخر مولوی سلیمان اور مولوی محمود علی کو پکڑا اور توبہ استغفار
پڑھایا اسیطرح حیدرآباد دکن مین اس فرقے والون نے بڑا فساد کیا آخر مولوی
سلیم جو انکا سرگروہ تھا قید مین ڈالا گیا اور دوسرے سب وہابی وہان سے
بھاگ گئے اسی طرح گئے سال ٹونک مین بڑا فساد ہوا اکثر اس مذہب کے
مولویون کو وہان سے بھی نکال دیا اب اگر سب شہرون کا ایسا احوال لکھے
تو ایک دفتر چاہیئے الغرض محمد علی رامپوری جسکی باتون کے رد مین مولوی
تراب علی صاحب لکھنوی نے جو چار برس ہوئے یہان حج کے ارادے سے تشریف
لائے تھے ایک رسالہ بنام سبیل النجاح لتحصیل الفلاح لکھا ہے جب وہ رامپوری
مدراس مین آیا تب ایک مسجد مین سکونت اختیار کر کے توعیظ و تدریس مین
مشغول ہوا جب کوئی شخص نبی علیہ السلام کا نام مبارک مجلس مین لیوے اور
درود پڑھے بلکہ سب سننے والون پر بھی درود پڑھنا لازم ہے تب وہ مولوی کہے
کہ بھائیو اذان مین اللہ جل جلالہ کا نام سنتے ہو تو کچھ نہین کرتے ہو

اور جب محمد رسول اللہ کا نام سنتے ہو تو کیون درود پڑھتے ہو یا تھہ
انگھون پر کیون رکھتے ہو تم نے تو رسول اللہ کو اللہ سے بڑھکر مقرر کیا
جب اسکو جواب دین کہ ایسا حدیث شریف مین آیا ہی تب وہ اپنا موہنہ
تیڑا کر کے چپ ہو رہے ہے کیونکہ اہل سنت و جماعت کے علما ونکا قاعدہ ہے
کہ فضایل اعمال کے لئے اگر ضعیف حدیث ہو تو بھی اُسپر عمل کرنا لازم ہے
بعد چند روز کے کہنے لگا یا رسول اللہ یا علی مدد یا دستگیر یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ یا سید احمد کبیر الرفاعی کہنا شرک ہی جب رفتہ رفتہ اسکا
چرچا پھیلا وہان کے عالمون نے اُسے پکڑا تب اُسنے تقویت الایمان کی کتاب
دکھلائی آخر کو توبہ کیا پھر بھی دوبارہ فساد اُٹھایا حاصل کلام نواب صاحب
کے حضور مین سب وہانکے عالمون نے تقویت الایمان پر اعتقاد رکھنے
والونکی تکفیر کا فتوا لکھا چنانچہ بجنسہ اسکی نقل مع ترجمہ ہندی یہان داخل ہوئی
ہی اور یہہ فتوا اصل مدراس کا چھپا ہوا ہی اور مدراس سے ایک بڑے
عالم اور وہانکے رئیس نے اس فقیر حقیر کے لئے بھیجا ہی خدا انکو اجر عظیم دیوے
اور دین محمدی کے مددگار ونکا خدا بول بالا کرے

شہر مدراس کے علما ونکا فتوی

حامداً و مصلیاً و مسلماً	عظیم جاه ۲۲ ۱۲ سراج الامرا	اشتهارنامه

بر متبعان شریعت نبوی و پیروان دین مصطفوی مخفی و محتجب نماند که چون کتاب
تقویت الایمان مولوی اسمعیل دهلوی و رسایل ولایت علی عظیم آبادی و خرم علی
وغیره خلفائی سید احمد بزبان هندی مشتمل بر تنقیص شان سرور عالم و انکار
توسل و شفاعت وی صلی الله علیه وسلم و انکار بودن عزتی بانجناب سوای
رسالت و اهانت دیگر انبیا و اولیا از چند عرصه درین ملک رواج یافتند و خلفاو
مریدان و مددگاران مولوی محمد علی رام پوری خلیفه سید مذکور که بظاهر حال شان
صلاح مینمود همین کتب مقدوحه و مطروده را عروة الوثقی دانسته بدان استعمال
ورزیدند و کلمات شنیعه آنرا نقل هر مجلس ساختند و باهر کس و ناکس بمباحثه در آمدند
لهذا علمای مدراس بر بطلان هفوات این کتب اتفاق کرده بتکفیر معتقدین آن
فتوی دادند و بحضور فیض معمور جناب مستطاب حامی دین متین رسالت مآب
نواب سراج الامرا عظیم جاه بهادر دام اقباله و نواله و زاد عمره و اجلاله حاضر
شده از خلیفه مسطور مستدعی شدند که یک وثیقه در تقبیح تقویة الایمان و امثال

وامثال آن نوشته مهر خود و خلفا بران ثبت کرده در جماعت مسلمین علانیه خوانند
تا زبان خاص و عام از تفوه بامثال این کلمات ناشایسته و مضامین ناباییسته بربسته
گردد و تهمت تعلیم و ترغیب از شما مرتفع شود و ایشان باجابت آن برضا و رغبت پرداخته
بتاریخ هفتم شهر ذیقعده سنه ۱۲۴۱ هجریه روز پنجشنبه بحضور نواب معلی القاب و جماعت
علما وثیقه متضمن باینکه هرکس که بر مضامین کتاب تقویة الایمان و امثال آن که متضمن تنقیص
انبیا و اولیا و مخالف عقاید اهل سنت و جماعت است معتقد شود بیشک کافر گردد
و از دایرهٔ اسلام بیرون گردد و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الهی دارد او را
لازم است که کتاب مذکور و امثال آنرا از خود دور اندازد و از متابعت ائمه اربعه در عقاید
و فقه بیرون نرود نوشته بمهر خود ثبت کرده مواهیر خلفائی خود و مواهیر گواهی علما
بران ثبت کنانیدند و چون حسب معهود فردای آن بعد نماز جمعه در مسجد جامع
والاجاهی بر منبر استاده قرطاس مذکور را در دست گرفته بحضور عامهٔ مسلمین کلماتی
گفتند که بمضمون وثیقه مطابقت نداشتند بلکه بسبب استماع کلمات موحشه که منجمله
آن تعریف و توصیف مولوی اسمعیل دهلوی و تمثیل خود با امام حسن رضی الله عنه که
با والی شام صلح برای امن خلایق کردند و اعتراض بر علما که چرا تاویل افراط و
تفریط تقویة الایمان نکرده حکم تکفیر معتقد شان نمودند بود در رسوخ عقیده شان بمضامین این

کتاب

کتب دانستہ شد لہذا بکافہ مومنین اعلام دادہ میشود کہ ایمان خود را از
دست بردِ این فرقہ نگاہدارند و باز در دام ارادت ایشان نہ در آیند و عاقبت خود
را تباہ نسازند وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ **ترجمہ** تابعان شریعت
نبوی اور پیروان دین مصطفوی پر پوشیدہ نرہے جب کہ کتاب تقویۃ الایمان
مولوی اسمعیل دہلوی کی اور رسالے ولایت علی عظیم آبادی و خرّم علی وغیرہ
خلفای سیّد احمد کی زبان ہندی سے جو مشتمل نقصان پر شان سرور عالم صلی
اللّٰہ علیہ وسلّم کے اور انکار پر وسیلہ اور شفاعت اس جناب کے اور نہونے پر
کچھ عزت کے اس حضرت کو سوائے رسالت کے اور اہانت پر انبیا او اولیا کے
ہین کئی ایک روز سے اس ملک مین رواج پائے تھے اور خلفا اور مریدان اور مددگاران
مولوی محمد علی رام پوری خلیفہ سیّد مذکور کے جو ظاہر حال سے انکے صلاحیت
دکھلائی دیتی تھی اُنہین بد کتابون کتئین دستاویز مضبوط جانکے شغل رکھا کیا
اور بد باتین کتین اسکے مشغلہ ہر مجلس کا بنا دیا اور ہر لایق اور نالایق مین جھگڑا
انہین کا ہوتا رہا اسلئے علماے مدراس نے باطل ہونے پر بیہودہ باتین ان کتابونکی
اتفاق کرکے کفر پر ان باتون کے معتقدون کے فتوی دیا اور حضور فیض معمور
جناب مستطاب حامی دین متین رسالت مآب نواب سراج الامرا عظیم جاہ بہادر

دام اقبالہ ونوالہ وزاد عمرہ واجلالہ مین حاضر ہوکے محمد علی مذکور سے چاہے
کہ ایک دستاویز جو بیا مین بدی تقویۃ الایمان کے اور جو مانند اسکے ہو لکھکر
مہر اپنی اور اپنے خلفا کی اسپر چپکا کر مسلمانونکی جماعت مین علانیہ پڑھین
تا زبان خاص و عام کی ایسی بدباتون سے ان کتابون کے باندھی جاے اور تہمت
تعلیم اور ترغیب کی تمسے دور ہو پس انہون نے اپنے رضا ورغبت سے ساتوین
ذیقعدہ روز پنجشنبہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین بیچ حضور نواب معلّی القاب کے روبرو جماعت
علما کے یک دستاویز اس مضمون کی لکھدی کہ جو شخص کہ مضامین تقویۃ
الایمان اور مضامین پر اسکے ویسے کتابونکے کہ جسمین نقصان شان انبیا اور
اولیا اور مخالف اہل سنّت وجماعت کی ہو اعتقاد رکھے بیشک کافر ہی اور
دایرۂ اسلام سے باہر اور جو کوئی کہ اُمّید چھوٹنے کی عذاب الٰہی سے رکھے
اسپر لازم ہی کہ کتاب مذکور اور جو مانند ہو اسکے اپنے سے دور رکھے اور متابعت
سے چارون امامون کے عقاید اور فقہ مین باہر نجاوے پس انہون نے اسیہی
مضمون کی دستاویز لکھکے مہر اپنی کرکے اور مہرین اپنے خلفا کے کرواکر
اور گواہی علما کی ڈلواکے دے دیا اور جب موافق وعدہ اپنے دوسرے روز
نماز جمعہ کے بعد مسجد جامع والاجاہی مین منبر پر کھڑا ہوکے دستاویز مذکور کو

ہاتھہ مین پکڑکے روبرو تمام مسلمانون کے ایسے باتین کہین کہ مضمون سے اس
دستاویز کے خلاف تھین بلکہ سُننے سے وحشی باتین انکے کہ جسمین تعریف اسمعیل
دہلوی کی اور تمثیل اپنی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے جو والی شام سے
صلح واسطے امن خلایق کے کیا تھا کی اور اعتراض علما پر اسطور سے کہ انھون نے
تاویل کم وزیادتی مین تقویۃ الایمان کے نکرسکے حکم تکفیر کا معتقدین پر اسکے کیون
کیا یہہ معلوم ہوا کہ خوب عقیدہ انکا ان کتابون پر ہی اسلیئے سب مومنون کو
سنایا جاتا ہی کہ اپنے ایمان کو ہاتھہ سے اس فرقہ کے بچاوین اور دام
مریدی مین انکے نہ پہنسین اور عاقبت اپنی خراب نکرین وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلاغ
نہین ہی ہمارے پر مگر پہنچانا یعنے کہہ دینا حق بات لوگونکتین

رسول اللہ قاضی
شرع سیّد عبد خان
شریف
خادم سنہ ۱۲۲۱

محمد ارتضا علی ۱۲۴۴
خان بہادر افضل العلما قاضی
القضاۃ ممالک محروسہ
متعلقہ حلقہ مدراس

محمد صبغۃ اللہ ۱۲۳۹
عمدۃ العلما بدر الدولہ مولوی
جناب عظیم نواز خان بہادر معتمد
مفتی شرع

اصاب من اطاع — ما اجمع علیہ العلما فھو احق بالاتباع ومن خالفھم — سیّد محی الدین قادری
محمد عرفان اللہ — فقد خالف الشریعۃ التی ھی واجب الاتباع — عرف محی الدین بادشاہ
تجاوز اللہ عنہ — خاتم العلما محمد عطاء اللہ عفی عنہ سیاتہ — عفی اللہ عنہ

محمد قادر علی عفی اللہ عنہ   سید احمد قادری غلام علی عفی اللہ عنہ   فقیر ابو المعالی عفا اللہ عنہ

معلوم باد کہ چون پیش از شش سال محمد علی رام پوری خلیفہ سید احمد بریلوی وارد مدراس گردید عقیدۂ فاسدۂ خویش مضمر داشتہ بچرب زبانی و طلاقت لسانی طریقہ وعظ آغاز نمود اکثر عوام و بعضی خواص کہ از عقاید فاسدہ طریقہ اش ناواقف بودند

نظر بمواعظ و لطایف ملمعه در دام ارادتش واقع گشتند و بعد ازان که چند اعتقادات
باطلهٔ این فرقه بشیوع رسید علمای مدراس استفتا درین باب کرده اجوبهٔ آن ارقام
نمودند تا از رامپوری مسطور مهر و دستخط بگیرند درین اثنا روانگی نامبرده از ینجا صورت
بست چون که دایرهٔ کلام وسیع بود در اجوبهٔ مرقومه مناقشات لفظیه بین العلما
واقع گشت ورد و قدح بجانبین تحریر پذیرفت الغرض بعد چندی کتب عقاید فاسدهٔ
این فرقه که بر تنقیص شان سرور عالم صلی الله علیه وسلم و دیگر انبیای کرام و اولیای
عظام دلالت میدارد مطبوع شده در رسید همه علمای نامدار و فضلای عالیمقدار
آن کتب را ملاحظه کرده حکم بطلان این عقیده و فساد چنین طریقه مینمودند هرگاه
بار ثانی رامپوری مسطور در اواخر ماه رمضان سنه ۱۳۱۵ هجری مقدسه بمدراس رسید
بعض اهل ارادت او بتصور تائیدش این عقیدهٔ باطله را آشکار کردند و با هر کس و
ناکس گفتگوها آغاز نمودند و زبان بتوصیف و حقیت آن کتب دراز ساختند آخر
شبی که هشتم ماه شوال از سنه الیه بود مولوی جمال الدین احمد صاحب را که یکی از
علمای نامدار مدراس اند اتفاق مباحثه رامپوری مسطور بخانه اش افتاد که از اول تا
میل وی بران کتب باطله یافته شد پس علمای مدراس رامپوری مذکور را برای مباحثه
و مناظره طلبیدند تا فساد کتب مرقومه بر مریدانش واضح و لایح گردد مومی الیه طاقت

مباحثہ در خود نیافتہ لیت و لعل میکرد آخر الامر مولوی صاحب موصوف بغرۂ ذیقعدہ
از سال صدر بعد نماز جمعہ در مسجد جامع والاجاہی قران شریف بدست گرفتہ
بر سر منبر علی رؤس الاشہاد حقیقت بطلان مطالب کتب مزبورہ وصورت مباحثہ
مذکورہ اعلان فرمودند بعض مریدان رامپوری کہ از عقیدۂ باطلۂ باطنہ اش
ناواقف بودند باستماع این ماجری از بیعتش انحراف ورزیدند و سر انقیاد
از متابعتش در کشیدند و رامپوری بخوف انحراف دیگر مریدان خود برات نامہ موکد
بحلف نوشتہ بحضور علما عرض کرد چون اکثری از ایشان آنرا مکتفی ندانستہ وثیقہ
دیگر طلبیدند حسب خواہش آنہا وثیقۂ داد آخر بران قیام نورزید و انچہ در دل بود
بی اختیار بر زبانش رسید چنانچہ تفصیلش از ذیل این قرطاس مبرہن میشود دیگر
باید دانست کہ رامپوری مسطور در وقت ترقیم وثیقہ اقرار کردہ بود کہ برات نامہ را
بخدمت علما خواہم سپرد لیکن آنرا نرسانیدہ ہمراہ خود برد و بران برات نامہ مواہیر
و دستخطہای خلفا و بعض مریدان او مثبت و نیز مہر و دستخط بدر الدولہ مفتی و شرف
الملک بخشی سرکار نواب صاحب بطور شہادت بران ثابت چنانچہ از ملاحظۂ نقل
برات نامہ کہ در ذیل ملحق است تفصیل اسامی آنہا واضح میشود پس اگر مواہیر و
دستخطہای دیگران دران مثبت باشد آنرا از علمای مدراس نباید شناخت و بجز

این

این برات نامه اگر محضری ساخته نزد خود داشته باشد از قابل اعتبار نباید

انکاشت **ترجمہ** معلوم ہووے کہ چھ برس آگے محمد علی رامپوری سید

احمد بریلوی کا خلیفہ مدراس مین وارد ہوا اور اپنے فاسد عقیدے کو دلمین چھپا کر

چرب زبانی اور فصاحت ظاہری سے وعظ کا طریقہ شروع کیا اکثر عوام اور

بعضے خواص لوگ بھی جو اسکے بد اعتقاد سے ناواقف تھے اسکے مریدی کے دام

مین آگئے جب اسکے کتنے ایک باطل اعتقاد کی باتین لوگونمین ظاہر ہوئین تب

دار العلم مدراس کے علماؤن نے ان باتونکا استفتا بنا کر اسکے جواب لکھے تا اس

مولوی رامپوری سے بھی صحیح دستخط اُن مسئلون پر لیوین اس عرصے مین وہ

مولوی وہان سے روانہ ہوگیا اور اِن دونون فرقون کے جواب و سوال مین بسبب

وسعت کلام کے کئی طرح کے مناقشے پیدا ہوے الغرض کتنے دن کے بعد اس فرقے

کی عقاید کی کتاب جسمین نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم کی تنقیص

شان اور انبیاے عظام اور اولیاے کرام کی حقارت کی باتین لکھی ہوئی تھین

چھپ کر وہان اُنہنچی سب علماے نامدار اور فضلاے عالیمقدار نے اس کتاب کو دیکھکر

اُنکے عقیدیکو فاسد اور باطل کہا جسوقت رمضان المبارک کے اخیر ۱۲۹۱ سنہ ہجریہ

مقدسہ مین وہ رامپوری مولوی وہان دوبارہ آیا تب بعضے اسکے مریدون نے

اسکی مدد کاری کیواسطے اپنے باطل عقیدیکو ظاہر کئے اور ہر کس وناکس کے
ساتھ گفتگو کرنے لگے اور اس کتاب کی حقیت اور توصیف مین اپنی زبان دراز کئے
آخرالامر ماہ شوال کی اٹھوین تاریخ سنہ مذکور کو مولوی جمال الدین صاحب
کنتین جو مدراس کے نامور علماؤن مین سے ہین اس رامپوری مولوی کے
ساتھ اسی کے گھر مین مباحثے کا اتفاق پڑا اور معلوم ہو گیا کہ اس مولوی کا
میل اس باطل کتاب کی طرف بہت ہے پھر مدراس کے عالمون نے مولوی
رامپوری کو ظاہر مباحثے کیواسطے بلوایا تا اس کتاب کا باطل ہونا سب اسکے
مریدون پر ظاہر ہوجاوے لیکن مولوی مذکور نے اپنی ذات مین مباحثے کی
طاقت نہ دیکھکر لیت ولعل کرنے لگا آخرش ماہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ کو سنہ مذکور
مین مولوی جمال الدین صاحب موصوف قران شریف اپنے ہاتھ مین لیکر جامع
مسجد والاجاہی مین سب جماعت مسلمین کے حضور منبر پر چڑھکے اس کتاب کا
باطل ہونا اور مولوی رامپوری کو مباحثے کے واسطے بلانا اور اسکا نہ آنا سب
ظاہر کر دیا اس رامپوری مولوی کے بعضے مرید جو اسکے بد اعتقاد سے ناواقف
تھے یہہ حال دیکھہ اسکی مریدی سے پھر گئے اور اسکی تابعداری سے انحراف کئے
جب مولوی رامپوری نے جانا کہ میرے باقی کے دوسرے مرید بھی پھر جائینگے

تب ایک برات نامہ قسم اور سوگند کے ساتھ لکھکر علماؤنکی خدمت مین بھیجدیا
اکثر علماؤن نے اس دستاویز کو کافی نجانکر اُسسے دوسرا وثیقہ نامہ طلب کئے
تب اُسنے دوسرا وثیقہ نامہ بھی لکھکر بھیجا آخر وہ اِس بات پر بھی قایم رہا
اور جو اسکے دلمین تھا بے اختیار زبان پر آگیا چنانچہ دوسرے دستاویز و نسے
معلوم ہو جائیگا دوسرا جاننا چاہیے کہ رامپوری مذکور نے وثیقہ لکھتے
وقت اقرار کیا تھا کہ مین برائت نامہ علماؤنکی خدمت مین بھیجونگا لیکن وہ نہ بھیجا
اور اپنے ہمراہ لے گیا اُس برائت نامے پر اُسکے بعضے خلفا اور مریدون کے
مُہر و دستخط تھے اور جناب مفتی بدر الدولہ صاحب اور جناب شرف الملک بہادر
بخشی سرکار نواب صاحب کی مہرین بطور شہادت اُسپر تھین چنانچہ برائت
نامے کی نقل النقل آگے لکھی ہے اسکے دیکھنے سے انکے نام معلوم ہو جائینگے
اگر دوسرے کسی کی مہرین اور دستخط اُسپر ہون تو ان کو مدراس کے
علماؤن مین سے نجاننا چاہیے اور اگر اس برائت نامے کے سوائے اور کُچھ محضر
بنا کر اپنے پاس رکھ لیا ہو اسپر بھی اعتبار نکیا چاہیے ۞

نقل النقل برات نامہ موکد بحلف بسم اللہ الرحمن الرحیم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمۃ انك انت

الوهاب وصل علی حبیبک الشفیع المجاب محمد المبعوث بفصل الخطاب وعلی آله

وصحبه خیر آل واصحاب اما بعد بر علمای امت مصطفویه وفضلای شریعت نبویه

مخفی ومحتجب نماند که عقیدهٔ این فقیر سید محمد علی وحضرت سید احمد صاحب مرشد فقیر

موافق عقاید جمهور اهل سنت وجماعت ومطابق مرشدان مرشد خود حضرت شاه

ولی الله ومولانا شاه عبد العزیز قدس سرهما است پس باید که جمیع خلفا ومریدان این

برین عقاید حقه ثابت قدم باشند وکفی بالله شهیدًا که این فقیر معتقد مطالب

والفاظ تقویة الایمان وغیرها که خلاف عقاید جمهور اهل سنت ومشعر تنقیص شان

سرور عالم صلی الله علیه وسلم باشند نیست پس هرکسیکه از خلفا ومریدان این فقیر

بران اعتقاد دارد ضال ومضل است اینچند کلمه بطریق برات نامه بحکم اتقوا مواضع التهم

نوشته مهر ودستخط خود بران ثبت کرده مواهیر خلفائی خود بران ثبت

کنانیدم تا دفع مظنه کرده وزبان تشنیع احدی دراز نشود تحریر فی التاریخ پنجم ماه

ذیقعده سنه ۱۲۵۱ هجری نبوی صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم ط

محمد علی

بدر الدوله

شرف الملک بهادر ۱۲۴۳

محمد حسین خان ۱۲۱ مولوی جلال الدین

زور آور علی خان ۱۲۱۵

حکیم جمال الدین خان ملتمس خان خانعالم خان

ترجمہ حق سبحانہ تعالی کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ
وسلم کی نعت کے بعد سب علمای دیندار اور فضلاے شریعت احمد مختار پر
مخفی اور پوشیدہ نرہے کہ اس فقیر سید محمد علی رامپوری کا اور میرے مرشد
سید احمد صاحب کا عقاید اہل سُنت وجماعت کے موافق اور اپنے مرشد ان
مرشد حضرت ولی اللہ صاحب اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کے اعتقاد کے موافق
ہے میرے سب خلفا اور مریدونکو چاہیے کہ اس عقاید حقہ پر ثابت قدم رہین وکفی
باللہ شہیدًا اور مین جو باتین کہ تقویۃ الایمان مین جمہور اہل سُنت وجماعت کے
عقاید سے خلاف اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان مین ہین اسکا
قایل اور معتقد نہین جو کوئی میرے خلفا اور مریدونمین سے اُس پر اعتقاد رکھے
وہ خود گمراہ اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا ہے تُہمت کے مقامون سے تم پرہیز
کرو اسلیئے مین نے یہہ براءت نامہ لکھکر اپنی مُہر و دستخط سے اور اپنے خلفا
مریدونکی مہر و دستخط سے تیار کر دیا تا لوگون کا گمان دفع ہووے
اور کسی کی بدگوئی کی زبان دراز نہووے پانچوین تاریخ ذیقعدہ کی سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ

نقل وثیقہ محمد علی رامپوری یعنی اظہار نامہ ہو الحق المبین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد سید المرسلین
وآله الطاهرین وصحبه الطیبین اما بعد بر متبعان شریعت غرا و پیروان سنت
بیضا مخفی و محتجب نماند که فقیر سید محمد علی رامپوری در ینولا کتاب تقویة الایمان را
ملاحظه کرد هرگاه بعض مضامین و عبارت آنرا مخالف مذهب اهل حق اهل سنت و
جماعت دید و دریافت متیقن گشت که هر کس که بران مسائل کتاب که متضمن تنقیص انبیا
و اولیا و مخالف عقاید حقه اهل سنت است معتقد شود بیشک کافر گردد و از
دائره اسلام بیرون رود و کسیکه توقع رستگاری از عذاب الهی دارد او را ضرور
است که آنکتاب و امثال آنرا از خود دور اندازد و از متابعت ائمه اربعه در عقاید و فقه
بیرون نرود لهذا فقیر بر قرطاس هذا مهر خود مع خلفا ثبت کرد و اهل علم مدراس نیز
مهرهاے گواهی خود ها بران ثبت کردند بناء علی هذا برای اطلاع جمیع ساکنان این
اطراف در جامع مسجد وغیره اشتهار داده میشود زیاده والسلام علی من اتبع
الهدی والصلوة والسلام علی رسول الله المصطفی واله واصحابه اهل
المجد والعلی تحریر فی التاریخ هفتم ذی قعده سنه ۱۲۵۱ هجری مقدسه

شهد بما اقر به المولوی محمد علی

محمد عبد ۱۲۱۹ نور ... نقو

رسول الله قاضی شرع سید عبد جان شریف خادم سنه ۱۲۲۱

براقرار سید صاحب مهر نموده شد

محمد ... ۱۲۳۰ شمس ... بکین
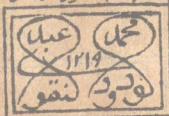
مهر مغشوش محمد علی رامپوری

براقرار سید صاحب موصوف مہر نمودہ شد

١٢٣٩ محمد صبغة اللہ
جنگ عمدة العلما بدر الدولہ مولوی
غظیم نواز خان بہادر معتمد
یعنی مفتی شرع غرا

شہد بما فیہ

جنگ قادر حسین خان
بہادر امیر نواز

زور اور علی
خان ١٢١٥

محمد حسین خان ١٢٣٣
مولوی جلال الدین

شرف ١٢٤
الملک بہادر

شہد بما اقر بہ المولوی محمد علی

محمد حسن علی ١٢٤٨

محمد خان
خان عالم

ترجمہ سب تعریف ثابت ہی اللہ کو کہ وہ پروردگار ہی سب عالم کا اور
درود و سلام اسکے رسول محمد علیہ السلام پر جو سردار ہین سب پیغمبرون کے اور
انکی سب آل طاہرین اور اصحاب طیبین پر ہوجیو اما بعد شریعت غرا کے تابعدار
اور سنت بیضا کے پیروی کرنیوالون پر مخفی اور پوشیدہ نہ ہے کہ اس فقیر سید
محمد علی رامپوری نے ان دنومین تقویة الایمان کی کتاب دیکھا اسکے بعضے مضمون اور
عبارت اہل سنت وجماعت کے مذہب سے مخالف نظر آے یقین ہوا کہ جو کوئی
مسلمان اس کتاب کے مضمون پر جو انبیا اولیا کی نقصان شانمین اور سچے
اہل سنت وجماعت کے عقاید کے خلاف مین ہین اعتقاد کریگا سو بیشک کافر ہوگا
اور اسلام کے دائرے سے باہر نکل جائیگا اب جو کوئی آخرت کے عذاب سے
نجات پانیکی امید رکھتا ہو اسکو لازم ہی کہ کتاب مذکور کو اور اسکے جیسے اور
کتابونکو اپنے پاس سے دور پھینکے اور عقاید اور فقہ مین ائمہ اربعہ کی متابعت سے

باہر نجاوے اس فقیر نے اپنی مہر اور اپنے خلفاون کی مہر اس کاغذ پر لگائی
اور مدراس کے عالمون نے بھی اپنی مُہرین بطریق گواہی کے یہان لگائین اسلئے
یہان کے اطراف کے سب لوگون کی اطلاع کیواسطے مسجد جامع مین یہہ اشتہار
دیا جاتا ہے اور سلام ہووے اُسپر جو تابعداری کرے دین اسلام کی والصلوۃ
والسلام علی رسولہ المصطفے والہ واصحابہ اہل المجد والعلی ساتوین تاریخ ذیقعدہ
کی ۱۲۵۱ سنہ ہجری مقدسہ مین لکھا گیا **نقل** استدعای علماء متضمن حکم
تکفیر معتقدین مضامین وعبارات تقویۃ الایمان وغیرہ کہ اصلش نزد مفتی سرکار است
علمای مدراس بحضور نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی استدعا میکنند کہ نقل اظہار
نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری مورخہ امروز باحکم حضور متضمن اینکہ کتاب
تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل ورسایل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین مُلک
انتشار یافتہ اند وکلماتیکہ مردمان بان تفوہ میکنند وآن ہمہ مشعر وموہم تنقیص
شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اند باجماع جمہور علمای دین ہمہ باطل اند ومعتقدان
کافر ودوزخی است جابجا مشتہر شود مرقوم ہفتم ذیقعدہ ۱۲۵۱ سنہ ہجری مقدسہ

محمد ارتضا عفی اللہ عنہ — محمد عبد الودود النقوی — محمد حسنعلی عفا اللہ عنہ — محمد علی کلیمی

محمد شہاب الدین — جمال الدین احمد عفا اللہ عنہ — الداعی الفقیر الی اللہ صبغۃ اللہ بدر الدولہ کان اللہ لہ

قاضی سیّد عبد اللہ   عبد الوہاب عفا اللہ عنہ   دستخط نواب عظیم جاہ مسودہ حکم از سرکار پسند

ترجمہ مدراس کے علما نواب عظیم جاہ بہادر مدظلہ العالی کے حضور مین
استدعا کرتے ہین کہ آج کی تاریخ کی مولوی رامپوری کے اظہار نامہ کی نقل حضور کے
حکم کے ساتھ اشتہار پاوے اس بات مین کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل
کی اور رسالے مولوی ولایت علی وغیرہ کے جو اس ملک مین منتشر ہوے ہین اور
جو باتین لوگونکی افواہ مین پڑی ہین اور وے سب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلّم
کی نقصان شان مین ہین سب علمای دین کے اجماع سے وے باطل ہین اور انکا
معتقد کافر اور دوزخی ہے اور یہہ حکم جابجا مشہور کردوین تاریخ ساتوین ذیقعدہ
سنہ ۱۲۵۱ ہجریہ مقدسہ نیچے چارون دستاویز کا مطلب اسی کے جیسا ہی اسلئے
اسکا ترجمہ علیحدہ نہین لکھا گیا **مسودہ** امروز کہ تاریخ ہفتم شہر ذیقعدہ
سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدس است از پیشگاہ حضور نواب عظیم جاہ بہادر بکافہ اہل اسلام
متعلقہ حکومت مدراس وغیرہ اعلام دادہ میشود کہ کتاب تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل
ورسایل مولوی ولایت علی وغیرہ کہ درین ملک انتشار یافتہ اند وکلماتیکہ مردمان
بان تفوہ میکنند وآن ہمہ مشعر وموہم تنقیص شان سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اند باجماع جمہور علمای دین ہمہ باطل ہستند ومعتقد آن کافر ودوزخی است ونقل

اظہار نامہ مولوی سید محمد علی رامپوری نیز بآن ملحق است **دستخط نواب عظیم**

جاہ بہادر باید کہ مفتی بدر الدولہ عمدۃ العلما بالسنہ مختلفہ حکم مذکورۃ الصدر را

بالحاق نقول اظہار نامہ مسطورہ و درخواست نامہ علما مورخہ امروز بجوامع مساجد

مدراس و دیگر ممالک اشتہار دہند۔ غلام محمد علی المشہور بافواہ عظیم جاہ

۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری مقدسہ **بعد اشتہار** احکام مذکورہ فقط در مسجد

جامع والا جاہی رامپوری مذکور باوجود نوشتن برائت نامہ مذکور و وثیقہ مسطورہ

بعد نماز جمعہ ہشتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۵۱ ہجری برخلاف اظہار و اقرار خود در مسجد جامع

کہ دران نواب عظیم جاہ بہادر ہم حاضر بودند بر سر منبر بیان کرد ہمچنانکہ در اشتہار

نامہ مشتہرہ بیست و دوم ماہ ذیقعد سنہ مذکور مندرج است لہذا حکم نامہ ذیل

از سرکار اجرا یافت ہوالاحد واحکم الحاکمین **حکمنامہ** بست و ہشتم ذیقعدہ

سنہ ۱۲۵۱ ہجری نظر بحکم علمای بتکفیر معتقد کتاب اسمعیل و امثال آن مورخہ ہفتم ماہ

حال کہ نزد مفتی سرکار است حکم صادر شد کہ کسانیکہ از مریدان و دوستان محمد

علی رامپوری در ملازمی سرکار اند برطرف و ممنوع ابواب سرکاری شوند مگر

اینکہ توبۂ صحیحہ از بیعت و محبتش کہ تائید آن کس بکتب مذکورہ باوجود نوشتہ دادن

او بمہر و دستخط خود ہفتم ماہ حال عقیدہ خویش موافق عقیدہ علمای موصوفین مرقوم

علانیہ در مسجد جامع ثابت شدہ نمایند و کسانیکہ از مریدان و دوستان و ملازم
سرکار نیند ممنوع منافع و ابواب سرکاری نکردند ؁ دستخط چاکر شرع
محمدی غلام محمد علی المشہور بافواہ عظیم جاہ ؁

معلوم ہووے کہ بعد اس فتوے کے بعضے بنگالی مولویون نے غیرواجبی سمجھکر
پھر ایک کاغذ کلکتے مین اس مضمونکا بنایا تھا کہ تقویۃ الایمان کی کتاب موافق عقائد
اہل سُنّت وجماعت کے ہے پھر جب وہ کاغذ مدراس مین پُہنچا تب اسکے لئے
ایک رسالہ خیر الزاد لیوم المیعاد نام کا لکھا گیا اور اسمین بخبر پانچ مقام کی
عبارت تقویۃ الایمان کی جو مخالف اہل سُنّت وجماعت کے اعتقاد کے ہے داخل
ہوئی اور دلایل فتوی سے مردود کی گئی اور وُہ رسالہ چھاپا گیا اور کلکتے
کو بھیجا گیا تب وہان سب عالمونکو ان لوگونکا فریب اور جعل سازی معلوم ہوگئی
اور اس رسالے کا خلاصہ سراج الہدایت مین موجود ہے ؁

باب پانچوان

دہلی کے علماون کے فتوے کے بیان مین

معلوم ہووے کہ ایک کتاب بنام تنبیہ الضالین وہدایت الصالحین کلکتے کے مطبع
احمدی مین مولوی عبداللہ کی تصحیح سے ۱۲۵۵؁ ہجریہ مین چھپی ہے اسکے دیباچے

کی شروع کی عبارت بجنسہ یہہ ہی ہے یہہ وہ فتوا ہی جو مکے اور مدینے کے
علمانے مکے سے اور مولانا محمد اسحٰق صاحب نے جو نائب اور سجّادہ نشین
ہین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے مقام دہلی مین اور
خاص و عام مومنین کے معتمد اور بہت علما و فضلا اور حضرت امیر المومنین سیّد
احمد قدس سرہ کے خلفانے لا مذہب والونکے احوال سے مطلع ہوکر انکے
طریقے کے مردود اور جھوٹھے ہونے کی دلیلین اور کیفیت لکھہ کر اپنی اپنی مہر
اور دستخط سے مُزیّن فرماکے ہندوستان سے بھیجا ہی کہ عوام نادان مسلمان
اُنکے بُرے اعتقاد کی باتون سے اور بُرے طریقے سے اپنے تئین بچاوین اور
اُنکے مکر و فریب ملمع کی باتین منافقانہ کہ دلمین کُچھ اور منہہ مین کُچھ سنکر
گمراہ نہو جاوین انتہا اور دوسری عبارت جو تمہید کلام مین ہی اسکی نقل
بھی بجنسہ نیچے لکھی جاتی ہی ہے دو برس ہونگے کہ بعضے کم عقل لوگون نے
حضرت کی خبر شہادت کے بعد اپنی ناموری اور جاہلونمین عزت بڑہانے کو
اور دین کے پردے مین دنیا کمانے کو اور ایک گروہ اپنا علیحدہ مقرر کرلینے کو
اس دین محمدی مین رخنہ ڈالنا شروع کیا کُچھ کُچھ نئی بات اور جھوٹھے مسئلے
کلام الٰہی اور کلام رسول کو دھوکھے کی ٹٹی بنا کر ظاہر کئی جسکے سبب قدیم

چال مین جو علماے دیندار اور فضلاے نیک کردار نے موافق احکام خدا
اور رسول کے ٹھہرا دئی تھی اسمین خلل پڑگیا اور لوگون کے دلونمین شک اور
تردد واقع ہوا جیسا انکار کرنا چار مذہب سے جو قریب بارہ سو برس سے
تمام جہان عرب وعجم مین پھیل رہا ہی اور ہزارون عالم فاضل صاحب شریعت
صاحب طریقت اور لکہا اولیا اللہ اس طریقے پر چلکر مُقرب بارگاہ الہی
ہوگئے اور منکر ہونا علم فقہ اور اجماع اُمّت سے اور تفسیر قران شریف سے
اور حقارت کرنی علماے دیندار اور اولیاے باوقار کی اور جناب امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شانمین بے ادبی کی باتین کہنا سواے اسکے ہزارون
طرح سے شوخیان کرتے ہین اور ایمان کھوتے ہین پھر ساتھ ان شوخیون
اور بے ادبیون اور بد اعتقادی کے یے مردود حنفی بھی کہلاتے ہین سو بانی
مبانی اس فرقہ نو احداث کا عبد الحق ہی جو چند روز سے بنارس مین رہتا ہے
اور حضرت امیر المومنین نے ایسی ہی حرکات ناشایستہ کے باعث اپنی جماعت
سے اُسکو نکال دیا اور عُلماے حرمین الشریفین نے اسکے قتل کا فتوا لکھا
پھر کسیطرح بھاگ کر وہان سے بچ نکلا پھر اسی کے شاگرد خاص اور پیرو
با اخلاص عظیم آباد کلکتہ وغیرہ کو گئے حاکم شرع اور علماے صاحب ورع کا

تو کچھ یہان خوف تھا اپنے تئین خلیفے امیر المومنین کے مشہور کرکے لوگونکو اپنے
اعتقاد سے بتدریج مطلع کیا اور جاہلونکو گمراہ بنایا جب یہہ معاملہ علماے دین
اور حضرت کے سچے خلیفون پر ظاہر ہوا اسکے سبب سے بڑا فتنہ و فساد مسلمانون مین
پڑگیا یہان تک کہ باپ بیٹے کا اور بھائی بھائی کا اور خاوند جورو کا اور نوکر
آقا کا مخالف بنا آپسمین پھوٹ ہوئی اور دین کے کامون مین خلل آگیا اس
طریقے کو خلاف حکم خدا اور رسول اور خلاف مرضی حضرت امیر المومنین کے
سمجھکر سب علما اور فضلا نے عموماً اور حضرت کے خلفاون نے خصوصاً دروازہ
نصیحت کا کھولا ان نادانون کو جنھون نے یہہ فساد بویا تھا ممانعت کی مگر نفسیانیت
اور خود پسندی اور دنیا کی طمع نے انکو ہرگز راہ راست پر آنے ندیا کسیکی بات
نمانی بلکہ اور بھی شورش شروع کی او کھل کھیلے اور ایک فساد عظیم برپا کیا جس سے
ہدایت کا دروازہ بند ہوگیا آخر اس مذہب نو کی کیفیت لوگون نے علماے
حرمین الشریفین کی خدمت مین ظاہر کی اُنھون نے انکے طریقے مردود اور جھوٹھے
ہونے پر فتوا دیا اور علماے دہلی اور ہندوستان اور خلفاے امیر المومنین نے
بھی ویسا ہی فتوا لکھا اور اپنے مہر و دستخط سے چھپوا دیا تاکہ لوگ اس
طریقے سے بچ جاوین اور فریبیون کے فریب مین نہ آوین جھوٹھ کہنا

اور خلاف وعدہ کرنا اور اہل حق کے سامنے اپنے اعتقاد سے منکر ہو جانا
اور جبتک اپنا خاص معتقد نہو تبتک اپنے بھید سے اُسے واقف نکرنا اور
فریب دینا اور اپنے طریقے کے رواج دینے کیواسطے جھوٹی قسم کھالینی انکے
یہان درست ہی چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ
اثنا عشریہ کے ۲۰۹ صفحے مین ایسے مکارونکا مکر لکھا ہی اور چارون مذہب
کا حق ہونا مع دلایل اسمین موجود ہی اور یے نئے مذہب والے سب علماے
اہل سُنّت وجماعت کے خلاف سمجھا کر بچارے مُسلمانون کا ایمان کھوتے
ہین اور جاہلون مین خود کو مولانا اور محدث اور محی السنہ اور قامع البدعۃ کے خطاب
سے شہرت دیتے ہین اور اجتہاد کا دعوا کرتے ہین اور بیعت توبہ کو بھی بدعت جانتے
ہین مگر کیا کرین کہ اُسپر تو روزی انکی ٹھہر گئی ہی اگر کھول کر اسکے مخالف کہین
تو بھوکے مرین ای بھائیو مسلمانو یہہ مانہ فساد کا آیا ہی اور یہہ لوگ آخری
زمانے کے نائب دجّال ہین یعنے باطل کو حق مین ملانے والے ای بھائیو
تم لوگ خوب ہشیار رہو اور تحقیق جانو اور یقین کرو کہ یہہ طریقہ لامذہب والونکا
خلاف حکم خدا اور رسول اور علماے سلف کے صرف اپنی نمود اور بڑائی جتانیکو
ہی اور اس طریقے سے تمام عُلما اور فضلا اور خلفاے حضرت امیر المومنین ناراض ہین

اور یہہ طریقہ حضرت موصوف کا تھا اُنکے دیکھنے والے اور انکی صحبت مین رہے
ہوے لوگ ابھی ہندوستان مین موجود ہین اُنسے بقسم دریافت کرلو اگر
حضرت ممدوح اس زمانے مین ہوتے توان نئے مذہب والون اور مفسدگمراہون
کا وہی حال کرتے جو انکے پیشوا عبد الحق کا کیا یعنے مردود کہے اور نکلوا دیتے
اور بھلا یے بڑے جوان مرد اور دیندار ہین تو جہان مُسلمانون کی ریاست
اور حکومت ہی جیسا مکہ مدینہ روم شام بلخ بخارا وغیرہ وہان ایسی باتین
ظاہر کرین دیکھین تو کیا ہوتا ہی سوا ے لات جوتی مار پیزار اور قتل وقید کے
اور کچھ اُنکے نصیب مین نہوگا اور اکثر رزیل قوم کے لوگ جوان مین مل گئے
اور ہندی دو چار کتابین پڑھکر بڑے مولوی صاحب بن گئے اور دس
بیس آدمی اپنے منھ دوڑانے لگے سو کیون عالم ربّانی کی نصیحت سُنینگے
اور اُسکی تابعداری کرینگے اب ایسون کا سردار کہلانا علامت قیامت سے
ہی کہ مخبر صادق نے آگے ہی اسکی خبر دی ہی اذا وصل الامر الی
غیر اهله فانتظر الساعة یعنے جب دین کے کام نالایقون اور
کمینون کو سونپے جاوین تو تم قیامت کے اُمیدوار رہو اور یہی سبب ہی کہ
ایسے جاہل جنکو نہ ایمان کے ارکان کی خبر نہ اسلام کے اعمال کی جہان اُن سے کوئی

عالم یہود یا نصارا کا ملا اسی کا کلمہ پڑھنے لگے اور خاصے بددین بن گئے اب
اسطرح کے لوگون کے حقمین یہی دُعا بہتر ہے کہ اللہ تعالی جو ہدایت کا مالک ہے
پہلے ہی کسی صالح عالم مُسلمان کی صحبت ایسونکو میسّر کر دے کہ جسمین انکی
دین و دنیا کی خیر ہو اب اے بھائیو مُسلمانو ان مفسدونکی چکنی چکنی باتون پر
نہ بھولیو اور اُنکے وعظ و نصیحت پر دھوکا نکھائیو یہہ لوگ رہزن دین ہین نان
کھائینگے ایمان کھووینگے اِنسے مقدور بھر الگ ہی رہو خوب بچ کر چلو اور ایسے
لوگون کے ذلیل کرنے اور نکال دینے مین مطابق حکم خدا و رسول کے بڑا
ثواب ہے کیونکہ بڑے فسادی ہین اور مکّار جس جس طرح سے یہہ لوگ دنیا
کماتے ہین اسکا بیان کہان تک کیجئے کبھی اس نام سے کہ مجاہدین کے لشکر مین
خرچ ضرور ہے لوگونسے روپے لئے کبھی جہاد مین جاوینگے اور غازیون کو
اسباب بنا دینگے مشہور کر کے اسباب روپے تحصیل کئے اور روپیون کے جمع
کرنیکو ایک بیت المال مُقرر کیا پھر نام کیواسطے کچھ بھیج کر سب آپ چکھ گئے غرض
حضرت سیّد صاحب کے نام سے اس زمانے مین بہتونکا بن آیا خوب روپے کما کے
دولتمند ہوگئے اور اب بھی قصور نہین کرتے طرح طرح سے روپے بٹورتے ہین اور
دوزخ کے کُندے بنتے ہین انتہا اصل کتاب تنبیہ الضالین و ہدایت الصالحین مین

اِسسے بھی زیادہ ان لوگونکا احوال ہی مگر راقم نے باختصار لکھا اور دہلی
کے علما اور فضلاؤنکے جواب فتوے مہر و دستخط کے ساتھہ جو اس کتاب مین دستاویز
داخل ہین انکے نام یہہ ہین حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ | صدر الدین |
مفتی شہر دہلی | محمد اکرام الدین | مولوی عبد الخالق | مولوی محمد حیات لاہوری |
| مولوی حسن علی | سراج العلما ضیاء الفقہا مفتی العدالت العالیہ السلطانی سید
رحمت علیخان دہلی کے بادشاہ جمجاہ خلد اللہ ملکہ کی سرکار کے مفتی ہین | ملا اخوند شیر محمد |
شاگرد مولوی رفیع الدین صاحب | مملوک علی | سید محمد | احمد سعید مجددی |
مجددیہ طریقے کے سجادہ نشین ہین | محمد علی عفی عنہ | زین العابدین الکاظمی | مولوی محبوب علی |
جاننا چاہئے کہ کتاب مذکور کے ۳۷ صفحے مین لکھا ہی کہ مولوی کریم اللہ دہلوی
ساکن محلہ لال کنوئے نے کہا کہ یہہ لوگ اسماعیلی ہین مولوی اسماعیل کی تقلید
کرتے ہین وہ بھی ایسے ہی تھے مگر سچ یون ہی کہ انکا یہہ گمان فاسد ہے
کیونکہ مولوی اسماعیل جب پشاور کو گئے وہان کے حنفی علماؤن نے اُنسے
خوب مباحثہ کیا آخر رفع یدین کرنا چھوڑ دیا تھا اور انکے اصول کا رسالہ
کرخی اور طحاوی کیطور پر ہی اور تنویر العینین کا رسالہ جو اُنکا کرکے مشہور ہوا
سو بھی اسبات مین معتبر نرہا کہ اعتبار خواتیم کو ہی اور اُنھون نے آخر عُمر مین

رفع یدین چھوڑ دیا تھا مولوی محمدؐ مخصوص اللہ فرماتے ہین کہ جو کوئی ان
چار مذہبون سے ایک مذہب کو نہ پکڑے کچھ اِسمین سے کچھ اُسمین سے
لیکر اپنا مذہب بناوے وہ بیشک گمراہ ہی اور جو کوئی ایسے نالائق لوگونکے
رد کرنے مین گول فتوا لکھے ہم اسکو بھی بد جانتے ہین اور مولوی موسیٰ انکے
چھوٹے بھائی قریب اسی تقریر کے کہتے ہین مولوی اسماعیل نابینا جو
محمدؐ عمر ابن مولوی محمدؐ اسماعیل دہلوی کے استاد ہین سو انھون نے بھی کہا
کہ اِن لامذہب لوگون کا رد سارے قران اور حدیثو نمین موجود ہی لیکن
اللہ تعالیٰ قوم ظالم کو ہدایت نہین کرتا مولوی حبیب اللہ ملتانی حنفی صوفی نے
ایک رسالہ جدا اس فرقے جدید الضلالت کے حق مین لکھا ہی وہ بھی
انکے بطلان کی خوب واضح دلیل ہی حاجی قاسم بسبب اسکے کہ وے خود
راگ اور مزامیر کے مقدمے مین چارون مذہب سے باہر ہین ہمارے شریک
نہین ہوے مگر اُن لوگونکو سمجھایا کہ ہر بات ہر مذہب کی ماننی بہت مشکل ہی
ایک دن ایک لامذہب والے نے حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب رح کو اختلافی
مسئلے مین پوچھا کہ عند اللہ کیا حق ہی مولانا صاحب نے فرمایا کہ ایک مذہب
اسمین اختیار کرنا ضرور ہی اور اختیار کر لینے کے بعد وہ بات اسکے حق مین

حق ہی یہہ جواب سنکر پوچھنے والا سر دُھن کر چپ رہگیا اور ان لوگون نے
ایک نیا فساد دہلی مین نکالا کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا بدعت ہی
دیکھا چاہئیے کہ ایک ضعیف روایت کو پکڑ کر سب راوی اور مجتہدین کا خلاف
کرتے ہین اور دعوا رکھتے ہین کہ ہم خاص محمّدی ہین کسی غیر کی تقلید نہین کرتے
اب انکو غیر محمّدی کہین تو بجا ہی جیسا کہ محمّد بن عبد اللہ جونپوری کے مقلدون کو
غیر مہدویّہ کہتے ہین اور وے خود کو مہدویّہ فرقہ جانتے ہین (اگر فرصت ملتی
تو یہہ بھی اسی ڈھب پر آجاتے مگر کیا کرین کہ امام ہمام کے نام مین تفاوت تھا)
اور یہہ بات حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ جسکی بھلائی پر علماے امّت شاہدی
دین وہ بھلا ہی اور جسکی برائی پر گواہی دین وہ بُرا ہی کیونکہ وے اللہ کے
گواہ ہین زمین مین اور ایک کج فہم اپنا نام عبد الحق محمّدی رکھکر کئی حدیثین ہندی
ترجمے مین لکھکر اسمین ایسا نفاق کا کلام لکھا ہی کہ دو مثل سایے کے پیچھے
عصر کی نماز پڑھنا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ نماز منافقونکی ہی اور حالانکہ
حنفی صاحب کے یہان دو مثل سایہ ہوئے تک عصر کی نماز کی تاخیر کرنیکا حکم ہے
خدا انکو ہدایت دیوے اب جو لوگ اسکے بہکانے سے حنفی مذہب سے
خارج ہوکر ضلالت مین پڑے سو اسکے ترجمے سے صاف معلوم ہوا کہ وے سب

خارجی اور معتزلہ بن گئے اگرچہ کوئی عالم انکو دباوے تو اقرار کرتے ہین
کہ ہم حنفی ہین مگر اُنسے ہشیار رہنا کہ وہ چارون مذہب سے خارج ہین کیونکہ جتنی
حدیثین آل اطہار اصحاب اخیار اور ائمہ مجتہدین کی تعریف مین ہین اُن سبکو
یہہ لوگ ضعیف کہتے ہین اور مشہور ہی کہ مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے
قران شریف کا درس ان لامذہبونکے رد کرنے پر دہلی مین شروع کیا تھا
پہلے گورپرستی کو رد کیا آخر سارے لامذہبوالون پر رد قوی فرمایا آخر
لامذہبوالون نے اُنپر ایک بہتان باندھا جسکا خلاصہ رسالہ اقامۃ السنّۃ مین
لکھا ہی اور اسوقت بھی پروردگار نے اچھے اچھے علمأ ونکو طرفین مین سے
حق پر جمع کر دیا تھا کہ گورپرستی کو بالکل رد باطل کر دیا اور آپ بھی اس مالک
حقیقی نے اپنے فضل وکرم سے سارے علماے دین اور فقہاے مبین کو ان
لامذہبونکے رد و قدح پر متفق کر دیا ہی الحمد للہ علی ذالک انتہیٰ معلوم
ہووے کہ اس کتاب کے بنانیوالونکو اللہ نے زیادہ استقامت اور
حق گوئی کی ہمیشہ توفیق دیوے اوّل سے آخر تک ہر ہر مسئلے مین علمیت
کی داد دی ہی کہ بعضے مباحث اسمین کے سراج الہدایت مین لکھے ہین فقط

باب چھٹا

حرمین الشریفین کے علماؤن کا فتوا

اسپر مہر ہی مولانا شیخ عبداللہ ابن سراج کی جو سردار ہین مکے کے مدرسونمین
اور مولوی سیّد عبداللہ مکے کے مفتی کی اور سیّد عثمان مکے کے مدرس کی اور
شیخ مصطفی کی جو حنفی اماموںکے رئیس ہین اور شیخ عبدالقادر ابراہیم باشا
ابن محمدؐ علی باشا کے پیرومرشد کی اور مولانا شیخ عابد سندھی مدینے کے
بڑے مدرس کی اور سیّد محمدؐ مولوی محی الدّین مولوی عبداللہ مولوی سیّد علی
اور مولوی صالح ابن احمد مدینے کے مدرسونکی اور محمد ابو السعادات مسجد نبوی کے
امام وغیرہ بہت سے عالمونکی اور یہہ فتوی منشی حسنعلی بنارسی نے سنہ ۱۲۵۶ ہجری
مین بمہر و دستخط علماے موصوفین کے حاصل کیا تھا اس فتوے مین بہت
سوال اور جواب ہین مگر انمین سے ایک سوال اور اسکا جواب لکھا جاتا ہے
تنبیہ الضالین صفحہ ۱۳ السوال الثالث ،، هل یجوز للرجل الذی لیس له ملکة
الاجتهاد ولا توجد فیه شرایط الاجتهاد ولا یعلم اقوال الفقهاء المتقدمین
ان لا یقلد احدا من الائمة الاربعه المشهورة بل یخترع مذهبا جدیدا
خامسا قد یوافق احدها و قد یخالف جمیعها الجواب عنه ان الاجماع قد
حصل علی حقیة المذاهب الاربعة و تخلف ذلك فیما سواها و ان الامة

جمیعها

جمیعها قد تلقت المذاهب الاربعة بالقبول و لم یحصل ذالك لغیرها و
قدا وجب الله علی من لم یعلم طرق الاجتهاد و لم یعلم ما کان علیه الصدر
الاول من الصحابة والتابعین من اقوالهم وافعالهم ان یسال ولا یعمل
الا بما یفتیه المفتی من الائمة الاربعة لعدم الحجة فیمن سواهم قال الله
تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون و لذا قال ابن الهمام فی التحریر
و شارحه فی التیسیر غیر المجتهد المطلق یلزمه عند الجمهور التقلید و
ان کان مجتهدا فی بعض المسایل الفقهیة او بعض العلوم و فی عمدة المرید شرح
جوهرة التوحید فواجب عند الجمهور علی کل من لیس فیه اهلیة الاجتهاد
التقلید المذهب و روی عن ابی یوسف رح انه واجب علی العامی الاقتداء
بالفقهاء لعدم الاهتداء فی حقه الی معرفة الاحادیث ومعانیها و تاویلاتها
و ناسخها و منسوخها وخاصها وعامها و محکمها و متشابهها فمن لم یعلم ذلك
فهو عامی منسوب الی العامة وهم الجهال اعاذنا الله تعالی من الضلال

ترجمہ جس شخص کو قوت اجتہاد کی نہو اور شرطین اجتہاد کی پائی
نجاوین اور فقہا کے احوال کو نجانے کیا جایز ہی اس شخص کو کہ کسی مجتہد
کی ان چار مجتہدونمین سے تقلید نکرے بلکہ ایک نیا پانچوان مذہب نکالے کہ

کبھی ان چار مذہب مین سے ایک کے موافق ہوا اور کبھی سب کے مخالف ہو۔

جواب ان چار مذہب کے حق ہونے پر اجماع تمام علماء کا ہوا ہی اور ان چار کے
سوا اور کسی مذہب پر اجماع نہین ہوا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نے
ان چار مذہب کو قبول کر لیا ہی انکے سوا اور کسی مذہب مین یہہ اتفاق
اور قبول حاصل نہین اور جو شخص کہ اجتہاد کے طریق کو نجانے اور صحابہ اور
تابعین کے اقوال واعمال سے واقف نہو سو اسپر لازم اور واجب ہی کہ ان
چار مذہب مین سے ایک پر قایم ہو جاوے اور اسکے موجب عمل کرے
اور فتوا لکھے کیونکہ سوا انکے اور کسی مذہب پر عمل کرنیکا اجماع نہین ہوا جیسا کہ
اللہ تعالی فرماتا ہی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون یعنے سوال
کرو تم علماے دیندار سے اگر تم نہین جانتے ہو اسیواسطے امام ابن ہمام نے
تحریر مین فرمایا ہی اور اسکے شارح نے تیسیر مین لکھا ہی کہ جو شخص مجتہد کامل نہو
اگرچہ بعضے مسئلے مین اجتہاد کر سکتا ہی یا اسکو بعض علوم مین مرتبہ کامل ہی
تو بھی اسپر تقلید کرنا واجب ہی اور عمدۃ المرید شرح جواہر التوحید مین لکھا ہی کہ
جو شخص کہ اسمین قابلیت اجتہاد کی نہو تو اسپر کسی ایک مذہب کی تقلید کرنی
واجب ہی اور امام ابو یوسف سے روایت ہی کہ عامی پر واجب ہی کہ

کسی ایک مجتہد کی تقلید کرے کیونکہ اسمین قابلیت نہین اسبات کی
کہ حدیثونکو پہچانے اور معنی اسکے دریافت کرے اور تاویلات کو اسکے
سمجھے اور ناسخ منسوخ کو امتیاز کرے اور عام اور خاص اور محکم اور متشابہ
وغیرہ کو الگ الگ تمیز کرکے اسکے احکام معلوم کرے توجو شخص ان سب
باتونکو نجانے وہ شخص عامی ہی اور جاہل خدا اپناہ مین رکھے ہمکو گمراہی سے امین

دوسرافتوا حرم محترم کے چارون مصلّے کے مفتیونکا جسکے آخر مین
ہندوستانکے چار مولویونکی صحیح دستخط ہی کہ انھون نے توبہ اور استغفار کیا
اور لکھدیا کہ ہم حنفی مذہب کے مقلد ہین تنبیہ الضالین صفحہ ۹۲ یہہ وہ فتوا ہی
کہ جسکو شیخ احمد اللہ بنارسی نے حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کے درمیان
بڑی سعی اور محنت سے ۱۲۸۷ھ ہجریہ مین درست کروایا تھا اسکا سبب یون ہوا
تھا کہ کئی لامذہب والے جہاز پر جاتے وقت انکے ساتھ تقریر بیہودہ کیا کرتے
تھے اور اپنی شرارت سے باز نہ آتے تھے آخر جب وے حرمین الشریفین مین
پہنچے وہانکے علما اور مفتیوں سے یہہ معاملہ ظاہر کیا مفتیون نے فرمایا کہ اگر یہہ
بات ثابت ہوگی توان بیہودہ نالایقونکو موافق حکم شریعت کے خوب سزا دیجاویگی
انکو بتلادو اور حاضر کرو جب یہہ خبر ان لوگونکو اور انکے بعضے ہندی پیشوا انکو

جنکی اعانت پر بھروسا رکھتے تھے پہنچی تب گھبراے اور شیخ موصوف سے
بہ الحاح والتجا پیش آئے اور انکے وہانکے پیشواؤں نے مولوی صاحب علیخان
کے روبرو اپنے افعال و عقاید نابکار سے توبہ کیا اور اپنے اعتقاد کو موافق
طریق سنت و جماعت کے بمہر و دستخط لکھ دیا اور اپنے تئین حاکم شرع کے
پنجے سے بچایا سوال ما قول علماء الحرمین الشریفین فیما یقوله بعض علماء
العصر من اهل الهند انه لا یجب علی احد من المسلمین تقلید احد من الائمۃ
الاربعه وانما یجب علی کل شخص العمل بالحدیث لان الله تعالی لم یامرنا باتباع
ابیحنیفه ولا غیره بل ارشدنا الی اتباع الرسول صلی الله تعالی علیه وعلی اله
وسلم والعمل بما روی عنه ۲ ویقولون من قلد احدا من الائمۃ الاربعۃ
فقد خالف امر الله تعالی بلا مریۃ فیجب علی کل عاقل ان یعمل بما فی الحدیث
وما لم یوجد فی الحدیث یستنبطه بعقله وفهمه فترکوا العمل بکتب الفقه
بالکلیه وصاروا یعملون بالحدیث والاستنباط مع ذلك انهم لا یمیزون
بین صحیح الحدیث وضعیفه ولا یعرفون قواعد اصول الحدیث ویسمون
انفسهم بالفرقة المحمدیة ویطعنون علی مقلدی احد الائمه الاربعه و
مع ذلك صاروا یدعون الناس الی اتباع رایهم وترك التقلید فاضلوا

كثيرا وايضا بعض منهم يدعى انه حنفى ومع ذلك يرفع يديه قبل الركوع و
بعده ويجمع بين الصلوتين فى السفر بلا عذر ويتعوذ و يبسمل ويامن جهرا
مع انه لا يتوضوء من مس الذكر والمراة ويقولون قد ثبت عندنا بهذه
الافعال الاحاديث الصحيحة ولم تبلغ ابا حنيفة اصلا فما قولكم فى مثل
هولاء الناس هل يعتمد على قولهم وترك التقليد راسا ام قولهم باطل عاطل
مخالف بما نص عليه ائمه المذاهب الاربعه نحن فى حيرة تامة ولا يكشف
عنا هذه الشبهة الا قولكم وكتابتكم وامهاركم وليكن جوابكم على وجه
التيقظ لمن لم يكن على نهج الحق ليكون زاجرا له عن غيه وضلاله افيدونا اثابكم
الله الجنة **ترجمہ** کیا فرماتے ہین حرمین الشریفین کے علما اس بات
مین کہ بعضا ہندی مولوی اس زمانے مین یون کہتا ہی کہ چار اماموں مین سے
کسی کی پیروی کرنی مسلمان پر واجب نہین بلکہ حدیث پر عمل کرنا واجب ہے
کیونکہ حقتعالی نے امام ابو حنیفہ اور دوسرے اماموں کی تقلید اور پیروی کا ہمکو حکم
نہین کیا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکے فرمانے کی پیروی کرنے کو
فرمایا ہی اور ایسا بھی کہتا ہی کہ جسنے چارون امامون مین سے کسی امام کی
تقلید کی تو بیشک اسنے خدا کے حکم کی مخالفت کی اسواسطے ہر ایک شخص پر

لازم ہی کہ حدیث پر عمل کرے اور جو چیز حدیث مین نپاوے تو اپنی عقل
اور سمجھ سے نکال لیوے اور اُسپر عمل کرے پھر ان لوگون نے علم فقہ
کی کتابون پر بالکل عمل کرنا چھوڑ دیا اور حدیث پر عمل کرنا اور اپنی عقل سے اسمین
مسئلے نکالنا شروع کیا اور اصول حدیث کے قاعدے کیسے ہین اور کون سی
حدیث ضعیف ہی اور کون سی صحیح ہی اسکی کچھ تمیز نہین رکھتے اور خود کو
فرقہ محمدیہ کہلاتے ہین اور ان چارون مذہب کی تقلید اور پیروی کرنیوالے
اہل سنت وجماعت پر طعنے مارتے ہین اور لوگونکو اپنی پیروی اور متابعت پر
دعوت کرتے ہین اور بہت مسلمانونکو تقلید سے چھڑواکر گمراہ کرتے ہین
اور بعضا انمین سے حنفی بھی کہلاتا ہی اور رکوع کرنے کے پہلے اور بعد رفع یدین بھی
کرتا ہی اور دو نمازونکو سفر مین بغیر عذر کے جمع بھی کرتا ہی اور اعوذ باللہ اور
بسم اللہ اور امین زور سے چلاکر کہتا ہی اور پھر آلت کے اور عورت کے چھونے
سے وضو بھی نہین کرتا ہی اور کہتا ہی کہ اس بات مین ہمکو صحیح حدیثین پہنچین ہین
جو ابو حنیفہ کو نہ پہنچی تھین اب تمہارا حکم ان لوگونکے حقمین کیا ہی انکے قول پر
اعتماد کرکے تقلید کو چھوڑ دین یا انکے قول کو بیہودہ اور باطل سمجھین جیسا کہ
چارون مذہب کے امامون نے تصریح کی ہی ہم بڑی حیرت مین ہین اس شبہہ

دور نہین ہوتا ہی مگر تمھارے کہنے اور لکھنے اور مہر کردینے سے دور ہوگا

اور تمھارا جواب اسطور پر چاہئے کہ جو طریق حق پر نہووے سو اپنی غفلت سے

ہشیار ہو کر اپنی گمراہی سے باز آوے فائدہ پہنچاؤ ہمکو جزا دیوے اللہ تمکو

بہشت للہ الجواب ؎ الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما اعلم ایها السائل

ارشدنا اللہ تعالی وایاک للصواب ووفقنا لاتباع ماجاءت به السنة ونطق

به الكتاب ان ما احتج اليه من ذكره من سلوك سبيل الغواية وحملهم غيرهم على

ترك طريق الهداية ومتابعتهم على ترك التقليد لاحد لائمة الذينهم هداة

الامة من المنكر الشنيع وباطل القطيع لا يلتفت اليه فضلا عن ان يعتمد عليه

والازم على من ليس له اهلية الاجتهاد المطلق على قول جمهور الفقها والمحدثين

والاصوليين تقليد واحد من الائمة الاربعة دون غيرهم لتواتر مذاهبهم

والاصل فى ذلك قوله تعالى فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقوله

تعالى فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا فى الدين الاية وقوله

تعالى واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم سواء حملوا على العلماء

او الامراء والواجب على ولاة الامور وفقهم الله وضاعف لهم الاجور اذا

دفع اليهم ما هم منطوين عليه من الاضلال منعهم عنه وردهم الى سنن

الاحوال و تادیبهم بما یلیق بمثلهم لیرتدعوهم و سواهم عن قبیح قولهم
و فعلهم رجاء الثواب الجزیل من الملك الجلیل والله سبحانه الهادی الی
سواء السبیل وهو حسبنا و نعم الوکیل کتبه المفتقر عبد الله بن محمد المرغنی
الحنفی مفتی مکة المکرمه کان الله تعالی لهما مستغفرا

عبد الله

حامدا مصلیا مسلما الحمد لله وحده اللهم هدایة للصواب نعم ما ذکر
فی الجواب موافق لمذهب اهل السنة والجماعة ومن یقول بخلاف ذلك
فهو ضال مضل جاهل معاند فعلی الحاکم تعزیره بما یلیق بامثاله وهو ماجور
علی ذلك والله اعلم کتبه الفقیر لربه محمد عمر بن ابی بکر الرئیس الشافعی مفتی
مکة المکرمة بان الله علیه

محمد عمر بن ابوبکر الرئیس

الحمد لله رب
العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین و علی
آله وصحبه اجمعین بیان جواب هذا السوال انه یجب علی کل احد من
المکلفین ان یقلد واحدا من الائمة الاربعة مع اعتقاد ان کل واحد منهم
علی الحق و الصواب فلا یجوز تقلید غیرهم ولو من اکابر الصحابة لان
مذهبهم لم تدون ولم تضبط ولا یجوز لاحد ان یستقل بنفسه و رائه
واجتهاده وادعائه اتباع الکتاب والسنة لان الاجماع انعقد علی اتباع

الائمة الاربعة الامام ابی حنیفة والامام مالك والامام الشافعی و

الامام احمد فلا یجوز تقلید غیرهم بعد عقد الاجماع علیهم لان مذاهب

الغیر لم تدوّن ولم تضبط بخلاف هؤلاء فانهم احاطوا علما باقوال جمیع الصحابة

او غالبها وعرفت قواعد مذاهبهم ودونت وخدمها تابعوهم وحرروها

وصارت متواترة لیخرج فی الاحکام الفرعیة من عهدة التکلیف بهذا التقلید

لان المذاهب لا تموت بموت اصحابها والاصل فی هذا قوله تعالی

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقوله صلعم من قلد عالما لقی الله سالما

فقد علم من هذا انه لا یجوز لاحد ان یخرج عن اتباع واحد من الائمة الاربعة

لانه خرق لاجماع الامة المعتد بهم فی ذلك ولا ان یدعی انه یقتدی

بالکتاب والسنة لانه لم یصل الی ما وصل الیه الائمة الاربعة من معرفة

الناسخ والمنسوخ وغیر ذلك من اصول احکام الکتاب والسنة ونسال الله

تعالی حسن التوفیق لاتباع ائمة الدین والتحقیق امین الحمد لله رب العالمین

فیجب علی اولی الامر رضا عفا الله تعالی له مزید الاجر ان یمنع ذلك المبتدع

الخارج عن الائمة الاربعة بسوء ابتداعه وان یرده عند ذلك الی تقلید

واحد من الائمة الاربعة فان لم یمتثل ادبه الادب اللایق بحاله الا الله

تعالی اعلم کتبه الفقیر الی الله تعالی محمد المرزوقی مفتی المالکیة بمکة المشرفة
محمد المرزوقی الحمد لله الذی جعل الحق فی اتباع الائمة الاربعة المهدیین
الذین دلت الاحادیث الصحیحة علی فضلهم تلویحا واشارة من سید المرسلین
ومن خالفهم کان من المبتدعین ما افتی به الافاضل المفاتی الثلاثة هو الصواب
لان المقلد لاحد الائمة المذکورین فی جمیع فروعاته الفقهیة لم یخرج
عن السنة والکتاب ومن خرج عن تقلیدهم اوخلط فروع مذهب غیره
مع فروع المذهب المنسوب الیه بلاضرورة فذاک جاهل عن الاحادیث
الصحیحة والفرقان لان فی بعض الصور المذکورة فی سوال یکون العمل
باطلا وفی بعضها مکروه وکذا حکم سایر فروعاته ولاشک ان هذا امن
اغواء الشیطان ومن اتبع هولاء المضلین کان فی الخسران فواجب علی
الحکام ایدالله بهم امور الاسلام تادیب الزاعمین علی مضمون السوال بما
یقتضیه رائیه السلیم علی قدر مراتبهم مع ملاحظة الامر القبیح والاضلال
الشنیع الذی صدر منهم فی اغواء المسلمین عن الصراط المستقیم وصلی الله
علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم امر بتحریر هذه العبارة محمد بن الشیخ
یحیا مفتی الحنابلة بمکة المشرفة | محمد ابن یحیا مفتی الحنابل | جواب سادس تنا

مفاتی

مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماءھا عن السوال المذکور حق وانا مقلد

ابیحنیفۃ رض محمد مراد ابن لطف علی ؒ یہہ مفتی ہین شہر کلکتے کی بڑی عدالت مین

۲ ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلمائھا حق فی ھذہ الفتوی

وانا علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی کتبہ عبد اللہ

اللاھوری الحنفی ۳ ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماءھا

حق فی ھذہ الفتوی وانا علی مذھب الامام الجلیل الاعظم ابی حنیفہ رحمۃ

اللہ تعالی کتبہ فقیر عبد الحلیم ابن مولوی انس مرحوم عفی اللہ عنہ ؒ یے

بمبی مین رہتے ہین ۴ ما افتی بہ ساداتنا مفاتی مکۃ المشرفۃ وعلماءھا

حق فی ھذہ الفتوی وانا علی مذھب الامام الاعظم ابی حنیفہ رحمۃ

اللہ تعالی کتبہ محمد افضل ابن محمد فضل ؒ این مسئلہ مثبتہ مواھیر مفتیان ائمہ

اربعہ وعلماء مکہ معظمہ درسنہ ۱۲۵۷ ہجری قدسی صلعم جہت اسکات بسیاری از مردم

کم علم وکج فہم جویندگان وسیلہ نجات کہ باغواے بعضی از مردمان کم علم ونفسانی

بترک تقلید در ورطۂ ہلاک افتادہ بودند مرتب ومکمل شد چنانچہ اکثری از اہل

ہند کہ خودرا محمدی نام نہادہ بودند دریافتند کہ فی الحقیقت حنفی وشافعی وتبعہ

دیگر از ائمہ مذکورین محمدی ہستند رجوع از قول وفعل خود ہا کردند فقط حررہ آثم

محمد صاحب علی اعظم کدسی عفا عنہ الکریم | محمد علی صاحب | ترجمہ سب تعریف

اللہ کو ثابت ہی ای پروردگار ہمارا علم بڑھائیو ای سوال کرنیوالے تو

بوجہ اللہ تعالی ہمکو اور تجھکو صواب کیطرف پہنچاوے اور قران وحدیث کی

تابعداری کرنے کی توفیق دیوے کہ تحقیق ان لوگونکی باتین جو گمراہی کیطرف

راہ چلتے ہین اور دوسرونکو ہدایت کے طریق سے چھڑا کر بہکاتے ہین اور

جو ائمہ دین کہ امت کے ہدایت کرنیوالے تھے سوائمین ہر ایک کی تقلید سے

چھڑا کر اپنی تابعداری کیطرف بلاتے ہین سو انکا کام بالکل منکر اور باطل ہی

انکی طرف ہرگز التفات نکیا چاہئے پھر انکی باتون پر اعتماد کرنا تو دور ہی

سب فقہا اور محدثین اور اہل اصول کے قول کے موافق جسکو بالکل اجتہاد

کی مطلق لیاقت نہین ہی سو اسکو یون لازم ہی کہ ان چار امامونمین سے ایک

کی تقلید اور پیروی اختیار کرے اور انکے سوائے اور کسی کی پیروی نکرے

کس لئے کہ انکا مذہب متواتر چلا آتا ہی اور اسکی اصل دلیل یہہ ہی اللہ تعالے

فرماتا ہی فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے سوال کرو تم دیندار

علماؤن سے اگر تم نہین جانتے اور فرماتا ہی اللہ تعالی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ

مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ

يَحْذَرُوْنَ یعنے پھر کیون نہ نکلے ہر فرقے مین سے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کرین

دین مین اور خبر پہنچاوین اپنی قوم کو جب پھر آوین انکی طرف شاید وے بچتے رہین

اور فرماتا ہی اللہ تعالی اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

یعنے تابعداری کرو تم خدا کی اور تابعداری کرو تم رسول کی اور تم مین سے صاحب

امر ہون انکی یعنے صاحب امر خواہ عالم ہو خواہ امیر مسلمین ہو دونون برابر ہین

اب مسلمانون کے امیر پر خدا انکو توفیق دیوے اور انکا ثواب دگنا بڑھاوے

ایسا واجب ہی کہ جب یہہ گمراہ کرنیوالے لوگ ظاہر ہوجاوین تو اُن لوگونکو

گمراہی سے منع کرین اور اچھّے طریقے پر انکو پھراوین اور جو تعزیران جیسون کے

لایق ہی سو انکو دیوین تا وے اپنے قول و فعل سے باز آوین اور اسمین

اللہ تعالی کی درگاہ سے بڑے ثواب کی اُمید ہی اور وہی سبحانہ تعالی اچھے

رستے کی طرف ہدایت کرے وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ یہہ جواب عبداللہ

بن محمّد المرعی مکّہ معظمہ کے حنفی مفتی نے لکھا ہی ﷺ **عبداللہ** سب تعریف اللہ تعالے

کو ثابت ہی اور درود و سلام اسکے رسول پر اور انکے آل و اصحاب پر اسی

خدا ہدایت کرنیکی طرف اس جواب مین جو لکھا گیا سو بہت اچھّا اور اہل سُنّت

و جماعت کے مذہب کے موافق ہی اور جو کوئی اسکے خلاف کہے وہ خود گمراہ

اور دوسرونکو گمراہ کرنیوالا جاہل اور دشمن دین ہے حاکم کو لازم ہے
کہ جو تعزیر ان جیسون کے لائق ہے سو انکو کرے اور حاکم کو اسمین بڑا ثواب ھے
واللہ اعلم محمد عمر بن ابی بکر الرئیس یہہ جواب محمد بن ابی بکر الرئیس مکہ معظمہ کے شافعی مفتی نے لکھا ھے
سب تعریف پروردگار عالم کو ثابت اور درود و سلام اولین و آخرین کے سردار
محمد علیہ السلام پر اور انکے سب آل و اصحاب پر اس سوال کے جواب کا بیان
یون ہے کہ ہر ایک مکلف عاقل بالغ پر واجب ہے کہ ان چار امامون مین سے کسی
ایک کی تقلید اختیار کرے اور یون اعتقاد رکھے کہ ہر ایک انمین سے حق اور
صواب پہ ہے اور انکے سواے کسی غیر کی تقلید کرنا جایز نہین اگرچہ بڑے اصحابی
ہون کسواسطے کہ انکا مذہب کتابونمین لکھا نہین گیا اور اکٹھا نہین ہوا اسکو
جایز نہین کہ اپنے عقل اور اجتہاد سے نیا مذہب نکالے اور تسپر قران اور
حدیث کی پیروی کا دعوی کرے کس لئے کہ حضرت امام ابی حنیفہ اور حضرت
امام مالک اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد حنبل کے مذہبونکی تابعداری
اور تقلید کرنے پر سب اہل سنت و جماعت کا اجماع اور اتفاق ہو چکا ھے
پھر اجماع ہونے کے بعد کسی غیر کی تقلید کرنا جائز نہین کیونکہ اسکا مذہب مدون
اور منضبط نہین ہوا اور ان چارون امامون نے علم کے رو سے اکثر بلکہ سب اصحابون کے

اقوالونکو جمع کیا اور انکے مذہب کے قاعدے اصول اور فقہ کی کتابونمین لکھے
گئے چنانچہ بہت بزرگ انکے تابعدار ہو گئے ہین انھون نے ان مذہبونکی کماحقہ
خدمت کی اسطور سے کہ اپنے اپنے مذہبونکے اصول اور فروعات کے احکام
متواتر ایک کے بعد ایک لکھے اور کتابونمین داخل کرتے چلے آئے تا مقلدونکو
کچھہ تکلیف نہو کیونکہ مذہب والے کی موت سے کچھہ مذہب تو مرتا نہین ہی اور اصل اس بات
مین اللہ تعالی کا فرمان ہی فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے
سوال کرو تم دیندار عالمون سے اگر تم نہین جانتے ہو اور فرمایا رسول علیہ
السلام نے کہ جسنے جو عالم کی تقلید اور پیروی کرے سو اللہ سے باایمان ملیگا یہان سے
معلوم ہوا کہ ان چارون امامونمین سے کسی ایک کی بھی تقلید نکرنا اور اجماع
امت کو جو آج تک اتفاق سے چلا آیا اسکو توڑنا ہرگز جایز نہین اور خود قرآن
وحدیث پر عمل کرنیکا دعوا کرنا یہہ بھی درست نہین اسلئے کہ ناسخ اور منسوخ آیت
اور حدیث پہچاننے اور کتاب وسنت کے اصول کے احکام جاننے کی جو علمیت اور
معرفت ان چارون امامونکو تھی سو کسی کو نہین ہی اب ان ائمہ دین اور
تحقیق والونکی پیروی کرنے کی نیک توفیق ہم اللہ تعالی سے مانگتے ہین آمین
الحمد للہ رب العالمین حاکم کو لازم ہی کہ ان مبتدع اور چارون مذہب سے خارج

نکلے ہوے لوگونکو ایسی گمراہی اور بدعت سے منع کرے اور چارون
اماموںمین سے کسی ایک کی تقلید کرنے کیواسطے انکو تاکید فرماوے اگر یہہ حکم
نمانین تو اچھی طرح سے اِنکے لایق اِنکو ادب دیوے تا اللہ تعالی حاکم مسلمین کا
ثواب زیادہ بڑھاوے واللہ اعلم ۱۵ یہہ جواب محمد المرزوقی مکہ معظمہ کے مالکی مفتی نے
لکھا ہی (محمد المرزوقی) سب تعریف سزاوار ہی اللہ تعالی کو جسنے چارون
اماموںکی تابعداری کو حق کیا کہ جن کی بزرگی اور شانمین حضرت رسول خدا علیہ
الصلوٰۃ والسلام سے بہت صحیح حدیثین ثابت ہین اور جسنے انکی مخالفت کی
مبتدع اور گمراہوںمین سے ہوا جو جواب کہ تینون فاضل مقبولون نے لکھا ہی سو بہت
درست ہی کیونکہ ان چارون اماموںمین سے ایک کی تقلید جو سب اصول و
فروع مین فقہ کے موافق بجالایا تو اسنے تمام قران اور احادیث پر عمل کیا کبھی
اسسے خارج نہین ہوا اور جسنے اپنے مذہب مین دوسرے مذہب کی باتین
اعمال و اقوال مین شامل کین یا بے ضرورت ایک مذہب کو دوسرے سے
خلط کرکے انکی تقلید سے باہر نکل گیا وہ قران اور حدیث سے بالکل جاہل رہا اسلئے
کہ سوال کے موافق بعضے صورتونمین اسکا عمل باطل ہوا اور بعضے صورتونمین مکروہ
اور ایسا حکم اسکے فروعات کا بھی سمجھا چاہئے اور بیشک ایسا شخص شدید طیا نکے

بر غلانے مین پڑا اور جو کوئی ایسے گمراہ کرنیوالونکا تابعدار ہوا وہ بھی خسر ائین
گرا اب حاکم امور اسلام کو خدا اسکی ذات سے اسلام کی تائید کرے یون لازم ہے
کہ سوال کے مسئلے کے موافق ان لوگونکو خوب تنبیہ اور تادیب کرے اور مسلمانونکو
سیدھی راہ سے پھرانے اور قباحت اور گمراہی کے کام کرنیکے لایق اور ان لوگونکے
بدفعل کے موافق جیسی سزا حاکم کی عقل مین انکے واسطے آوے ویسی سزا انکو دیوے
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ وسلم یہہ جواب محمد ابن شیخ یحیی مکہ معظمہ
کے حنبلی مفتی کے فرمانے سے لکھا گیا [محمد ابن یحیا مفتی الحنابل] مکہ معظمہ کے مفتی اور بزرگ علماؤنکا
جواب سوال مذکور کے موجب حق ہی اور مین ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کا مقلد ہون
محمد مراد ابن لطف علی یہہ شہر کلکتے کی بڑی عدالت کے مفتی ہین جو مکہ معظمہ اور وہان کے
بزرگ علماؤن نے فتوا لکھا سو حق ہی اور مین امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے مذہب
پر ہون کتبہ عبد اللہ اللاہوری الحنفی جو مکہ مشرفہ اور وہانکے بزرگ علماؤن نے
اس فتوے مین لکھا سو حق ہے اور مین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے مذہب
پر ہون کتبہ فقیر عبد الحلیم ابن مولوی انس مرحوم عفا اللہ عنہ یہہ منبئی مین رہتے ہین
جو مکہ مشرفہ اور وہانکے بزرگ علماؤن نے اس فتوے مین لکھا سو حق ہی اور مین
امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب پر ہون کتبہ محمد افضل ابن محمد فضل اور جاننا چاہئے

کہ حضرت مولوی محمّد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی مضمون کا جواب
مدینہ شریف مین لکھا ہے چنانچہ اسکی عبارت دراز تھی اسلئے درج نہین کیا مگر
سراج الہدایت مین موجود ہے معلوم ہووے کہ مولوی خُرّم علی بلہوری نے
تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مین جو عبدالملک ولد مولوی محمّد صادق کے
چھاپے خانے مین معمورہ مبنئی مین چھاپی گئی ۳۰۸ صفحے مین لکھا ہے ف جیسا
حضرت کے اصحاب حدیث سے دو مطلب سمجھے بعضون نے ظاہر حدیث پر عمل کیا اور بعضون نے
قیاس کیا اور سبب نکالا ویسے مجتہد لوگ بعضی جگہہ قران اور حدیث کے کئی مطلب طرح
سمجھتے ہین اور سب حق پر ہین اسیواسطے اہل سُنّت وجماعت چارون امامون کے مذہب
کو حق جانتے ہین اور یہہ جو بعضے نا واقف کہتے ہین کہ کیون ایک دین محمّدی مین
اختلاف پڑا اور چار مذہب ہوئے اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ نادان
ہین ایسے اختلاف مین کچھہ حرج نہین حضرت کے روبرو ایسا اختلاف حضرت کے
اصحاب مین ہوا اور حضرت نے جائز رکھا تھی اور دوسرے مقام مین اُسی کتاب
کے ۲۲۷ صفحے مین لکھا ہے کہ اسی طرح جو عالم مُجتہد وہ مسئلہ جو قران اور
حدیث اور اجماع امّت مین صاف مذکور نہو اسکو اپنے قیاس سے قران وحدیث
مین غور کرکے نکالے تو مقرّر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے تو دو ثواب ہین

اور اگر چوک ہی اسمین تو ایک ثواب ہی بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو

اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین اسکو بہت

علم اور فہم چاہئے اسواسطے اہل سنّت وجماعت مین چار مجتہد اماموں کے مذہب

مقرّر ہوگئے انکے برابر اب تک کسیکو علم وفہم حاصل نہین ہوا علاوہ اسکے اُنکا

زمانہ حضرت کے زمانے سے بہت قریب تھا جو حضرت کے وقت کی رسم وعادات

اور اسوقت کی بول چال کا طریق وہ لوگ سمجھتے تھے اسوقت کے عالموں کو

سمجھنا نہایت مشکل ہی انتہی اور مولوی ولایت علی عظیم آبادی نے جو خلیفہ سیّد احمد

صاحب کا تھا عمل بالحدیث کے رسالے مین لکھا ہی کہ تقلید ائمہ اربعہ کی کرنا بدعت اور

باطل ہی خدا ان لوگونکو ہدایت دیوے فقط

باب ساتوان

معمورۂ بمبئی مین ان لوگون نے جو فتنہ کیا اُسکے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ پچیس برس ہوے کہ حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی جنکو امام ہمام اور

امیر المومنین کہتے تھے اور حضرت سیّد لال شاہ صاحب کے پوتے ہین اور ایک قول

مین حضرت شاہ حسین ڈھڈھا انکے اجداد مین سے ہین حج ادا کرکے اس معمورہ بمبئی

مین تشریف لائے تھے ابتدا مین یہ بزرگ ٹونک کے نوابصاحب کے یہان سوارونمین

نوکر تھے جب رُشد پیدا ہوا حضرت افضل المتاخرین سلطان المحدثین والمفسرین مولانا
شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید ہوے اور چار سلسلون مین اجازتِ خلافت لیئے انکی
برکت سے بہت لوگون نے بیعت توبہ وانابت کی نعمت پائی اور یہان بھی بہت
لوگ انکے سلسلے کے فیض سے سرفراز ہوے بعد اِسکے سنہ ۱۲۴۵ ہجریہ مقدسہ مین
مولوی ولایت علی عظیم آبادی خلیفہ سیّد احمد صاحب کا یہان آیا اور بدعتین برپا
کین یہان کے رئیس دیندار مسلمان لوگ ہمیشہ مولود الشریف کی مجلسین کرتے ہین
خصوص ربیع الاوّل کے مہینے مین ہر ایک رئیس کے یہان نیاز کے کھانے پکتے ہین
ہزارون آدمی فیض پاتے بلکہ شادی غمی مین بھی مولود الشریف کی مجلس ہوتی ہی نعت کے
قصیدے پڑھے جاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی کمال محبّت سے جو ایمان کا
شعبہ بلکہ عین ایمان ہی سلام کیوقت سب مجلس کے آدمی تعظیماً کھڑے ہوتے ہین
اور دست بستہ ہوکر ادب سے درود و سلام پڑھتے ہین اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب
مولود الشریف کی مجلس ہمیشہ دہلی مین بڑی دھوم سے کیا کرتے تھے یہہ بات مشہور ہے
مگر مولوی ولایت علی مذکور نے ان کامون کو بُرا کہنا شروع کیا آخر بلواے عام
ہوا حضرت مولوی عصام الدّین صاحب اور حضرت مولوی روح اللہ صاحب اور
حضرت مولوی محمّد صالح صاحب بخاری رحمہم اللہ کی سعی اور کوشش سے یہہ

فساد مٹ گیا اور ولایت علی یہان سے شبا شب بھاگ گیا چنانچہ یہان کے
کسی رئیس نے دزد گریخت اس لفظ مین اسکی تاریخ نکالی ہی بعد ازان کلکتے
اور بنارس سے ان لوگونکے نایب یہان آنے جانے لگے بلکہ اکثر ہجرت کر کے
ہندوستان کو چھوڑ کر حرمین الشریفین کیطرف چلے لیکن یہان کے دیندار
رئیسونکی ہمّت اور ایمانداری کے باعث بعض بنگالی اور سندھی لوگونکے سوا
کوئی ظاہر بگڑنے نپایا اور آج تک مود الشریف کی نیاز اور مجلس وغیرہ فاتحہ
اور ایصال ثواب کا کام جاری رہا اخر شوال کی انیسوین تاریخ ۱۲۶۴ ہجریہ مین
مولوی سلیمان نے ایک فساد شروع کیا اور ہانڈی والے کی مسجد مین وعظ
کے درمیان کئی باتین نبی علیہ السلام کی اہانت کی کہین پھر یہان کے رئیس
دینداروںکے پاس اسکی فریاد پہنچی انھون نے مولوی مذکور کو اور اسکے بعضے
مددگارونکو خوب دھمکایا تا اسکا وعظ کہنا موقوف ہوگیا پھر وہ حرمین الشریفین
کو گیا اور اس آخری بلوے مین وہان سے بھی بھاگ نکلا ذیقعدہ کی پانچوین تاریخ
۱۲۶۴ ہجریہ مین ایک شخص دیندار کا خط اس مقدّمے کا مجمع الاخبار مین چھاپا گیا ہے
اسکی بجنسہ نقل مع ترجمہ ہندی نیچے لکھی جاتی ہی **خط عبرت انگیز**

سیادت و نجابت اثار فضیلت و بلاغت شعار بانی مجمع الاخبار سلامت

بعد از سلام و نیاز مندیہا معروض خدمت عالیہ رجت باد کہ اینچند سطور در اخبار خود
درج فرمایند و بر جمیع اہل اسلام عموماً و برین مخلص خصوصاً منتہا نہند کہ رعایت
و چشم پوشی از چنین کارہا موجب تخریب بنیاد دین است ے ترحم بر پلنگ تیز دندان
ستمکاری بود بر گوسفندان ۔ واضح باد کہ بروز پنجشنبہ جمیع مولویان مسجد مولوی عبد
الحلیم صاحب برای زیارت بتخانہ گہاراپوری تشریف بردند و بطہارت کامل
دران بتکدہ نجس داخل شدند پس امتناع اینگروہ والا شکوہ برای زیارت قبور
اولیاء اللہ و توعیظ ترک شرک و بدعت بمردم عوام چہ تاثیر خواہد بخشید ع
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مُسلمانی دیگر اینکہ بر دوکان بقالی ہندو چند اوراق
قران مجید کہ مولوی صاحب مذکور چہاپ کردہ اند دیدم کہ اوراق را بدست نجس
خود پارہ میکرد و از جنس فروش چیزی رطب و یابس در میان پوری بستہ بہنود
میداد پرسیدم کہ این اوراق از کجا آوردی گفت کہ مردم مطبع مولوی عبد الحلیم
بمن فروختہ است بر مسلمانی و مولویت این گروہ تاسف بسیار خوردم و بحکم
قہر درویش بجان درویش خاموش ماندم و آن اوراق مصحف شریف را بقیمت
مُضاعف ازان ہندو خریدہ پیش خود موجود دارم سیوم اینکہ شخصی بنام سلیمان
کہ از تفسیر و حدیث جز ترجمہ ہندی ہیچ نمیداند و در قصبہ اسلام آباد عُرف بہیمڑی تعلیم

معقول

معقول یافته درینجا بمسجد مولویصاحب موصوف وارده شده است واین کس یکی از زائرین بتخانه گهارا پور است از چند هفته بهر جمعه قریب محله انخلص در مسجد هائیدبوالم بترغیب بعضی اخوان الشیاطین بر منبر وعظ سوار میشد وکلمات ناشایسته که طریقه مرعیه این فرقه وهابیه ومعتزله خذلهم الله جمیعا است درشان حضرت شافع یوم الدین خاتم المرسلمین علیه السلام بر زبان خود میراند که تا سن چهل سالگی جاهل مطلق بودند واز کرامات القاب صدیق وامین والهام والقا ورویای صادقه که قبل از بعثت بآنحضرت بود انکار میدارد وطعام نیاز بزرگان وائمه دین وفاتحه اموات وتکلف لباس عیدین وکرایه زمین وعمارات را حرام میگوید واصرار تمام دارد که هر کس عزم بحث وتکرار داشته باشد بروز جمعه پیش من بیاید لهذا عرض میشود که کسی از علمای دیندار از برای رفع این فساد نائب دجال حسبتاً لله ولرسوله دران مسجد آمده بجواب شافی آن معتد واثیم را از عذاب الیم جحیم ومردم عوام را از ضلالت واغوای ان رجیم لئیم وارهاند که عندالله ماجور وعندالناس مشکور خواهد شد واگر این مردم معتزله متوغلین ازین هر سه امر مسطوره بمحکمه شرعیت غرا توبه واستغفار اظهار نکنند ودر تحریک آتش فساد بین المسلمین همچنان ساعی باشند البته اظهار این معنی بسرکار عدالت شعار انگریزی خواهم نمود وفهرس

اسامیان الیشان نشان خواہم داد کہ اینہا ازان قوم وہابی و معتزلہ میباشند کہ
در حیدراباد دکن فتنہ جہاد در فرخ آباد تصویر سید احمد صاحب و در ٹونک ہمچنین فساد
بزرک برپا کردہ مقید و محبوس و خارج البلد شدہ بودند و بکیفر اعمال و پاداش افعال
خود رسیدند و دست آویز مدلل باثبات ہرسہ مقدمہ مذکور خواہم گذرانید فقط الراقم
محمدی وما علی الرسول الا البلاغ ع بر رسولان بلاغ باشد وبس فقط **ترجمہ**
سیادت ونجابت اثار فضیلت و بلاغت شعار بانی مجمع الاخبار کی خدمت مین
بعد سلام نیاز کے عرض یہہ ہی کہ یہہ چند سطرین اپنی اخبار مین درج فرماوین اور سب
اہل اسلام کو عموماً اور اس مخلص کو خصوصاً اپنا ممنون احسان کرین کیونکہ ایسے
کامونمین رعایت اور چشم پوشی کرنا اپنے دین کی بنیاد کو گرانا ہی **فرد**
رحم کرنا پلنگ ظالم پر ۔۔ بکریون پر بڑا ستم ہووے ۔۔ ظاہر ہووے کہ تاریخ ۲۶
شوال سنہ ۱۲۶۴ ہجریہ جمعرات کے دن مولوی عبدالحلیم صاحب کی مسجد کے سب مولوی
گھاراپوری کے بتخانے کی زیارت کیواسطے تشریف لے گئے اور اچھی طرح باوضو
ہوکر اُس نجس دیول مین داخل ہوئے پھر اولیا اللہ کی قبرونکی زیارت کیواسطے
اور شرک وبدعت کے چھوڑنے کے واسطے ان لوگونکا وعظ اور منع کرنا عوام
لوگون کو کیا فائدہ کریگا ع کفر جب کعبے سے نکلا پھر مسلمانی کہان ۔۔ دوسرا

یہہ کہ جو مولوی عبد الحلیم نے قران چھاپا تھا اسکے ورق مین نے ایک ہندو
بقال کی دوکان مین دیکھے کہ اپنے نجس ہاتھ سے اسکو پھاڑتا تھا اور ردی کی
مانند اسمین کچھ سوکھی گیلی جنس باندھکر ہندونکو دیتا تھا مین نے پوچھا کہ
یہہ ورق توکہان سے لایا بولا کہ مولوی عبد الحلیم کے چھاپے خانے کے لوگ
مجھے بیچ گئے ہین اُن لوگونکی مسلمانی اور مولوی پنے پر مین نے بہت افسوس کیا
لیکن قہر درویش بجان درویش کہکر چپ رہا اور ان کلام شریف کے ورقونکو
دوگنی قیمت دیکر اس ہندو کے پاس سے خرید کیا چنانچہ وہ ورق ابھی موجود
ہین تیسرا یہہ کہ ایک شخص سلیمان نام کہ ہندی ترجمہ کے سوائے تفسیر و حدیث
سے کچھ نہین جانتا تھا اور اسلام آبا عرف بھیمری سے تعلیم پاکر یہان
مولوی صاحب مذکور کی مسجد مین وارد ہوا اور کھارا پوری کے بنجانے کی
زیارت کرنیوالونمین سے یہہ بھی ایک تھا سو کتنے ہفتے سے بعضے اخوان
الشیاطین کی ترغیب سے ہر جمعے کو اس مخلص کے محلے کے قریب ہانڈی والے
کی مسجد مین منبر پر بیٹھ کے وعظ کرتا ہے اور جو اس فرقہ وہابیہ معتزلہ خذلہم
اللہ جمیعا کا طریقہ ہے اس موجب نالایق باتین جناب شافع یوم الدین حضرت
خاتم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانمین کہتا ہے کہ چالیس برس تک

آنحضرت جاہل مطلق تھے اور صدیق واہین کے القاب کی بزرگیان اور الہام اور
القا اور سچے خواب جو آپ کو قبل نبوت کے ثابت تھے سو ان سب سے
انکار کرتا ہی اور دین کے بزرگ اور اولیاء اللہ شہید و نکی نیاز کا طعام
پکانا اور میت کے حق مین فاتحہ دینا اور عید کے دن اچھا لباس پہنا اور زمین
و عمارات گھرونکا کرایہ لینا اس سبکو حرام کہتا ہی اور دعوا کرتا ہی کہ
اگر کوئی عالم ہو تو آوے اور مجھ سے مناخشہ تکرار کرے مین اسکو قائل
کر دونگا اسواسطے عرض یہہ ہی کہ کوئی بھی دیندار عالم اس نائب دجال کا
فساد دفع کرنے کے لئے وہان آوے اور حسبتاً للہ و لرسولہ خدا کیواسطے
اور اسکے رسول کیواسطے جواب شافی سے اس لئیم کو عذاب الیم سے
بچاوے اور عوام لوگونکو اس رجیم کی گمراہی سے چھڑاوے تو اسکو اللہ
کے نزدیک بڑا ثواب ہوگا اور سب مسلمان اسکے شکر گذار ہوونگے اگر
یہہ معتزلے لوگ ان تینون باتون سے محکمۂ شریعت غرا مین اگر توبہ استغفار
نکرین اور مسلمانونمین اسیطرح فتنہ اور فساد کی آگ سلگاتے رہین تو مین ضرور
سرکار عدالت شعار انگریزی مین یہہ امر ظاہر کرونگا اور اس وہابی معتزلے
فتوے والون کے نام لکھہ دونگا کہ ان لوگون نے حیدرآباد مین جہاد کا فساد کیا

اور فرخ آباد مین حضرت سید احمد صاحب کی تصویر لائے اور ٹونک مین
بھی بڑا فتنہ برپا کیا آخر قید خانے مین پڑے شہر بدر کئے گئے اور اپنے بدعمل کی
سزا کو پہنچے اور ان سب باتونکی پکی دست آویزین بتلادونگا ع بر رسولان
بلاغ باشد و بس ۔ الراقم محمدی ۔ اور ذیحجہ کی اٹھاروین تاریخ ۱۲۶۴ سنہ
ہجریہ مین ایک بہتان جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر باندھا تھا اُسکا ردیہ
ایک خط مین لکھا گیا اُسکی عبارت بجنسہ مجمع الاخبار سے نقل ہوتی ہے ۔ **خط**
خلاصۃ الاخیار بانی مجمع الاخبار دام اشفاقہ ۔ بعد سلام شوق کے روشن ہو جیو
کہ آپ کی اخبار کے کاغذ اس جزیرے معمورہ وغیرہ اطراف کے مسلمانون کے ہاتھون مین
دائر و سایر ہین اسواسطے آپ سے توقع یہہ ہی کہ سب اخبار خوانون کو
ظاہر ہونے کے لئے یہہ رقعہ حسبتًا للہ آپنے آتے بدھ کی اخبار مین درج فرماویں
خلاصہ یہہ ہی کہ اس جزیرے معمور کے مطبع محمدی محمد حسین ابن مرحوم محمد سلیم
صاحب اور عبد الملک ابن مرحوم مولوی محمد صادق صاحب کے اہتمام سے سنہ ۱۲۶۲
ہجری مین ایک کتاب ہندوستانی زبان مین بنام فقہ احمدی امام اعظم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین چھپی گئی ہی اور اُسکے ساتھ ایک رسالہ ہندی
بنام تنبیہ الانسان فیما یحرم و یحل من الحیوان ۔ بھی چھپا گیا ہی اُس رسالے کے

دیباچے مین ہندی مترجم نے لکھاہی کہ وہ رسالہ محمد معین صاحب کرکے
کوئی شخص تھا اُسنے فارسی زبانمین تالیف کیا تھا اُسکو فائدہ عام کے واسطے
ہندی زبان مین ترجمہ کیا اگرچہ اس رسالے مین مُترجم کا نام مذکور نہین ہی لیکن جناب
مولوی عبدالحلیم صاحب کی زبانی یون معلوم ہوا کہ مولوی عنایت اللہ کرکے
ایک شخص ہندوستانی کئی برسون سے اس جزیرے معمور مین آرہے ہین وہ رسالہ
اُنکا ترجمہ کیا ہوا ہی سو اُس رسالے مین قطع نظر حنفی مالکی اور حنبلی مذہبون کے
جو جو تہمتین اور افترائین ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ پر باندھی اور اٹھائی گئی ہین
اُنمین سے ایک شمّہ یہہ ہی کہ اُسکے نوین صفحے پر لکھا ہی کہ تو تا بعضے شافعیون
کے نزدیک حلال ہی سو غلط اور محض افترا ہی کیونکہ شافعیونکے نزدیک
اُسکی حُرمت کا حکم جاری ہی اور اُسکے پندرھوین صفحے پر جنگلی گدھے کے حکم
کے ضمن مین جو لکھا ہی کہ امام شافعی کے نزدیک جس حیوان کا باپ حلال اور
مان حرام ہو سو جانور حلال ہوتا ہی سو یہہ بھی محض جھوٹھہ ہی کیونکہ شافعی مذہب
مین جس جانور کا باپ یا مان حرام ہو سو بالاتفاق حرام ہی اُنیسوین صفحے
سانپ کو امام شافعی کے نزدیک فقط مکروہ لکھا ہی سو بھی جھوٹھی تہمت ہی بلکہ
شافعیون کے نزدیک سانپ اگرچہ بحری ہو تو بھی حرام ہی اور اٹھائیسوین

صفحے پر جو کھیکڑے کے باب مین لکھا ہی کہ امام شافعی کے نزدیک ایک
روایت مین حلال ہی اور کچھوے کو بھی امام شافعی کے نزدیک حلال لکھا ہے
سو یہہ دونون باتین محض غلط ہین اور انتیسوین ٢٩ صفحے پر جو لکھا ہی کہ گنگٹے
یعنے کھیکڑے مینڈک اور مگر کے سوا جتنے جانور دریائی ہین سو سب کے سب
حلال ہین سو یہہ کہنا بھی جھوٹھہ اور افترا ہی بلکہ جتنے دریائی جانور کہ نمین زہر ہو
جیسے دریائی سانپ وغیرہ اور جو جانور دریا اور خشکی مین یکسان جیتے رہتے
ہین جیسے کچھوے وغیرہ سو حرام ہین اور اکتیسوین ٣١ صفحے پر مور کے باب
مین شافعیونکی دو روایتین لکھین ہین سو باطل ہی بلکہ مور کو سب شافعیون نے
حرام لکھا ہی پینتالیسوین ٤٥ صفحے پر بلّی کے حکم مین لکھا ہی کہ امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بلّی حلال ہی سو یہہ بھی جھوٹھہ اور افتراے محض ہی کیونکہ
شہری بلّی تو کیا بلکہ جنگلی بلّی بھی شافعیون کے یہان حرام ہی صاحب من
اوپر لکھے ہوے احکام مین جو افتراے محض شافعیون پر اٹھائی ہی سو فتنہ
انگیزی اور دین مین رخنہ ڈالنے سے خالی نہین ہی اسواسطے سب شافعی مذہب
کے مُلّانونکو ظاہر کیجئے کہ ایسے مفتریون کی باتون پر ہرگز عمل نکرین بلکہ
اپنے مذہب کے معتبر علما اور فقہا کیطرف رجوع کرین اور جو صحیح اور معتبر روایت

اسنے تحقیق ہوگی اسی پر عمل کرین بالفعل تو اتنی ہی جھوٹھی تہمتین رسالہ مذکور مین
نظر آئین ہین انشاءاللہ تعالی آیندہ جو جو افترا ئین اس رسالے مین نظر آوینگے
سو بھی آپکی اخبار کی معرفت سے سب خاص و عام شافعیونکو ظاہر کئے جائینگے
زیادہ کیا لکھا جاوے والسلام خیر ختام تاریخ سترھوین ماہ ذیحجہ ۱۲۶۳ سنہ ہجریہ مقدسہ
راقم خیرخواہ صمیمی مخلص شافعیان عفی اللہ عنہ **جواب** خیرخواہ صمیمی مخلص
شافعیانکی خدمت عالیہ درجت مین بانی مجمع الاخبار کیطرف سے بعد از سلام
شوق کے عرض یہہ ہے کہ آپ نے جو دین کے امر مین فتنہ انگیزونکی تہمتین دفع
کرنیکے واسطے خامہ مشکین خرام کو میدان قرطاس مین جولانی دیا اس بات سے
بندۂ خیرخواہ نہایت آپکا ممنون ہوا آیندہ بھی جو کچھ کہ لکھین اسکو درج اخبار
کرنے مین کچھ مضایقہ نکریگا۔ اگر کوئی حنفی مالکی یا حنبلی صاحب بھی ایسے فتنہ
انگیزونکی کتابونمین کوئی غلطی تہمت افترا کہ جسمین مقلدین ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کی حقارت
ہو دیکھہ پاوے اور اسکا جواب صاف مسلمانونکی خیرخواہی کیواسطے لکھہ بھیجے تو
بلاشبہ درج اخبار ہذا کیا جائیگا تا مسلمان بھائی ان لوگونکے بہکانے سے اپنے
امام کی تقلید اور پیروی چھوڑ ندین اور حرام چیزونکو حلال نکہین کیونکہ حرام چیز کو حلال
کہنا اہل سنت و جماعت کے نزدیک کفر ہے اور اسی طرح حلال چیز کو حرام جاننا

بھی کفر ہی نعوذ باللہ منہا بعضے مسلمان لوگون نے دنیاداری کی رعایت اور
لحاظ کے سبب یا کسی غرض نفسانی کے باعث جو ہمیشہ طبیعت پہ غلبہ کرتی ھے
دینداری کی غیرت اور حمیّت کو بالکل چھوڑ دیا اور طمع خام کے دام مین ایسے
پھنسے کہ حق بات انکو باطل نظر آتی ہی اور سخن باطل انکی انکھو نمین راست کلام
کے مانند جلوہ کری کرتا ہی اگر کبھی حق بات کسی شخص کی زبانی سن پاتے ہین تو
نہایت خفا اور خشمناک ہوکر اسکے بطلان مین سعی اور کوشش کرتے ہین مگر یہہ
نہین سوجھتا کہ اپنی راہ باطل کو چھوڑ کر اُس حق بات کی پیروی کرین خدا سبھو
ہدایت نیک دیوے اور دیندارونکا بول بالا کرے آمین ۞
اِسخط کے چھاپے جانے سے بہت شافعی لوگ اِنکے دھوکے سے بچ گئے مگر
ان لوگون نے فساد سے ہاتھ نہ اُٹھایا اور مفتری چغل خوری بہتان باندھنا
شروع کیا جب ائمہ اربعہ اور بزرگان دین پر بہتان باندھنے مین کچھ اندیشہ نکیا
تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہی آخر یہان کے بعض رئیسون نے ازروے دینداری
وعاقبت اندیشی کے کئی رسالے اور فتوے انکے ردّ مین لکھے انھین دنون مین یہہ
راقم نے بھی ایک نسخہ بنام سراج الہدایت لکھنا شروع کیا چنانچہ وہ بھی چالیس
جزو کا اب تیار ہوا ہی اور اسکا حال آگے اشتہار سے معلوم ہوگا اور یہہ مختصر رسالہ

بہت طویل ہوتا ہے اس لئے اتنی ہی کیفیت پر بس کیا، اور آگے خاتمہ لکھا

خاتمہ

اِس فرقہ وہابیہ کے استیصال بانی اور حرمین الشریفین سے اِسکے جڑ کٹ جانیکے بیان مین

صحیح اور مشہور یہہ بات ہے کہ جب چند اشخاصون کے دماغ مین جب جاہ اور ہوائے ریاست بھر گئی اور معلوم ہوا کہ ریاست بے زر و لشکر ممکن نہین تب انھون نے حضرت سیّد احمد صاحب کو ڈھونڈھہ نکالا یہہ بزرگ حضرت شاہ حسین ڈھڈھا کی اولاد مین بڑے خاندانکے پیرزادے مشہور تھے شجاعت و دلاوری مین معروف مہاراجہ ہُلکر کے لشکر سے جب نواب میر خان جدا ہوے تب انھون کو بھی رخصت ملی پھر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے اجازت خلافت لیکے پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا اچّھے اچّھے نامی مولوی حضرت کے پالکی کا ڈنڈا پکڑ کے پیادے سر بازار دوڑنے لگے اور بقول پیران نمی پرند مریدان می پرانند حضرت کو امام ہمام اور امام مہدی یعنے ہدایت کرنیوالے اور امیر المومنین کے خطاب سے مشہور کئے اور اسمہ احمد اس آیت کی تاویل حضرت کی ذات پر قرار دے بلکہ ولایت اور نبوت کے مدارج حضرت کی ذات پر ختم ہوے ایسی مبالغے کی تعریف بیان کر کے لوگونکو آپ کی مریدی پر

تحریص و ترغیب دینا شروع کئے جب لوگون نے دیکھا کہ ایسے مولوی
عالم آپکے مرید اور خادم ہنے تو مقرر حضرت آخر زمانی مین امام ہین تب ہزارون
مسلمان آپکے مرید ہوئے اور وعظ و نصیحت سنکر خوب اپنا اعتقاد مضبوط کیا
پھر مولویون نے نئی نئی باتین تلقین فرما کے جہاد اور لڑائی پر رغبت دلائی
تب تو خوب سا زر و لشکر جمع ہو گیا ہند کے اکثر دولتمند محرم مولود الشریف
گیاروین وغیرہ خاص مہینون مین اموات کی فاتحہ اور بزرگونکے عرس شریف
کے ایام مین ہزارون روپے نیاز وغیرہ نیک کامونمین خرچ کرتے تھے
اور سیکڑون مشایخ پیرزادے غریب سادات اور مجاور فقرا فیض پاتے
تھے تب ان مولویون نے عرس نیاز فاتحہ وغیرہ دہم چہلم برسی کو بدعت اور
حرام کہنا شروع کیا اور ضعیف روایتونکو اختلافی مسئلونکے ساتھ خلط
کر کے ان کامونکو موقوف کروا دیا اور وہ پیسا اپنے قبضۂ تصرف مین
کھینچا اور حضرت کے ہمراہ ایک بڑا قافلہ جما کر کے حرمین الشریفین کو گئے جب
وہان ایسے نئے مسئلے مشہور کئے تب کئی مولوی حاکم مسلمین کے پنجے مین
گرفتار ہوے بہزار خرابی حضرت سید احمد کی سادگی مزاج اور حسن اخلاق
کے باعث انکی جان بخشی ہوئی آخر یہان پھر آئے اور سکھون کے ساتھ جہاد شروع

کی اور ایک روایت مین حج کو جانے کے اول بھی کچھ فساد برپا کئے تھے الغرض
جب پشاور مین گئے وہان کے مسلمانون نے خمس عشر زکوات خراج صدقات
وغیرہ انکو دین کا غازی جانکر دینا شروع کیا کئی شہر اور قریات انکے تصرف
مین آگئے جب پشاور مین وہانکے مولویون کے ساتھ رفع یدین کے باب مین
مباحثہ ہوا اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے رفع یدین کرنا چھوڑ دیا انھین
دنونمین ایک بزرگ سادات کے مقبرہکو گروادیئے اور شرک فی التصرف اور
شرک فی العادۃ کے مسئلے وہان ظاہر کئے اور مُلک ہزارہ کو دار الحرب کہے
تب حافظ محمد حسن واعظ عرف ملا دراز اخوندزادہ نے انکار رد یہ لکھا اور فتح خان
غلزی والی کنجار نے جو بڑا انکا معتقد تھا اور ہمیشہ دو ہزار افغانون سے
انکی مدد کرتا تھا انکی رفاقت سے اپنا پہلوتہی کیا الغرض اس قصے کی ایک بڑی
کتاب لکھی ہوئی ہے آخر ایک طرف سے مسلمانون نے انکی بداعتقادی اور بد
نظری دیکھکر قتل و غارت شروع کی اور دوسری طرف سے سکھون نے بالاکوٹ
پر ہزیمت دی سب کے سب ہار گئے کچھ قلیل آدمی وہان سے بھاگ نکلے تو پھر
مسلمانونمین رخنہ شروع کئے اور حضرت سید احمد کا پتلا بنا کر اپنا پیٹ بھرنے اور بت پرستی
کو رواج دینے لگے جسکا بیان باب اول مین مفصل ہے فی الجملہ بہت غریب سادے

مسلمان انکے دام فریب مین پھنسکر مُفت مارے گئے انکی عورتین ہندوستان
مین بیوہ اور انکے بچے یتیم ہوگئے اور اب تک بھی یہہ لوگ حضرت کو زندہ
سمجھتے ہین کیونکہ سیّد احمد صاحب کی شہادت کی تاریخ کسی پر ظاہر نہین کرتے
ہین بعضے کہتے ہین سکھون کے ہاتھون اور بعضے کہتے ہین مسلمان افغانونکے
ہاتون اکثر یہہ لوگ مقتول ہوے اب تک انکے خلیفے اور شاگرد دنیاداری
کیواسطے اور انکا عیب چھپانیکے وائے سبھی کو شہید کہتے تھے اور سارے
ہندوستانکو دارالحرب بولتے اور یہانسے ہجرت کرکے مکے کو جاتے اور جو
مسلمان یہانسے ہجرت نکرتا تو اسکو بدعتی بلکہ مشرک کہتے تھے مگر اب کے
سال خوب رجعت مین پڑے اور دو سوسے زیادہ ہجرت کرنیوالے مع عیال
واطفال مکے سے نکل آئے اور دوسرے مرتبے پھر کبھی ہجرت کا نام نہ لینگے
ہجرت کا سنہ رسول اللہ علیہ السّلام کا مشہور ہو مگر ان لوگونکی رجعت کا سال
مشہور ہوا بےادبی کی راہ سے خود کو مہاجرین کہلاتے تھے مگر اللہ نے
انکو اس بےادبی کی سزا یون دیا کہ جیسے مکے کے جزیرے سے کافرون کو
نکالدئیے تھے ویسے انکے بڑے بڑے سرگروہونکو بھی مرتد بے ایمان
بناکر مکّے سے شہر بدر کردئیے بلکہ عرب کی سرحد سے اخراج کئے اللہ نے

رسول ہاشمی کی دعا کی برکت سے آج تک عربستان کے جزیرہکو شرک اور
بت پرستی سے محفوظ رکھاہی سوای اہل سنّت وجماعت کے اور کسی فرقےوالے
کا وہان مُصلاّ ہونے نپایا انشاالله تعالی قیامت تک حرمین الشریفین کے رہنے والے
شرک بت پرستی اور دجّال کے فساد اور ایسے نائب دجّال کی فتنہ انگیزی سے
امن مین رہینگے کیونکہ بیت الله اہل اسلام کی عبادت کا قبلہ ہی اور اس مکانکی
اور وہانکے رہنے والونکی فضیلت بزرگی کتابونمین موجود ہی دجال سب جہان
مین پھریگا اور سبکو گمراہ کریگا لیکن وہان نجاسکیگا اور وہان ہمیشہ اسلام
قایم دایم رہیگا وہانکے عُلما ونکا حکم سب جہانکے مسلمانون پر ماننا واجب ہے کیونکہ
وہ مکان اسلام کی جڑ ہی اور اسلام والونکا قبلہ الله تعالی ہم سب مسلمانون کو
انکی فرمان برداری اور پیروی کی توفیق دیوے یہہ لوگ دین وایمان کے قبلے سے
پھرے اور دار الیہود کیطرف پھر مونہہ کئے بیت الله مسلمانونکی دعا قبول ہونیکی
جاے اور تقصیر معاف ہونیکا مکان ہی جب یہہ لوگ وہان تقصیروار ہوے
اور انکی توبہ قبول نہوئی اور نکالے گئے پھر کس مونہہ سے نماز پڑھینگے اور
دعا مانگینگے **بیت** عزیزیکہ از درگہش سر بتافت ؂ بہر درکہ شد ہیچ عزّت
نیافت ؂ اگر حشر کے شفاعت کا یہہ لوگ اقرار کرتے تو الله کے گھر سے نکالے نجاتے دنیا

اور آخرت مین انکے شفیع اور مددگار ہوتے ای پروردگار اس زمانے کے فساد
اور گمراہی سے ہم سب مسلمانونکو بچائیو اور رسول مختار صلعم کو دنیا اور آخرت مین
ہمیشہ ہمارا شفیع مددگار رکھیو ای رسول خدا ہم تمکو اللہ کے نزدیک اپنا
وسیلہ اور شفیع مددگار سمجھتے ہین ای پروردگار اپنے حبیب اور رسول کے
طفیل سے ہمین دنیا مین اسلام پر چلائیو اور آخر با ایمان اُٹھائیو آمین آب ان
لوگونکا مختصر حال مکّے سے شہر بدر ہونیکا سُنو معلوم ہووے کہ اسی برس
کے شہر ربیع الاوّل مین مدینہ منورہ مین جناب رسول ہاشمی علیہ الصلوٰۃ والسّلام
کے حضور مین انکا بھگل پھوٹ گیا یعنے ایک شخص موافق معمول کے حضرت کے
روضۂ مُنوّرہ کے قریب جو فرشتونکی سجدہ گاہ ہی دست بستہ ہوکر سلام
زیارت پڑھ رہا تھا مولوی عبد الرحمن بنارسی نے اُسکو منع کیا تب قاری عبد الرحمن
رامپوری جو شاگرد رشید مولانا اسحاق صاحب کے ہین اُسکے کہنے کو رد کیا اور
ملّا علی اور قاضی عیاض کی تصانیف کا حوالہ دیا چنانچہ یہان مولوی عبد الرحمن
کی زبانی یون مسموع ہوا کہ سچ ہی مین نے ایسا اعتراض کیا تھا لیکن اب کتابونمین
اسکی دلیلین دیکھا تو اپنے قول سے رجوع کیا اور توبہ استغفار پڑھا بعد
اسکے سفر اوادی مین اس بات کا دوبارہ جھگڑا ہوا پھر ایک منکر الشفاعت نے

شفاعت کے باب مین انکار کیا اور دلایل الخیرات کے پڑھنے کو بدعت کہا اور
بولا کہ یہہ آدمی کا کلام ہی اسکے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین پھر ایک شخص نے
قصیدہ بردہ کے مصنف پر اعتراض بیجا کیا پھر رابق کے مقام مین جو میقات ہے
اور اسکو جحیفہ بھی کہتے ہین احرام باندھے کے بعد جھاڑ توڑنے پر تکرار کی
اور کہا کہ مکے کے حرم کی بزرگی مدینے سے بڑھکر ہی اور ابن تیمیہ کے قول کو
جو خارجیہ فرقے کا مولوی تھا ظاہر کیا کہ بیت اللہ کو چھوڑ کر مدینہ شریف
کی زیارت کو آنا درست نہین پھر جب مکہ معظمہ کو پہنچے کئی پشاوری مولوی
اور بعضے سلیمانی قبیلے کے لوگون نے ایک عرضی مین انکا حال لکھکر امام المسلمین
حامی دین متین افندینا حضرت حسیب بادشاہ دام اللہ تعالی برہ واحسانہ کے
حضور مین گذرانے اور ظاہر کیا کہ اس فرقے کے چار مولویون نے سنہ ۱۲۵۵ ہجریہ
مین انکار تقلید سے توبہ کی تھی اور حنفی مذہب پر ہین ایسا اقرار کیا تھا پھر اپنی توبہ
توڑا پھر ایک شخص کے واسطے چار مسلمانون نے گواہی دی کہ اسنے ترحیم کو منع
کیا اور بدعت و شرک کہا اور صبح کی اذان کے اول حرم محترم کے اطراف کے
مینارون پر موذن لا چڑھکے درود اور سلام باواز بلند پڑھتے ہین اسکو ترحیم
کہتے ہین یعنے اللہ سبحانہ تعالی کی جناب مین رسول اللہ علیہ السلام کے طفیل سے

المت

رحمت مانگنا پھر ایک شخص کیواسطے دس بیس آدمیون نے گواہی دی کہ
اسنے فلانے دن نیاز کے طعام کو حرام کہا تھا اور کھانے پر فاتحہ دینے کو
بدعت کہا پھر ایک شخص کے واسطے یون شاہدی گذری کہ اسنے یارسول اللہ
بولنے کو شرک کہا پھر ایک شخص پر یہہ جرم ثابت ہوا کہ اسنے یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ کہنے کو شرک کہا پھر انمین سے ایک نے نبی علیہ السلام کی
شانمین استخفاف اور اہانت کی باتین کہین پھر ایک شخص پر یہہ تقصیر آئی کہ
اسنے قادریہ رفاعیہ شاذلیہ عیدروسیہ رحمہم اللہ کے سلسلونمین مرید ہونیکو
نادرست کہا پھر انمین سے ایک نے مولود الشریف کو بدعت و سلام کیوقت
گھڑے رہنے اور ہاتھ باندھنے کو شرک فی العبادت کہا پھر ایک شخص پر
یہہ گناہ آیا کہ اسنے حنفی شافعی مالکی حنبلی کے پیرو اور مقلدون کو بدعتی کہا
الغرض سابق کی کئی برس کی بہتیری تقصیرین اس برس مین ان لوگون پر
ثابت ہوئین تب حاکم مسلمین نے اس فرقے کے سب مولویون کو گرفتار کرنیکا
حکم دیا سب پکڑے گئے اور قید مین پڑے مگر مولوی سلیمان اور دوسرے
کئی شخص وہان چھپ گئے اور بعضے بھاگ نکلے چنانچہ ایک سو سے زیادہ نام
اس فرقے والون کے لکھے گئے اور ان قیدیون نے بعضے نامور مولویون کے نام

عداوت اور بہتان سے بھی بتلا دے تھے چنانچہ وے لوگ بعد تحقیق کے
چھوٹ گئے اور ہر شنبہ کے دن علماؤنکی مجلس ہوتی تھی اور مدعی اور مدعی علیہم
سب کے سب حضور باشا مین حاضر ہوا کرتے تھے غرض ملا محمد جانصاحب اخوند
زادہ اور حنفی اور شافعی مصلّون کے پیش اماموں نے اتفاق کر کے حضرت مولوی
محمد یعقوب صاحب کو انکی تہمت سے بچالیا اور مولوی عبد القیوم صاحب جو
مولانا محمّد اسحٰق صاحب کے داماد ہین انکو بھی چھڑالیا مگر چار برس آگے سے انکا
وعظ حرم مین انہی لوگونکی شامت سے موقوف ہو گیا ہی اور مولوی عبد
اللطیف بنارسی کا بھی تین برس سے حرم مین وعظ موقوف ہوا کیونکہ یہہ اصل لکھنو کے
ہین اور عبد الحق بنارسی جو خارجی بن کر بعد دہریہ ہو گیا اور جسکے لئے علمای
حرمین الشریفین نے قتل کا فتوی لکھا تھا سو اسکا بھائی حقیقی ہی اور یہہ عبد
اللطیف لکھنوی چار برس اول یہان سے ہو کر مکے کو گیا تھا اسوقت یون ظاہر
کرتا تھا کہ مین حضرت سیّد احمد صاحب کے حضور مین محتسب کا عہدہ رکھتا تھا مولوی
محمود علی بریلوی جو دہلی کے ایک بڑے نامور مولوی کے خویش ہین یون ظاہر
کرتے ہین کہ اب کے سال تک ہمارا وعظ حرم محترم مین جاری تھا لیکن ان مرتد
لوگون نے ہمین بدنام کیا اور اپنے ساتھ کھینچا سچ ہی کہ برون کی صحبت مین

اچھے لوگ بھی بدنام ہو جاتے ہین اور بعضونکو ننگ و عار یا مفسدونکی بُری
بُری باتین بدکام سے رجوع کرنے اور پھر جانے اور توبہ استغفار کرنے سے
باز رکھتین ہین کہ اتنے برس ہمارے اس فرقے مین گذرے اب کیونکر اِسّے پھرین
خدا ہدایت دیوے سب مسلمانونکو مولوی محمد یک چشمی سہارنپوری جو بارہ برس
اوّل یہان آیا تھا اور یا رسول اللہ کہنے اور اذان سُننے کے وقت آنحضرت کے
نام کی بزرگی کے لئے انکھون پر ہاتھ رکھنے اور درود پڑھنے کو نادرست کہتا
تھا تب مولوی خدا بخش نے اسے پکڑا اور اچھی طرح مباحثہ کرکے شرمندہ
کیا تھا اب پھر یہی باتین اُسنے مکے مین بھی ظاہر کین اور گرفتار رہوا مولوی مراد
بنگالی جو کلکتے مین مفتی تھے اور کئی برس سے مکہ معظمہ مین رہتے تھے اگرچہ سنہ ۱۲۵۷ ہجری
مین اُسنے تقلید ائمہ اربعہ سے انکار کیا بعد اسکے حاکم مسلمین نے اسکو گرفتار
کیا اور اسّے لکھا لیا کہ مین مقلد ابو حنیفہ کا ہون چنانچہ حرمین الشریفین کے
چارون مفتیونکی صحیح مہر سے جو مذکور ہو چکا اسی فتوے پر لکھہ دیا ہی لیکن
اُسکا وعظ درس وغیرہ اُسی دن سے موقوف ہو گیا تھا ابکے قدیم دفتر
کی رو سے یہہ بھی گرفتار ہوا اور نکالا گیا اور جو تخم سابق مین بویا تھا اسکا
پھل اپنے رفیقون سمیت آج چکھا جب ان لوگون نے دیکھا کہ ہندوستان مین

کچھ ہمارا انیا پانچوان مذہب رواج نہین پاتا اور یہان ہر شہر مین اسکے رد لکھتے ہین کیونکہ ایسے نئے فتنہ انگیز دشمن رسول دین مین رخنہ ڈالنے والون کا رد لکھنا عین ثواب بلکہ ہر ایک عالم پر واجب ہی کہ ایسے زمانے مین اپنا علم ظاہر کرے اگرچہ ایک مسئلہ جانتا ہو اسکو بھی کہہ سناوے اور مسلمانونکو انکے فتنے سے بچاوے ایسا مضمون بہت حدیثونمین موجود ہی اور یہہ بھی ہی کہ حق بات چھپانیوالا اور سچے کلام سے اپنا لب بند رکھنے والا گونگا شیطان ہی اسلئے یہہ لوگ ہجرت کرکے یہان سے مکے کو گئے اور وہان کتابین بنانے لگے اور اپنے مذہب کی ترویج شروع کی اور کلکتے وغیرہ شہرونمین اپنے گماشتے مقرر کئے تا جو کتاب یہہ بنا کر بھیجین وہ اسکو چھاپین اور ہندوستانکے سادے مسلمان لوگونکو بہکاوین پھر کسیکو اسمین اعتراض کرنے کی طاقت نرہے کیونکہ یہہ کتاب تو مکے سے بن کر آئی ہی جو دین واسلام کا گھر ہی اسمین جو کوئی لب ہلاوے وہ نادان ہی حاصل کلام خداوند عالم نے نچاہا کہ محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی اُمت گمراہ ہووے جلدی اس فرقے کی وہان سے جڑ کٹ گئی اور اٹھارہوین تاریخ تاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۵ ہجریہ مین ان لوگونکو بعد تنبیہ و تعزیر کے قید خانے سے نکال کر مکہ معظمہ سے شہر بدر کیا اور بندر جدہ تک انکے ہمراہ

سپاہی کر دے اور یہہ حکم کیا کہ بعد اسکے کبھی یہہ لوگ مکہ معظمہ کو نآوین
تب یہہ لوگ جہاز دور گین جو حاجی اسماعیل ذکر کیا ہی اُسپر سوار ہو کر
ستائیسوین رجب کو جدّہ سے روانہ ہوے اور تیسری تاریخ ماہ شعبان المعظم
سنہ مذکور یہان معمورۂ بندر بمبئی مین پُہنچے اور اس جہاز مین مولوی مظہر حسین اور
سیّد مہدی حسین عظیم آبادی وغیرہ قریب دوسو حجاج اور بھی آے مولوی محمود علے
بریلوی کہتے ہین کہ مین نے اور کسی اہل سُنّت وجماعت نے کبھی اِنکے پیچھے جہاز مین
نماز نہین پڑھی وے حاجی مسکین لوگ ہر ایک مسجد مین دو دو چار چار جا رہے
اور اِنکا حال مفصّل یہان کے لوگون سے بیان کیا بعد ازان انیسوین تاریخ کو
جہاز بنام فورت جدّہ سے یہان آیا اُسمین بھی دوسو حجاج کے قریب آن پہنچے
اور یہہ خبر حدّ تواتر کو پُہنچگئی اِن لوگون نے اوّل یہان اپنی بے حیائی و زبان
درازی سے مکہ مُعظمہ کے حاکم کا ظلم اور وہانکے عُلماؤن پر بہتان شروع کیا
اور یہان کے رئیس لوگون کو اپنی مظلومی ظاہر کئی لیکن آخر حق حق ہوتا ہے
اور باطل باطل ہوتا ہی جاننا چاہیے کہ حضرت سلطان البرین خاقان البحرین
خادم الحرمین الشریفین سلطان ابن السلطان عبد المجید خان خلد اللہ ملکہ و سلطانہٗ
وضاعف علی المومنین برّہ و احسانہ نے سرکار انگریزی کی معرفت سے ایک

اپنا وکیل کا نسل یہان اس معمورے مین مقرر کیا چنانچہ وہ وکالت خاص اور
سفارت باختصاص جناب رفعت و عوالی مرتبت حشمت و شوکت منزلت رئیس
التجار وکیل الدولۃ العثمانیہ حاجی حبیب بن یوسف دام اللہ تعالی اقبالہما کو مقرر
ہوئی اور یہہ منصب جلیلہ ماہ جون کی ساتوین تاریخ سنہ ۱۸۴۹ عیسویہ کو گورنمنٹ
گزٹ مین مسٹر اے مالیٹ صاحب بہادر چیف سکرتاری کی صحیح سے اشتہار پایا
اور یہہ سلطان روم کا وکیل رئیس التجار جناب عالیشان حاجی حبیب بن یوسف
مکہ معظمہ کے باشا کے زیر حکم ہی اسکے وجود ذی سے حسن اخلاق و خیر خواہی
اہل اسلام کی حرمین الشریفین مین بدرجہ کمال ظہور مین آئی جسکے باعث سلطان
روم کے خاص فرمان سے سرفراز ہوا اور اس منصب جلیلہ کو پہنچا اسکا خلاصہ
احوال تذکرۃ اللبیب فی اخلاق الحبیب نام کے رسالے مین لکھا گیا ہی اور
عنقریب وہ بھی چھاپا جائگا اب ان وہابیونکی بابت مین خاص مکہ معظمہ کے باشا
کے دیوان محمد جعفر ترکی کے ہاتھ کا لکھا ہوا جو خط اشتہار کے لئے بھیجا سو اسکی
عربی عبارت کی نقل بجنسہ نیچے لکھی جاتی ہی پہلا خط مورخہ ۱۹ ماہ جمادی الثانی
سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مقدسہ مکہ مشرفہ کے مقام سے پہلا فقرہ ونخبرکم ان کباد
الوہابیات فندبنا مسکہم وحبسہم وخرجہم من المکۃ یصیر معلوم کم

دوسرا فقرہ ونعرفکم من خصوص الوہابیات الذی عرفنا کم اعلاہ
لانہ الباشا حبسہم وخرجہم من الحرمین الشریفین فانتم سوّوا واحد ورقہ
خلّی بصیر طبعہ فی چھاپہ خانہ حق المنبی ویکون فی الاوراق اسمہم المخرجین
من ارض الحجاز مولوی عبد اللطیف لکھنوی ۔ ومولوی عبد الرحمن بنارسی
ومولوی محمّد سہارنپوری ومفتی بنکالہ محمّد مراد ۔ ومولوی محمود علی
بریلوی ۔ خرجہم مع عیالہم واولادہم طبعواہ فی الشاب وارسلواہ
فی الہند لاجل عبرات وہابیات حق الہند کما مول جملۃ علماء بان اہل
المکۃ وکبار الحکام ان وافندینا الکبیر والصغیر لازم لازم علیکم اجراء
الامر ہذا علی العجلۃ لاجل اشتہارہ فی الہند واطرافہ اللہ یجزیکم
خیر الجزاء وطولعمرکم والسلام **خلاصہ ترجمہ** ہم تمکو وہابیون کے
احوال مین یون لکھتے ہین کہ ہمارے باشا نے اُن لوگونکو تنبیہ کی قید مین ڈالا اور
حرمین الشریفین سے شہر بدر کیا اب تمکو لازم ہی کہ ایک ورق پر انکا احوال
لکھوا کر منبئی کے چھاپخانے مین چھپوا دو اور جن لوگون کو اس حجاز کے ملک سے
نکال دیا ہی انکے نام یہہ ہین مولوی عبد اللطیف لکھنوی مولوی عبد الرحمن
بنارسی مولوی محمد سہارنپوری مفتی بنگالہ محمّد مراد مولوی محمود علی بریلوی

ان سبھونکو انکی عیال اور اولاد سمیت نکال دیا ہی اسلئے تم چھپواکر
وہ اشتہار ہندوستانمین بھجواؤ تا ہند کے وہابیونکو عبرت اور خوف پیدا
ہووے اور اہل مکہ سب عُلما اور حاکم اور ہمارے بڑے باشا اور چھوٹے باشا
کو بھی تُم سے یہی اُمید ہی اور تم پر یہہ کام بجالانا لازم ہی جلدی اسکا اشتہار
ہندمین اور اسکے اطراف مین بھیجو اللہ تم کو بڑا ثواب دیوے اور تمھاری
عُمر دراز کرے والسّلام **خط** دوسرا عربی خط مکہ مُعظمہ کا مورخہ ٢٢
تاریخ جمادی الاخر ١٢٦٥ سنہ ہجری جناب عالی انتساب سیّد حسن بن سیّد احمد الجفری
باعلوی کا لکھا ہوا لا یخفاک من مدۃ سنین رجل واحد من بنقالہ
وصل الی ھھنا لقصد الحج رجل ہندی اسمہ مولوی مراد فی الظاہر
کان بیان رجل طیب صاحب طریقۃ طیبۃ وانما الخبث فی الباطن طریقتہ
طریقۃ الوہابیہ الخبات الاعداء وجلس عندنا فی مکہ وصنّف کتب علی
مذہب الوہابیہ وقد جاب معہ الکتب من بلادہ وفسد علی بعض الناس
ہنود وسنود وخلا فہم الجہال وعلمہم ما فی الکتب المذکورۃ مذہب
الوہابیہ ورغبہم کثیرا علی طریقۃ الوہابیہ وعلم ھذا الخبر افندینا حضرت
حسیب باشا فی الحال ارسل القواصین وطرب علی المولوی مراد وحقر فی الحال

قدام

قدام سعادة الباشا وفتح عليه الباشا بما كان فاعل طريقة الوهابية والخبيث مراد المتوهب اقر قدام الباشا ثم غضب حسيب باشا غضباً شديداً على الخبيث مولوى مراد وفى الحال فرشه وفرش جماعته جملةً فوق الارض وامر الباشا على القواصين يضربونهم النيابيت فوق طيازهم وضربوهم ضرباً شديداً القواصين ومن بعد الباشا طرحهم فى الحبس واخذ من مراد الباشا الادبه خمسماته ريال وامر الباشا يسفرونه الى السواكن فى حبس طول العمر والا يسفرونه الى الهند والعاد يرد وبعض من جماعته شدد واعمال الباشا يفتش عليهم والظاهر سمعنا من جده طلعوا المولوى مراد فى مركب زكريا الى منبئ حيث اعلامه الى هذا القدر ، حسيب باشا رجل منتبه داهيه صاحب عقل وسياسته وصاحب شجاعت وله هيبته كثيراً دبنا يعلى جاهه و يطول عمره ، والباشا مكانه يبحث الاخبار الى غايت وقت لليل يدور فى البلد بلبس النسا لاجل يشم الاخبار ويشوف احوال الناس ويسمع ما يفعلون ، وهو حاكم عادل ذهين كثير والذى هم عادهم متوهبين ما فيه شك يخرجهم من مكه المشرفه مسلسلين ويسفرهم من جده بنا يهدى

علی الصواب ؁ **خلاصہ ترجمہ** پوشیدہ نرہے کہ کئی برس سے یہان
ایک شخص بنگالے کا مولوی مراد نام حج کے ارادے سے رہا تھا ظاہر مین تو
اچھے طریق کا آدمی نظر آتا تھا مگر باطن مین اسکا طریقہ وہابی کا تھا اپنے مذہب
کی کتابین بنانے لگا اور ہندوستان سے بھی اس مذہب کی کتابین اپنے
ساتھ لایا تھا کئی ہندی سندی اس فساد مین پڑے اور جاہل لوگ اسکے
تابعدار بنے اور وہابیہ کا طریقہ مکہ مشرفہ مین رواج پانے لگا جب یہہ خبر
حسیب پاشا سلمہ اللہ تعالی کو پہنچی جھٹ سپاہی کو بھجوا کر مولوی مراد کو اپنی
حضور مین بلوایا اور پوچھ پاچھ کی تب مولوی مراد نے بھی اس بات کا اقرار کیا پھر
حسیب پاشا اسپر بہت غصے ہوا اور فراشونکو حکم دیا اسکی سب جماعت کو
زمین پر اوندھے سلاکر خوب لکڑیون سے تعزیر دی اور قید مین ڈلوایا آخر مولوی
مراد سے تعزیرا پانسی ریال لئے اور حکم کیا کہ جنم تک سواکن کے جزیرے
مین قید رہین یا نہین تو ہند کو نکالے جاوین اگر پھر بھی آوین تو پھر بھی نکالے
جاوین اور بعضے وہابی چھپ گئے اور بھاگ نکلے حاکم لوگ انکی جستجو
کر رہے ہین اور ابھی مین نے سنا ہی کہ مولوی مراد جدے سے ذکریا کے
جہاز پر سوار ہوکر ممبی کیطرف آتا ہی فقط حسیب پاشا بڑا صاحب علم وفہم

اور حاکم عادل ہی سیاست اور شجاعت مین بھی کامل ہی رعیت کی نگہبانی
مین بڑا ہوشیار را تو نکولباس بدلکر شہر مکہ مُعظمہ مین پھرتا ہی اور اخبار
ڈھونڈھتا ہی اور سب لوگون کے احوال سے واقف ہوتا ہی اور وہ بڑا صاحب
ذہن عادل حاکم ہی اگر پھر وہابی لوگ یہان آوین تو بیشک اُن کو طوق زنجیر
کرکے مکہ مُشرفہ سے خارج اور دیس نکال کر دیگا اللہ اسکا ہمیشہ نگہبان اور
ہدایت کرنیوالا ہے **خط** تیسرا خط فارسی منشی عبد الغفور کا لکھا ہو جو سرکار
شریف باشا ادام اللہ تعالی دولتہ کے خاص مُترجم ہین مورخہ ۲۵ ماہ جمادی
الثانی سنہ ۱۲۶۵ ہجریہ مُقدسہ منمقام مکہ مشرفہ یہہ جناب عالیشان شادت و اقبال
نشان حاجی شیخ عبد القادر صاحب جہانگیر جو منٹی کے رئیس اور اسکے سال حرمین
الشریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما کی زیارت سے مراجعت کرکے یہان آئے اور
ہین اُنکے نام پر ہی اسکا ایک فقرہ یہان نیچے لکھا جاتا ہی ؎ **خط**
حالات این جوار بدین گونہ کہ افغانان مجاور مکہ مُشرفہ معظمہ بر بعضی اعدای دین و
مخالفان دین متین کہ عبارت از وہابیان است دعوی بسرکار والی الحرمین
الشریفین یعنی حسیب باشا نمودند چنانچہ مولوی عبد اللطیف و مولوی محمود علی
و مولوی محمد یک چشم و مفتی مراد و مولوی عبد الرحمن بنارسی را تا عرصہ یکماہ در زندان

انداختند و کتابهای اوشان را خانه تلاشی نموده مثل تضعیف الایمان و رد و غیره
بحضور پاشا بردند و پاشا مسطور کتاب مذکور باعث آنکه در هندی بود برای ترجمه
نمودن بعضی کلامهای بی ادبانه بفدوی دادند و کمترین نیز حسب الارشاد ترجمه بعضی
سخنان منتخبه نموده بحضور گذرانید الحاصل بصلاح و صوابدید عالمان مکه معظمه
مردم مذکورین را حکم اخراج از حرمین الشریفین معه اهل و عیال فرمودند چنانچه
(بتاریخ ۱۸) معه پانزده نفر از پلٹن سرکاری روانه جده گشتند اغلب که در عرصه هفته
عشره سوار جهاز خواهند شد برای اطلاع بطریق خوشخبری البشرکاء و تابعان دین متین
بقلم آمد اگر مناسب دانند برای عبرت دیگران چهاپه کنانیده بجاهای معتبره و طرف
دهلی وغیره در ڈانک ارسال دارند فقط چوتها خط فارسی امام الدینخان کی طرف سے
منمقام مکه مشرفه مورخه بیستوین ماه جمادی الثانی سنه ۱۲۶۵ هجریه مقدسه خط
محب قلبی و مخلص صمیمی حاجی شیخ عبد القادر صاحب جهانگیر زید لطفهم پس از سلام
و دعاهای خیر واضح باد لله الحمد و المنه که بنده بخیر و عافیت است و صحت و عافیت
آنمشفق دوام از حضرت حق جل و علی مستدعی مخلص من حال تازه این بلده مقدسه این است
که پنج نفر از سرداران وهابیان بعلت وهابیت تا عرصه قریب یکماه در حبس ماندند
و دیروز که شنبه و تاریخ هژدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۶۵ هجری بود معه اهل و عیال از

اشہر مکہ معظمہ بدر کردہ شدند و بحکم حسیب باشا ازین مقام متبرک خارج شدند الحمد للہ
علی احسانہ وجرم ایشان ہمین بود کہ انکار تقلید میکردند و مولود شریف اخواندن
و دست بستن را در روضہ مقدس وسلام عرض کردن را بدعت گفتن مذہب ایشان
انیست و بر قول شان شاہدان گذشتند و آن پنج کسان این ہستند مفتی مراد بنگالے
حافظ عبد اللطیف مولوی محمود علی مولوی محمد یک چشم مولوی عبد الرحمن بنارسی
پس این پنج کسان ہنوز تا وقت روانگی از جدہ محبوس خواہند ماند در محبس جدہ
اطلاعا نوشتہ شد باید کہ این خبر را چھاپہ کنانیدہ دہند از اولاد حسن سلام مسنون
الاسلام برسد ۞ خط ایک گجراتی خط میان غلام محمد کاغذی احمد آبادی کے
نام پر مکہ مشرفہ سے آیا ہے اسمین سب مضمون ایکسان ہے مگر مار پیٹ اور تعزیر کرنا
اور پانسو ریال تعزیرا لینا بہت تفصیل وار لکھا ہے اسکے سوائے بہت خط
مختلف زبانونمین اسی مضمون اور مقدمے کے یہان کے کچی میمن عرب وغیرہ
تاجر لوگونکو پہنچے ہین اور ان سبکا مطلب ایکسان ہے اسلئے داخل نہین کیا ۞
معلوم ہووے کہ جو احوال معتبر لوگونکی زبانی اور خطوطونکے داخلون سے معلوم
ہوا سو تفصیل وار دستاویزون کے ساتھ اس مختصر رسالے مین لکھا گیا اور
کلکتہ مدراس دہلی بمبئی اور حرمین الشریفین کے علماؤن کے فتوے دستخط سند

صحیح سے اسمین لکھے گئے اور جو حق تھا سو ظاہر ہوا ۔ ایک معتبر عالم دیندار
ساکن اکبر آباد فرماتے ہین کہ جب مین دہلی سے کچھ علم عربی تحصیل کرکے کلکتے
مین گیا اور وہان بھی کچھ حدیث و تفسیر کا فائدہ علمای دیندار سے حاصل کیا
تب ایک انگریز پادری صاحب نے جو بہت عربی اور فارسی مین قابل ہین اور بہت سے
لکھنوی وغیرہ مولوی انکے نوکر ہین مجھے بلایا اور پچاس روپیہ میرا ماہوار مقرر
کرکے ایک مہینا پیشگی دیا اور ایسا کہا کہ جس شہر مین تمھاری طبیعت چاہے
جا رہو اور ہندی ترجمہ حدیث و تفسیر کا لوگونکو پڑھایا کرو اور مذہب مجددونکا
حق ہے اور مین اسی کا تابعدار ہون ایسا مشہور کرو مگر ہرگز علم نحو صرف فقہ اور
عقاید کلام وغیرہ مت پڑھائیو اور یہہ ماہوار تمکو ہمیشہ ملا کریگا اور تمھاری
نیک خدمتی اور محنت کے موافق زیادہ ماہوار بھی ہوجائیگا اور چند قاعدے
اسکے کل فلانے مولوی کے ہاتھ سے ہم تمکو بھیج دینگے تب دوسرے روز وہ مولوی
میرے گھر آئے اور کہے کہ تم بھی ہمارے پادری صاحب کے نوکر ہوے الحمدلله
بہت اچھا ہوا قریب چالیس اچھے نامدار مولوی اطراف ہندوستان عربستان
وغیرہ مین انکے مخفی نوکر ہین اور کئی عربستان مین بھی پہنچے ہین اور دس پندرہ روپیے
سے پچاس روپیے تک ہر ایک کی تنخواہ معین ہے جہان رہین ماہ بماہ اُن کو

ملتی ہی اور بڑا فائدہ یہہ ہی کہ ہمیشہ نئی باتین اور ضعیف حدیثین اور روایتین لوگونمین ظاہر کرنا اور شاگردون کو سکھانا کہ چار مذہبو نسے وہ پھرین اور مسلمانونکا اجماع اور اتفاق دینی بالکل ٹوٹ جاوے اور انبیا اور اولیا سے بداعتقاد ہوجاوین اور انکی نیاز فاتحہ چھوڑ دیوین مینے کہا استغفراللہ ایسا شیطانی کام مجھسے نہوگا اس مولوی نے کہا کہ بیس برس سے پادریصاحب یہان آئے ہین مین تب سے انکا نوکر ہون ہزارون روپے دیکر ترجمے کی کتابین چھپوائے اور انکے طفیل سے بہت بیعلم مولوی قابل بن گئے یہہ تو اپنے دل سے مسلمان محمدی ہین اور بدعتی لوگون کے بڑے دشمن ہین تفسیر و حدیث کا علم مینے انکو پڑھایا ہی تم بیفکر یہہ پچاس روپے کا ماہوار قبول کرلو اور تمہارے وطن مین خواہ کوئی اور شہر مین جارہو ساری عمر فراغت سے گذارو مگر کتنے آدمی تمہاری طرف پھرے اور مرید و شاگرد بنے اسکا رپوٹ ہر برس لکھ بھیجا کرو اچھے اچھے نامی مولوی پادریصاحب کا ماہوار کھاتے ہین اور اکثر ہندوستان عربستان کے نامی شہرونمین موجود ہین اور یہہ انکے اسامی کی فہرست ہی مینے دیکھا تو اچھے اچھے نامور خاندانی خود کو سید احمد صاحب کا چھوٹا خلیفہ مشہور کرکے مسلمانون کو گمراہ کرتے ہین اور مرید و شاگرد بناتے ہین مگر بیشتر لکھنوی بنگالی

بنارسی وغیرہ رافضی اور خارجی لوگ ماہوار کی طمع سے نائب دجال کا پیشہ اختیار کئے ہین مجھے اللہ تعالی نے اسوقت ہدایت کیا کہ وہ پیشگی ماہوار اُسے پیچھے دیا اور کہا کہ اگر پادریصاحب ہزار روپے ماہوار دینگے تو یہہ کام اور ایسی نوکری مجھسے نہو سکیگی اگرچہ اُسوقت میرا دل بہت نرم ہو گیا تھا کہ بے محنت پچاس روپے ملتے ہین قبول کرنا مگر خدا نے مجھے بچایا تب ہین مکہ مُعظمہ کو گیا اور وہان مسلمانون سے سب ان مفسدون کے نام ظاہر کر دیا تا لوگ انکے شرع اور تفحص اعتقاد مین پڑین اور اُنکے شر و فساد سے اپنے ایمان کو بچاوین سچ ہے کہ یہہ لوگ دجال کے نائب ہین اور پادری نصارا پوشیدہ تنخواہ بیس برس مین ہندوستانسے عربستان تک فتنے کی آگ سلگائے تھے بہت کتابونمین جھوٹی عبارت الحاق کر کے چھاپے اور جو مسلمان اِنسے مباحثہ کر کے رد و باطل کرتا تو اسکو بدعتی رافضی خارجی کہکر بدنام کرتے اسلئے دیندار لوگون نے اُنسے بات کرنا چھوڑ دیا تھا اگر چند روز اور انکا بھید نکھلتا تو واللہ عالم مسلمانونمین کیا فساد پڑتا مگر خوب ہوا جو ایک سال مکہ مُشرفہ سے انکی خبر کٹ گئی اور یہہ نائب دجال اللہ کے گھر سے مردود ہوے قبلے سے پھرے انشاءاللہ تعالی اب ہندوستان کے مسلمان خاص و عام دانا نادان سب ہشیار ہو گئے ہرگز انکا فریب نکھائنگے بلکہ جو اُنکے دام مین ہین وہ بھی بچ کر

نکل آئینگے اور توبہ کرینگے خدا اس آخری زمانے مین ہم سب مسلمانون کے ایمانکا نگہبان رہے آمین

تاریخ اخراج وہابیہ

یہانکے ایک دیندار عالم کی تصنیف

قد سوّدت وجوه المدعين — بارض الهند دين الملحدين

فضلّوا عن طريق الحق طرًّا — بنفي شفاعة للشّافعين

فقالوا ما جرى اذن الشفاعة — من الله لختم المرسلين

ولا للانبياء ولا لمن هو — ولي الله او من صالحين

وقالوا ليس ينفع من بقبر — من اهل الخير للمتوسّلين

وقالوا ليس للاموات نفع — بايصال من اجر العاملين

فهم قد خالفوا العلماء حقًّا — بامر الدين كلًّا اجمعين

فقد خسروا وخابوا في مُناهم — وساروا خائفين هاربين

الى الحرم الشريف حيث قاموا — لاغواء الرجال المسلمين

ولكن قد ظهر ما هم عليه — فاخرجهم رئيس الحاكمين

هو الباشا الحسيب ذو الفضائل — لدين الله خير النّاصرين

امام عادل حبر شجيع — فايده الله العالمين

ففرّهم بضرب ثم حبس — الى ان اخرجوا مستاصلين

فردوا کلهم من دار مکة
الی دار الهنود خائبین

فیا ویلا لهم من سودین
وخسرانا القوم مفسدین

اعاذ الله اهل الهند منهم
فبئس عقیدة المتوهبین

فقل هم مستحقو القتل بالحد
لیظهر عام ردّ المنکرین

۱۲۶۸

ترجمۂ تاریخ اخراج وہابیہ منہ

حمد خالق کی پہلے کہہ کر
اور سلام و تحیت و برکات

بعد ازان بولون نعت پیغمبر
اور انکے صحابہ پر ہو دام

حق سے نازل ہو انپہ صلوٰۃ
ال پر بھی انھونکے بالاکرام

اب مین کہتا ہون یارو ایک قصہ
ایک فرقہ وہابیہ کافر

حق تمھین دے ثواب کا حصہ
ہند کے ملک مین وہ نکلا ہے

کہ کئی سال سے ہوا ظاہر
پر نہ اسکو رواج اصلا ہے

اسکا ہے اعتقاد بس باطل
پر وہان وہ ہوا نہین رایج

اسمین داخل ہوے کئی جاہل
تب کئی انکے پیشوا البلیس

چار مذہب سے وہ ہوا خارج
جو ہین پر مکر اور پر تلبیس

سو لگے کہنے یہہ ہے کفرستان
ہمکو ہجرت ادھر کی ہے افضل

اسلئے جاوین ہم بعربستان
اس بہانے سے وہ ادھر کو گئے

کہ جہان شاہ روم کا ہے عمل
اور حرمین مین وہ جا کے رہے

تا وہان مذہب اپنا پھیلاوین
لوگ کہنے لگے یہہ کیا ہے بلا

مومنونکو وہان کے بہکاوین
انکی فریاد پہنچی باشا تک

آخر شل اسکا ہوگیا چرچا
نہو ہی اسمین ڈھیل ایک ملک

نام اسکا حسیب پاشا ہی
انکو تعزیر مارتا ہی زود
انکو تب اسنے اوندھے سلوایا
جسمین اسنے کئی نہ کچھہ تاخیر
تا بجدّ دانھونکو پہنچایا
کہ نہون پھر عرب کے وہ عازم
ای مسلمانون ہند کے ہشیار
ورنہ ہوگی تمھاری رسوائی
ہین نبی اور ولی سے یہہ منکر
اور دوزخ مین جائینگے آخر
درّ مختار مین یہہ ہی فتوا
اور نہونے دے ہمسے کچھہ بیجا
اور سب انبیا سے واخلاص
کہہو آے ذلیل اور رسوا
۱۲۶۵

عدل وانصاف کا جو منشا ہے
جب ہوا اسکے پاس یہہ تحقیق
قمچیان انکو خوب دلوایا
اور سوارون کو انکے دے ہمراہ
ناؤ پر انکو جلد چڑھوایا
روسیہ پھر وہ ہند مین آے
یہہ ہین سب نابکار اور مردار
کیونکہ واجب ہے قتل ان سب کا
انسے رکھتے ہین بغض ہو اظہار
کفر مین شک جو انکے لاویگا
دیکھہ لو اسمین باب مرتد کا
دے محبّت نبی کی تو دایم
اور انسے جو تبرّے بند ہین خاص

کہ جو ہین دین کے پھر مردود
کہ نہین انکے دلمین کچھہ تصدیق
پھر کیا انکو طوق اور زنجیر
انکو بھیجا کہ ول تھے انکے اسیاہ
اور کیا ان پہ حکم یہہ لازم
طوق لعنت سوا نہ کچھہ لاے
نہ ملو انسے تم کبھی بھائی
ان پہ نازل ہو غضب رب کا
اس لیے شرع مین ہین یہہ کافر
شرع کے بیچ مین وہ آویگا
ای خدا ہمکو شرک سے تو بچا
پیروی پر رکھہ انکے نت قایم
سال تاریخ مین یہہ آئی ندا

ستروین تاریخ شعبان المعظم سنہ حال کو ایک خط عربی
نثر مقفا حضرت شریعت پناہ فضیلت و بلاغت دستگاہ حامی شریعت غرا ہیشر و منہج

بیضاحضرت قاضی شہاب الدین صاحب مہری دام اجلالہ کے فرزند لطفی عبد
الرحمن المتخلص بسلطان کا لکھا ہوا مجمع الاخبار میں داخل کرنے کے لئے آیا تھا لیکن
موافق وعدہ سابق کے یہاں داخل کرتا ہے **خط** لقد ظهر السواد والغبرة
علی وجوہ الملحدین لما اشتد عنادهم وتخلفهم عن دین سید المرسلین
وهم رجال قد اشتهروا بالمتوهبین المعتزلین ومذهبهم انکار شفاعة
سیدنا محمد و الانبیاء اجمعین وانکار الصلوة والسلام علی من ارسل رحمة
للعالمین وانکار المذاهب الاربعة ومنع تقلیدهم اجمعین ومثل ذلك
من الاباطیل والقول المهین وكانوا علی تدوینها فی الهند علی كتب المسلمین
نصادوا من وقع فی شبكة تلبیسهم من العامین وعصم من عصمه الله تعالی
وجعله من المهتدین وكثیرا ما وجدوا زجرا وتوبیخا من العاملین فلما رأوا كساد
سوقهم وشجرا ملهم غیر مثمر ولو بعد حین ترحلوا الی دیار العرب لیكونوا باهل
الورع متشبهین وجلسوا هناك زمانا فی زی المتقین للفرصة متر صدین
وشغلوا فی تصنیف الرسائل العدیدة الهندیة فی هدم اساس الدین حتی
یروجوها فی عباد الله من المسلمین والمومنین لیرسلوها الی اقرانهم فی الهند
من اخوان الشیاطین اظهارالهم بانها جاءت مصححة من بلاد الدین فقد حاق

بهم مكرهم ولم يعلموا بان الله متكفل امور هذا الدين فاخذوا باقاويلهم
الباطلة عند حكام مكة اساس الدين والباشه الذى رفع الامر اليه من
الاولياء الصالحين ويقال عدله قد احيى اسماء العادلين السابقين وطالت
المحاكمة لديه بحضرة القضاة والعلماء العاملين فخسر المبطلون المنكرون ولم يقدروا
على اتيان برهان مبين فلما ثبت عليهم ارتدادهم وكفرهم قال انتم اخس
حالا من الكافرين فامر باخراجهم وتغريبهم من بلاد الاسلام والدين
اطفاء لنار الفتنة من الالتهاب بين اهل الحق واليقين فبهذا العمل لقد استاصل
الفتن باثرها وشر المفسدين من بلاد مباركة قد شرع وظهر منها الدين فيا اسفى
قد ورد ذالك البلاء يعنى الملاحدة المغربين فى بلاد الهند مرة ثانية وان كان
بعد خسرانهم المبين ولما كان بلادنا ليس فيها احكام الاسلام جارية فمصيبتنا
هذه مصيبة فى الدين فلو ان حاكم المسلمين قتل هؤلاء المهدوين دمهم هنالك
لخلص عباد الله عن مرهم اجمعين لاراح المسلمون والمتسنون من سكنة الهند
وكانون فى امن من مكرهم وخدعهم اجمعين فيا ربنا اغفر لاخواننا الذين
رضوا بارسال بلائهم الينا عالمين بان ارض الهند قد ملئت فسادا واهلها حديث
عهد بالدين وثبتنا بالقول الثابت على دين سيدنا محمد وارحمنا واكفنا شر

الملحدین سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ

رب العالمین ؀ معلوم ہووے کہ فرقہ معتزلہ کی عمر ہزار برس سے زیادہ اور وہابیہ

کی عمر سو برس سے زیادہ ہے لیکن یہہ اسماعیلہ متوغلین نے تو اپنی ستائیس برس کی عمر مین

باپ اور دادا سے بھی بڑھکر نا موری پائی خدا علماؤن کو سلامت رکھے اور جزائے

خیر دیوے کہ ہندوستان عربستان وغیرہ سب شہرون کے دیندار عالمون نے اُنکے

رد اور باطل کرنے پر جھٹ اتّفاق واجماع کر کے ہر ایک جگہہ انکو مردود اور

مخذول کیا تا بچارے غریب مُسلمان لوگ انکے فتنے اور گمراہی سے بچے اِبھی جو

بگڑے ہین وہ بھی ہدایت پاوینگے ایسی اللہ کی جناب سے اُمّید ہے یہہ لوگ پیر و مرشد

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح سے منکر ہوے اور انکی کتابونمین الحاق کرنا

شروع کیا چنانچہ تفسیر عزیزیہ کے ۵۹۳ صفحے مین ما اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ کے

معنی مین الحاق کر کے لکھے ہین کہ سب انبیا اور اولیاؤن کی نیاز کے کھانے کی

بکریان حرام ہین کیونکہ غیر اللہ کے نام سے منسوب ہوئین تو پھر ذبح کیوقت حلال

کرنے مین اللہ کا نام کچھہ اثر نہین کرتا اور یہان سے سب بزرگون کے کھانے نیاز کو

حرام کر دیا اور لکھا ہے کہ اس آیت مین ذبح کے معنے لینا قریب بتحریف ہے واہ واہ

تفسیر کشاف بیضاوی معالم التنزیل جلالین مدارک کبیر احمدی حسینی وغیرہ سب

اس آیت کے معنے یون لکھتے ہین کہ جس پر ذبح کرتے وقت بتونکا نام پکارا جاوے

سو حرام ہے اور خود حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اصول تفسیر مین ما اہل کے معنے

ما ذبح للطواغیت لکھتے ہین دیکھا چاہئے کہ تحریف کی تقصیر کی نسبت سب مفسرون

پر اور خود حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح پر لگاتے ہین اور تفسیر کو بدعت

بھی کہتے ہین اور گمراہ بنتے ہین اور مردون کی فاتحہ دہم چہلم برسی وغیرہ اولیاؤن

کی نیاز قبرون پر جانا فیض باطنی حاصل کرنا اور انسے توسل اور استمداد چاہنا

یہہ سب کو شرک و بدعت کہتے حالانکہ تفسیر فتح العزیز کے عم سے جزو کا ہندی

ترجمہ جو یہان مطبع محمدی مین چھاپا گیا ہے اسکے ۱۶۳ صفحے مین یہہ سب

باتین جائز اور درست لکھی ہین بلکہ یون فرمایا ہے کہ اویسی لوگ باطنی کمالون کو

انھی سے حاصل کرتے ہین اور حاجتمند اور غرض والے اپنے اڑے کامونکی

کشادگی کا سبب انسے پوچھتے ہین اور اپنا مطلب پاتے ہین جسکو مفصل دیکھنا

منظور ہو تو صفحہ مذکور مین دیکھ لے اور ان سب باتونکا خلاصہ اور سب تفسیرونکی

عبارت اور اس مختصر رسالے مین جتنے مسایل بیان ہوئے اُن سب کی دلیلین اور

داخلے سراج الہدایت مین لکھے گئے ہین اور معمورۂ ممبئی کے علمائونکا عربی فتوا

جسکی اصل حضرت شریعت پناہ قاضی شہاب الدین صاحب مہری دام برکاتہ کے

یہان ہی اور چھاپا بھی گیا ہی مگر اسکا خلاصہ ترجمہ نیچے لکھا جاتا ھے ؕ

بسم اللّٰہ حامدًا و مصلیًا کیا فرماتے ہین علماے دیندار اور فقہاے
باوقار رحمکم اللہ اس بات مین کہ ایک نیا فرقہ ضالہ منکر الشفاعہ مردود القبلہ حادث
ہوا ہی اور اس فرقے کے لوگ درود و سلام پڑھنے اور دلائل الخیرات کی تلاوت کرنے
اور مولود الشریف ہین رسول اللہ کی نیاز پکانے اور آنحضرت کی محبت اور بزرگی
کرنے کو منع کرتے ہین اور حنفی شافعی مالکی اور حنبلی کے مذہب کو بدعت اور انکے
مقلد اور پیروی کرنیوالونکو بدعتی کہتے ہین اور میّت کے بعد فاتحہ کا طعام پکانے
اور قران شریف پڑھنے کو بدعت بولتے ہین اور حیات النبی سے منکر ہین اور
انبیا اور اولیاء کی حقارت کرتے اور شیطان اور چمار کے ساتھ برابر نسبت
دیتے ہین اور مسلمانون کے دلونمین سے رسول اللہ علیہ السلام کی بزرگی اور محبت
کو نکالتے ہین اور مومنونکو گمراہ کرتے ہین پھر شریعت کے حکم سے یہہ مبتدع منافق
لوگ کافر ہوے یا نہین اور ان مرتدون کے ساتھ محبت کیے ناملنا انسے احسان کرنا
ملاقات رکھنا بھی گناہ ہی یا نہین اسکا حق جواب بیان کرو اللہ تم کو جزاے خیر دیوے
المستفتی شیخ عبداللہ عفی اللہ عنہ ؕ **جواب** الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد شفیع المذنبین و علی الہ واصحابہ اجمعین

سب مسلمانون پر یہہ جاننا واجب ہی کہ جسنے اطاعت کیا رسول اللہ کی اسنے اطاعت
کی خدا کی اور ایسے مبتدع مرتد کافرو سے دور رہنا لازم ہی اگرچہ یہہ کلمہ پڑھتے ہین
مگر خدا نے انکو مردود اور مخذول کیا اور اللہ تعالی نے قران مین اور رسول اللہ ﷺ نے
حدیث شریف مین ان گمراہون سے ملنے اور انکی بات پر اعتبار کرنیکو منع کیا ہے
کیونکہ یہہ مبتدع ہین اور جو کوئی مبتدع کا سنگت کرے وہ بھی انھین مین اٹھیگا
اور یہہ بات شرع مین ثابت ہی کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر شریف مین زندہ حیات
حقیقی کے ساتھہ ہین اور حضرت کی شفاعت بیشک گنہگارون کے لئے ہوگی سب
خلق اللہ تعالی کی رضا دھونڈھتی ہی اور اللہ تعالی محمد رسول اللہ کی رضا
چاہتا ہی اور جو کوئی شفاعت سے منکر ہی وہ بیشک کافر ہی اور درود
وسلام پڑھنا سنت ہی جو کوئی اصل سنت سے منکر ہو وہ بھی کافر ہی اور
دلایل الخیرات کا پڑھنا سب علماؤن کے زمانے سے مستحب اور موجب ثواب کا ثابت
ہوا ہی اور مولود الشریف کا پڑھنا اور انحضرت کی نیاز کھانا پکوانا اور غریبونکو
کھلوانا بھی امر حسنات اور ثواب ہے خدا سب مسلمانونکو محبت اپنے حبیب کی نصیب کرے
اور چارون مذہب قرن ثانے سے آج تک ثابت چلے آے اور ہزارون علما اور
اولیا انکے مقلد اور پیروی کرنیوالے ہین اور حق چارونمین دائر و سایر ہے جو کوئی خطا

کی نسبت اِن پر کرے یا انکے مقلدونکو بدعتی کہے وہ خود مبتدع اور گمراہ ہے

اور جو کوئی ہمارے نبی مختار علیہ السّلام کو یا اگلے پیغمبروں میں سے کسیکو حقارت کی

نسبت دیوے اور یون کہے کہ اللہ کے نزدیک انبیا اولیا فرشتے جن شیطان دجّال

چمار جبرئیل سب برابر ہین تو بیشک وُہ کافر ہوا کیونکہ پیغمبر کی اہانت اور حقارت

کیا اور انکا درجہ مرتبہ گھٹایا اور جن شیطان کا درجہ مرتبہ پیغمبرون کے برابر بڑھایا

اسلئے وہ بے ادب ایمان سے خارج ہو گیا کیونکہ پیغمبرونکی شان بُہت بڑی ہے

انکی تعظیم کرنا سب مُسلمانون پر واجب اللہ تعالی نے انکو معصوم پیدا کیا ہی

خصوص محمّد رسول اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسلام سب پیغمبرون کے سردار اور

دوجہان کے مالک ومختار ہین اللّہ تعالی ہم سب مُسلمان اہل سُنّت وجماعت

کو اپنے حبیب اور رسول کی محبت اور پیروی کی توفیق دیوے اور اس بدعتی

فرقے کے فساد اور یہہ مردودان درگاہ الہی کے فتنہ انگیزی سے بچاوے آمین

یہہ مسئلہ فضایل وکمالات دستگاہ قاضی محمد حسین الکوفی نے لکھا ہی اور

اسپر مہر و دستخط ہی اس تفصیل سے مُطا شریعت پناہ سرآمد علماء ذی جاہ حامی

دین سیّد المرسلین حضرت قاضی شہاب الدّین المہری [شہاب الدّین حسینی خادم العلما قاضی] حضرت فاضل

المعی حبر اللوذعی حاوی علوم معقول ومنقول جامع دقایق فروع واصول حضرت عالم الاعلم اشہر

مولانا محمد اکبر صاحب کشمری مدرس مدرسہ مسجد جامع معمورہ ممبئی (الله اکبر ورضوان من)

مجمع کمالات انسانی محقق معانی کلام ربانی حضرت مولوی سید غلام محمد جیلانی

(طالب دیدار محمد حاجی غلام محمد) زبدۃ الفقہاء الانام عمدۃ العلماء الفخام مولانا شیخ محمد صالح بن سلیمان

میرداد الحنفی المکی (شیخ محمد صالح بن سلیمان میرداد الحنفی) کاشف غوامض صوری واقف حقایق معنوی

المحقق الہادی مولوی سید محمد ابراہیم صاحب بغدادی (سلام علی ابراہیم) محقق معضلات

عقلی جامع رموزات نقلی مقبول حضرت سبحانی مولوی غلام محی الدین الواعظ

الہندوستانی (غلام محی الدین عفی عنہ) حبر النحریر صاحب التقریر والتحریر افقہ الزمان افصح الاوان

حضرت مولوی محمد یونس صاحب حافظ مترجم خاص عدالت بادشاہی (محمد یونس الحافظ)

نجابت و دیانت دستگاہ مولوی سید احمد اللہ و مفتی سید عبد الفتاح الحسنی القادری

المدعو سید اشرف علی الواعظ گلشن آبادی (الراجی الی رحمۃ الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسنی القادری) ذکاوت و فخامت

نشان مفتی شریف عبد اللطیف ابن شریف مخدوم اور شرافت و فقاہت اقتران

قاضی غلام محمد ابن قاضی غلام حیدر اسلام آبادی کی ہے معلوم ہووے کہ اس مسئلے کا

کامل ترجمہ سراج الہدایت لرفع ظلمات البدعۃ والضلالت کے آخری باب میں دوسرے

فتوے اور مسایل کے ساتھ داخل کیا ہے فقط **مناجات** اللّٰہم انصر

مَن نصرَ دینَ محمدٍ وجعلنا منہم واخذُل من خذلَ دینَ محمدٍ ولا تجعلنا منہم

ابیات

الہی بحق نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

بصدیق بوبکر و حضرت عمر
لقب جنکا شیخین تھا مشتہر

بعثمان و حیدر کہ داماد تھے
رسول خدا اُنسے نہایت شاد تھے

بحسنین و زہرا صحابی تمام
مہاجر و انصار سارے امام

بغوث الوری شیخ پیران پیر
کہ ہر وقت مشکل مین ہین دستگیر

مجھے دین و دُنیا مین خوش کام رکھ
محبت مین اپنے بآرام رکھ

نہ محتاج کر غیر کا ای خدا
کہ ہر وقت میری یہی ہے دُعا

بغیر از غم دین مجھے غم نہو
میرے دل سے شوق نبی کم نہو

ہین مختار دونون جہان کے نبی
بنا نور سے اُن کے عالم سبھی

اگرچہ بظاہر بشر تھے بنام
حقیقت مین نور خدا تھے تمام

نہ ظاہر کبھی سایہ انکا پڑا
کہ عالم ہی ایک سایہ اُس جسم کا

مین عاجز ہوا ہون بہت یارسول
تم ایک عرض میری یہہ کرلو قبول

مدینے کی جانب بلالو مجھے
تسلی باطن دلادو مجھے

کہ دُنیا مین عزت سے شادان رہون
بہنگام رحلت بایمان چلون

مجھے خاص ہاتھون سے کوثر ملے
میری آنکھ دیدار حق پر کھلے

مرا دل یقین سے منور ہو صاف
یے نفسانی خطرے ہون سارے معاف

سبھی مومنین کو ہدایت ملے
کہ شرع محمد پہ ہر ایک چلے

یہہ تحفہ محمد کے دربار مین
ہو مقبول تا آفرین سب کہین

یہہ عاصی ہے اشرف نبی کا غلام
علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

اشتہار

سب دیندار مسلمانون پر ظاہر ہووے کہ راقم اوراق فقیر حقیر اضعف العباد الراجی الی رحمۃ اللہ

الباری مفتی سید عبد الفتاح الحسینی القادری المدعو سید اشرف علی گلشن آبادی
عفی اللہ عنہ وعن سائر المسلمین نے ایک کتاب بنام سراج الہدایت لرفع ظلمات
الضلالت یعنے چراغ ہدایت ضلالت کے اندھیرے کو رفع کرنیوالا چالیس جزو کے
قریب خالصاً لوجہ اللہ ولرسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمان بھائیونکی ہدایت
کیواسطے لکھی ہے اور بڑی زحمت سے اکثر تفسیر وحدیث اور فقہ وعقاید کی کتابو نسے
حوالے داخلے کے ساتھ ہر ایک اختلافی مسئلے کی تحقیق اور توضیح کردی ہے خصوصاً
حیات النبی درود وسلام کے فضایل اور ایصال ثواب فاتحہ اموات مولود شریف
اور اولیاؤنکا عرس بدعات حسنات و بدعات سیئات کی تفصیل وہابی لوگون نے
اکثر ہمارے اہل سنت وجماعت کی کتابو مین الحاق کم زیاد کرکے چھاپے ہین
اُسکا خلاصہ اہل بیت اور اصحابونکی فضیلت چارون امامونکی تقلید کی حقیت پیرون
شہیدونکی نیاز کے کھانے کا حکم ذبیحت کا بیان اور وہابیونکی مکر و فریب کی
کیفیت شفاعت کی حقیقت اولیاونکا وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا احوال زیارت
دہم چہلم برسی وغیرہ مردونکی فاتحہ کا حکم اور بہت سی ضروریات عقاید کی باتین
جسکا سمجھنا ہر ایک مسلمانکو لازم ہے تفصیل وار ہندی عبارت مین جمع کیا ہے اور
ہندوستان کے عالمون نے جوان وہابیون کے مذہب کے رد مین رسالے اور کتابین لکھی ہین

ان سبھونکا انتخاب اس سراج الہدایت مین داخل کر دیا ہے اور ان کتابونکی فہرست
یہہ ہے **فہرست** رسالہ تحقیق توحید و شرک تصنیف حافظ محمد حسن واعظ
پشاوری المعروف ملا دراز در فارسی رسالہ حیات النبی تصنیف حضرت قدوۃ
العلماء الامام شیخ محمد عابد سندھی مدرس بزرگ مدینہ منورہ کی عربی مین
گلزار ہدایت تصنیف مولانا محمد صبغۃ اللہ امام العلما مفتی مدراس در باب بدعات
تحقیق القوی فی ابطال الطغوی تصنیف مولوی فضل حق بن فضل امام فاروقی حنفی خیرآبادی
حجۃ العمل فی ابطال الحیل سو جواب اور سوال تصنیف مولوی محمد موسی دہلوی
سلاح المومنین فی قطع الخارجین تصنیف مولوی سید لطف الحق ابن مولوی جلیل الحق
قدرت اللہ القادری الحسینی البتاوی تحفۃ المسکین فی جناب سید المرسلین تصنیف
مولوی عبد اللہ سنہارنپوری رسم الخیرات تصنیف حضرت استادنا
مولانا خلیل الرحمن الحنفی الیوسفی المصطفی آبادی تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر
ما اہل بہ لغیر اللہ تصنیف حضرت استادنا مولانا خلیل الرحمن ممدوح
سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح تصنیف مولوی تراب علی لکھنوی سفینۃ النجات
تصنیف حضرت مولوی محمد اسلمی ساکن مدراس نظام الاسلام تصنیف مولوی
محمد وجیہ مدرس مدرسہ کلکتہ تنبیہ الضالین وہدایت الصالحین جامع فتوای

علماے دہلی و حرمین الشریفین مولوی سیّد عبد اللّٰہ صاحب کا چھاپا ہوا ط

۱۴
قوت الایمان تصنیف مولوی کرامت علی جونپوری خلیفہ سیّد احمد صاحب ط

۱۵
احقاق الحق تصنیف مولوی سیّد بدر الدّین الموسوی الرّضوی حیدر آبادی ط

۱۶
خیر الزاد لیوم المیعاد تصنیف مولوی ابو العلا محمّد الملقب خیر الدین ساکن مدراس ط

۱۷
نعم الانتباہ لدفع الاشتباہ تصنیف حضرت مولوی معلم ابراہیم صاحب خطیب مسجد جامع مبنی ط

۱۸
دفع البہتان فی رد بعض احکام تنبیہ الانسان تصنیف حضرت مولوی محمد یونس صاحب حافظ پنو بلکر مترجم عبد الباد طبع

۱۹
ہدایت المسلمین الی طریق و الحق الیقین تصنیف قاضی محمّد حسین کوفی مہری عربی مع ترجمہ ہندی ط

سواے اسکے اور بھی ردّ کے رسالے بہت عالمون نے لکھے ہین کہ جنکی نقل یہان نہین پہنچی مگر بالفعل اوپر لکھے ہوے سب رسالے راقم کے پاس موجود ہین اور ان سب کا انتخاب سراج الہدایہ مین داخل اور شامل کیا ہے اللّٰہ ان سب اہل سُنّت و جماعت کے عالمون اور دین محمدی کے مددگارونکو جزاے خیر دونون جہان مین عطا کرے اور ہم سب مسلمانونکو اُسپر عمل کرنیکی توفیق دیوے اگرچہ یہہ وہابی لوگ ایسے دیندار عالمونکی شان مین کچھ بے ادبی کی بات اور بہتان بیان کرین ہرگز اسکا اعتبار نہین کہ ہمیشہ حق کے ساتھ ایک باطل بھی لگا رہتا ہے اور جو کوئی کسی عالم دیندار پر بہتان باندھے اور اسکی حقارت و استخفاف کی بات کہے اور لوگون کو

ضلالت مین ڈالے وہ کافر ہوجاتا ہے اور نکاح اسکی عورت کا ٹوٹ جاتا ہے
یہہ مسئلہ اکثر فقہ کی کتابونمین باب المرتد مین موجود ہے معلوم ہووے کہ اب بعضے
دیندار مسلمانونکی خواہش سے وہ کتاب سراج الہدایت واضح اور اچھے کاغذ پر
چھپنے والی ہے اور اسکی جلد جرمی بنیگی سات سو صفحے سے بھی زیادہ ہوگی
اور اکثر دیندار مسلمان اطراف کے اسکی بہت خواہش کرتے ہین جو کوئی دو بیس
کتابین خریدے اور اسکے پیسے پیشگی دیوے تو فی جلد پانچ روپے قیمت ادا کرے اگر
اور بعد چھپنے کے جو کوئی پیسے دیوے اور ابھی اپنا فقط نام لکھواجاوے
اسکو چھے روپے قیمت دینا پڑیگی اور بعد تیار ہونیکے اس کتاب کی سات
روپے قیمت مقرر ہوگی اور کبھی اس سے کم کو نہ ملیگی ابھی سو خریدار اسکے موجود
ہین آیندہ دو سو خریدار تک ہوجائینگے تو اسکا چھپنا شروع ہوگا ہر ایک
صاحب دیندار کو اس کار خیر مین مدد کرنا اور کئی نسخے اپنی ہمت کے موافق خرید کرکے
غریب مسلمانونکو وقف کر دینا بڑا ثواب اور باقیات الصالحات سے ہے جسکو
اس نسخے کی خواہش ہو فضل الدین ککھڑ کے چھاپخانے مین آوے اور اپنا نام
لکھوا جاوے یا محلہ دو تاڑ مین گورے ملا کی مسجد کے قریب راقم کو اطلاع دیوے
تا خریدارونکی فہرست مین اسکا نام داخل کیا جائیگا والسلام

الحمد للہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

کہ یہہ کتاب مستطاب تحفہ محمدیہ در رد وہابیہ بتاریخ دوم
شہر شوال فرخ فال سنہ ۱۲۶۵ ہجری نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم واقع معمورہ ممبئی فضل
الدین کھمکر کے چھاپخانے مین خود
مولف کی تصحیح سے
چھاپی گئی

فہرست تحفہ محمدیہ